

C6
·V17668W
·U1

Gaylord
PAMPHLET BINDER
Syracuse, N. Y.
Stockton, Calif.

* BP188.9

W335

1900Za

ISLAM

66 .V1766fh .U1

INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES

10309 *
McGILL
UNIVERSITY

3932347

قَالَ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيَّ سَمْعِي لِي فَقَدْ لَزِمْتُ الْحَقَّ

قوله رسول الله صلى الله عليه وسلم من سئل عن الحق فليقله فليقله فليقله

الحق لله والمنة كمال التقصيف صدر في اجتهاد حضرت مولانا شاه ولي الله صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

Vali Allah, Shah

مستثنیٰ

Fuzūzu-l-Haramayn

فِيَوْضُ الْحَرَامَيْنِ

معد ترجمہ اردو

سَعَادَتِ كَوْنَيْنِ

جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدسہ مطہرہ حضرت شاہ صاحب تصوف نے
بوقوع حج مبارک مختلف مسائل کو حل کیا اور تفصیل کے ساتھ اس رسالہ میں جمع فرمایا
جس کو عمومی تکمیل طہیر الدین احمد عرف مولوی سید احمد صاحب علی النبی موم نے
عرضہ و جمع کیا تھا انشا اللہ تعالیٰ کے لیے دیے مزید احوال سے فقیر سید عبد الغنی
جعفری دہلی لکھی نو اسد و جانشین حضرت شاہ صاحب مدظلہ و

مالک مطبع احمدی متعلق مدرسہ غفری دہلی کلان محل

نے بیاب پرنٹنگ و کراچی ہرٹ دہلی میں چھاپایا

کتاب خانہ جامعہ اسلامیہ دہلی
انوار

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الدنيا دار فناء

والآخرة دار بقائه

والله اعلم بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الدنيا دار فناء

الہی میں تیری حمد و ثنا کرتا ہوں اور قرار کرتا ہوں کہ تیری
حمد و ثنا میں ناقص ہوں تجھے مغفرت چاہتا ہوں ہر گنہگار سے
مردمانگشا ہوں اور دعا چاہتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی ایسا نہیں
بخشتا اور بخیر تیرے کوئی میری مدد نہیں کر سکتا بخیر و برکت
میں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں اور تجھی کو اپنے تئیں
سودیتا ہوں تیرے ہی واسطے یہ میری سب سے بڑی دعا ہے کہ تیری
اور تیرے ہی ہاتھ سے کوئی نہ تیرا شریک نہیں ہو جائے ہاں تو تجھے
اپنے نفس کی ہر بات کو اپنے اعمال کی ہر بات کو اپنے مسائل و غم
سوال کرتا ہوں کہ اچھے خلاق اور نیک اعمال کی بدعا اور ہر اچھے
کوئی نہیں ہر بات کو اچھا اور نیک ہونی چاہتا ہوں اور تیرے ہی
کیا اچھریں آسمان کو بنا یا ارض کو بنا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی نہیں
وحدہ لا غیر ہے اور کوئی تیرا ہمراز نہیں ہے سدا و رسول میں
رسول و فضل اور رب و شہید کہ اللہ کا درجہ ہر ایک کو ان صفات سے
مجھے تیرے ہی میں جتنا آسمان کی کوئی چیز نہیں آسماں یا زمین میں

اللهم انی احولک واشفی علیک ابوالک بالتقصیر
فی الحکمۃ الشاء واستغفرک واستغفرک واستغفرک
لا یغفر الذنوب الا انت ولا یجیب عنک فی الشفاء
والرزقاء واقضہ وجمی الیاک واسلم نفسی الیک سنی
وصلی وجمی وجمی وجمی وجمی عن شرکاء
الشکاء واعوذ بک من شر نفسی ومن سیئات
اعمالی والحق علیک فی سوال الہدایۃ لمحاسن الخلاق
ومکارم الاعمال واعتقلہ لا یجیب عنی من ہذہ
ولا یجیب عنی لہذہ الا الذی فطرنی وفطر الارض
واسماء و مشہد ذلک الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ واشہد ان محمدا عبدا ورسولا افضل المرسلین
والنبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم وعلی الدواجم
ما اوقاہا السلاطین ما اظہر الخلفاء اقلہ الخلفاء
والاعمال فیقول العبد الضعیف قوالہ

وقال اهل حد الوجود ليس ان فحل الوجود
في الوجود الحق امر حق مطابق للواقع
فعلنا سبيل جهلنا فقلنا الفضل عليكم فلما
كثر الشاكر بينهم حكمي وردوا الى مشاكرهم
فصمت بين هولاء هولاء فقلت من العلوم
الصادقة ما يتهدد به النفس فمنها ان يتهدد
به النفس وذلك لان الله تعالى خلق النفوس
باسعداد شتى ولكل نفس مشرب من العلوم
الحقة اذا استغرقت فيه تهذبت وصلاحها
لم تستغرق فيه لم تهذب ولم تصلح فهدت
وان كانت من العلوم الحقة ولكنكم جميعا ليست
هذه مشربكم وانما مشربكم التوجاه الى الحقيقة
الجامعة بحسب انفسكم الملائكة والاعمال الصالحة
الانوار وانهم من جهلوا هذه المسئلة لكنهم لم
يخطئوا مشربهم من الحق فتهدبت نفوسهم
وصلحت وبلغت ما خلقت الاجل من الكمال
اما اصحاب حدة الوجود فانهم ولا اصلوا في
المسئلة لكنهم اخطأ مشربهم من الحق لانهم
لم يشربوا انوارهم في مرغى السريان ضياء
من ايدى يوم التعظيم والحبوة والذرية التي
في الملائكة الاعلى ربهما وورثتها من قوى الانوار
بحكم الفطرة وامثال العالم يوم عرفتهم وما
ورقوا منها فلم تهذب نفوسهم لم تبلغ
ما خلقت الاجل فاندت اليها القائلون بحد
الوجود وسريان الوجود في العالم نطق منكم

اور وحدة الوجود والون انما كيا سب موجودات كيا
مستی حق کی مہستی کے آگے ناہم مونی امر حق مطابق
واقعہ میں ہیں ہمیں راز معلوم ہو گیا جس سے تم جاہل رہے
ہیں ہکو فیضیت کی حیا میں تنازع ہو گیا تو انھوں نے مجھ کو
نمایا اور ناچار اس کے سامنے پیش کیا پھر میں نے انھوں کو حق میں
نمایا کہ ان بعض علوم صادقہ میں ہیں جسے نفس مہذب ہوتا ہے
اور بعض میں ہیں جسے نفس تہذیب نہیں پاتا اس واسطے
کہ اللہ تعالیٰ نے نفوس میں طرح کی اسعداد میں پیکر میں
اور علوم حق میں سے ہر نفس کا ایک مشرب حسب اس میں
مستغرق ہو جائے تہذیب پاتا ہے اور مستغرق جاتا ہے
اور جو اس میں مستغرق نہ ہو تو مہذب نہیں ہوتا ہے اور اصلاح
پاتا ہے سو مسئلہ اگرچہ علوم حق میں سے ہے لیکن تم
دونوں سب کا مشرب نہیں اور اعتبار مشرب فیوض حقیت عامہ
کی طرف متوجہ ہوتا ہے موافق تضرع فرشتوں کے سو نور والا
فرقہ اگرچہ اس مسئلہ سے جاہل یا بگڑنے مشرب حق
کو پہنچ گیا اور کیا اس مہذب ہو گئے اور سنو گئے اور کمال
کی واسطے پیدا ہو گئے سو پہنچ گئے لیکن حدة الوجود کو
اگرچہ ملو گئے لیکن اپنے مشرب حلو نہ بنے اس لئے کہ حیلان
نے یا فکر میں موجود ہیں صرف کیا تعظیم و بخت تہذیب تم
سے جاتی ہی اس خوشنوں نے اپنے رب کو پہچانا اور وہ
ہوئے اس کے قواد خلائک حکم فہم میں المانی معرفت سے
پہنچ گیا انہوں نے وارث ہوئے اس کے انکے نفس مہذب ہوئے
اور نہ وہ اس کو پہنچے جس کے لئے پیدا ہوئے وہاں وحدت
الوجود اللہ سربراہ فی العالم کے قائلو نما ہر کردہ انھوں
اس مذکور اس جزے جس کے لائق یہ علم نہیں

بہذا السرخس ولس من شأنہ هذا العلم اما الخيرة
 الذي مشرب هذا العلم فانه اخير من فيكم مسوخ
 لا يعلم بهذا السرخس الاجزاء الفاطنية فيكموه
 العناصل الملكية فاقلة لم يلبق بها من الكمال
 انما الخيرة بهذا السرخس كان ذلك الخيرة فيه
 غصطط باليم خلقة النشأة المتركة ففهموا
 هذه المسئلة واذا عنوانها ثم قلت وها من
 الامم التي اختصني بها احكامها بانيتم فيما
 اختلافتم فيه والحمل لله سر بالعلمين ثم انبثت
مشهد اخير ملات بصر محي تاريا
 هو نفس واحد متصل في ذات ساري في العالم
 كلما كان العالم سيرة فرق هو هو والداخل فيه
 وفطنت حينئذ ان هذا التمدد اذا توجه اليه
 العارض بالبصر بيبصر روحه وفي فيه توه
 تاثر به وارشاده في كل التصرف في الخلق بالحق
 وهذا التمدد له وجهان فاحد في هذا ^{مقابل} واحد
 الخلق وهذا كانت لون منطبع في الواح النفوس
 ليس بالنور والوجه الثاني في كل واحد ولو بود
 الزهنة وهذا يتصادق مع الذات وهو لا سم
 والتدلي ولا حيلة يقال ان النقش بندية اذ
 رحمت النهاية في البداية ومن وصل الى الذات
 بواسطة هذا التدلي لم يعلم الا الاختيار
 والارادة وعلم نفسه مخوف في بحر اسرار
معرفة عظيمة ادراك الحق
 المتدلي الى عبادة با عظم التدليات ان

نقش هذه الثاني

معرفة عظيمة

ليكن وہ خیر جس کا مغرب یہ علم ہے پس وہ تم میں گوگا افسر
 ہے اور وہ اس راہ کو نہیں جانتا اور تم میں خواہر فاکہ جو اجزاء
 فاطمہ اس کمال کے ہیں بالکل نہیں اس ستر کے لئے
 وہ شخص لایق ہے جس میں یہ خیر بہت مانع ہو اور اس کو
 نکمہ اندون میں ظہور گھیرنے والے نکمہ دونوں فریق
 سمجھئے اور تین کر یا پھر تین نہ نکمہ اللہ نے ہم کو خاص کیا
 ان سلسلہ جس میں تھا اختلاف تھا اس میں بیٹے
 منصفی کردی و الحمد للہ رب العالمین پھر میری آنکھ کھل گئی
مشہد میں نے اپنی روح کی آنکھ سے تدلی کو
 دیکھا اور اس کی شواہد متوسل فی ذاتہ تمام عالم میں سیرت
 کی ہوئی ہے و ما عالم میں پر پردہ اور وہ حق میں ہے
 اس وقت میں پہنچا یہ وہ تدلی ہے کہ عار و حیا کی نظر
 متوجہ ہوا اور اپنی روح کی آنکھ سے سکون دیکھا اور میں فنا ہوا
 تو اسکا شاد کی تاثیر قوی ہوئی ہے اور اسکا تصور نفوس میں
 حق طور پر صبح ہوتا ہے اور اس آئی کی دو جہتیں ہیں ایک جو
 خارجی کی طرف یہ تو ایک ان طبع ہے الواح نفوس میں
 اسکا نام نور ہے اور دوسری حجت وجود دہنی کی
 طرف ہے یہ ذات کے ساتھ صادق آتی ہے سو یہ
 اسم اور تدلی ہے نقشبندیہ یا سنی ہے کہ ہم نے نہایت
 کو بدایت میں جرح کیا ہے جو شخص اس تدلی کے
 وسیلے سے وصل نبات ہوتا ہے نہیں جانتا سوا غلبہ
 اور ارادہ کے اور اپنے تئیں ڈوبا ہوا جانتا ہے ایک کیا
 ناپید کنار میں
معرفة عظيمة خدا تعالیٰ کا ادراک جو اپنے
 ہون کی طرف غلبہ نبات کے ساتھ تدلی ہے اگر

النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیبی ومن هذا الباب
 کلام موسیٰ علیہ السلام وانصت لیسما یومر
 الشمس ورأتها وسمعت منها فقلت سبحانک
 ترین الناس استضاء منک واستفادوا منک
 القلبیة والظهور علی الطور ^{شبابین} شمسهم ینکرون
 علیک ویزورون بک وابتدأت من قلوبهم
 قضاة علیهم قلت لیس ان تکبر عنهم وابتدأ
 جهم بانفسهم شعبة من ابھاجی بفسقہ فانا
 فی کل ذلک لا التقت لی صورة التلبیر وانما
 التقت لی حقیقة الامر تراج وانما الکمل بھاج
 بنفسہم یحذلک لاجل ان بفسب علی کمال
 نفسہ ویتقدم من نفسه شمس افضالی الی
 الشمس فرائتھا فایضا بالطبع والجملة وکذا
 کل فکک ورایت ارواح الافلاک ملتمة وفتو
 فقت فی علومھا وھم ہا **زیادة الضاح**
 ان شئت ان تکتب حقیقة هذا الوجہ لان
 فاصع لما القی لک اعلی علم علم النفس الناطقة
 اعلم بھانور البسیط اھو تقلید القیومیة
 الجسد واحد وتنزل الطبیعة الکلیة الی
 فی النقطة الفعالة فی الخارج بصور مارة
 خاصہ بمعلوم اے معلوم کان انما یكون
 عند فایا اتحاد المدد وعلومہ لک ثم دراکھا
 امات یكون نشأة کلیة تشمل النفس او تشمل
 جسدها کالصورة الانسانیة او الحيوانیة
 او الارضیة والما وسمائر العناصر والقوة

زیادة الضاح

اور اسی قبیل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام کرنا
 اھ ایک وزمین روح آفتاب متصل ہوینا ہے بھلا اور اس
 سنایں کہ کہا بڑا عجیب کہ جو لوگ تجھے روشنی طلب
 کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں تیرا علیہ وظہور طرح
 سے کھتے ہیں پھر تیرے منکرین اور تجھ سے مقابلہ کرتے ہیں
 اور تو نہ کسی سے انتقام لیتا ہے کسی پر غصہ ہوتا ہے
 تو اس سے کہا کیا ان کا کبر اور ان کے اپنے نفسوں
 خوشی مری جان کی خوشی کا شعیہ نہیں ہے مگر ان
 حالت میں صورت تکبر کی طرف کچھ اتفاق نہیں کرنا اور میری اتفاق
 شادمانی کی حقیقت کی طرف اور یہ رفعت شان سمیرائی
 کی شادمانی کو تو پھر کیا کوئی اپنے کمال نفس پر غصہ کرے
 یا انتقام اس سے لیتا ہے پھر یہ یا مر ہو چکا
 پس میں نے اسے دیکھا کہ وہ بالحق بکافیا ص ہے اور اسطرح تھا
 افلاک درینے دیکھا کہ افلاک متوفق اوٹے ہوئے ہیں اپنے
 علموں اور بہتوں میں **زیادہ الضاح** اگر تجھے
 اس وجدان کی حقیقت ڈرنگر نا تو سن جو میں
 کہوں جان کہ نفس ناطقہ کا علم جس سے
 مراد نور بسیط ہے وہ مقید ہونا ہے
 قیومیہ کا ایک جسم واحد کے لئے اور تنزل
 طبیعت کلیہ کا کہ وہ ایک نقطہ فعال ہے خارج
 میں کسی معلوم خاص کی صورت میں گو کوئی معلوم
 ہو ہمارے نزدیک مددک اور مددک کا ایک ہونا ہے
 پھر اس کا ادراک یا واسطے نشاء کلیہ کے ہوگا
 جو نفس کو شامل ہو یا جسم کو شامل ہو گا جیسے صورت
 انسانیہ یا حیوانیہ یا زمین اور پانی اور آبی عناصر یا قوت

الشمسیة والقمریة واما ان يكون لشئ خاص
قسمه لهذا النفس المدرك له مثل ادراك النفس
ذی نفس عمر فان كان الاذن فصفا لادراك
النفس لتلك الحقيقة فيخرج الى نقطة هي باراء
تلك الحقيقة الشاملة في النفس فبقية بها
وتفنى عن غيرهما فيتنقظ هذه النقطة بنفسها
وتحلی لها جميع احكام تلك الحقيقة تجلیا ووقیا
تحقیقا فهذا معنى قولنا يتلك المدرك والمدرك
في هذه الصورة وان كان الامر الثاني فصفا
ادراك النفس لتلك الحقيقة القسمیة لها ان
تقسم معها في حضرة من حضرة الطبيعة الكلية
فتقلب نفس على نفس اما من جهة الجزء الغالب
على هذه النفس والقوة المستتبعه لغيرها
من القوى او من جهة اکثر القوى على غیرها
اذا لم يكن هذه القوة منفردة وجميع تأثير القوى
بعضها في بعض انما يكون بالغلبة والمجبة
ولمهما ان تجرد نفس الى قوة مودعة فيها
غالبية او مغلوبية وهذا في الکمل ان القوة
الغالبية وهذا في غیرهم وهذا النفس اخر
فيها تلك القوة لكن ظهر من احكامها هناك
واضعف من النفس الاولى فادركت الموثرة
الموثرة والموثرة الموثرة بحاسة تلك القوة
والله اعلم بحدود هذه فظهر احكامها لم تكن
وما بينا كانت هذه القوة فيها مستتبعه للقوى
الاکثر بحيث نضجها مثلا شیهة فیها

شمسیہ اور قمریہ اور یا اس کا ادراک کسی ایسی شے
کے لئے ہوگا جو اس نفس دراک کے قیام سے جیسے یہ نفس عمر
کے نفس کو ادراک سے پس اگر اول ہی تو ادراک نفس کی حقیقت
واسطے حقیقت کی یہ ہے کہ تجرد کے اس نقطہ کی طرف کہ اس حقیقت
شاملہ فی النفس کے مقابل ہے تو باقی رہیگی اس کے ساتھ ادراک
اس کے غیر سے اس وقت وہ نقطہ بنفسہا بیدار ہوگا اور اس حقیقت
کے سب احکام تجلی ذوقی تحقیقی طور پر روشن ہو جائیں گے۔
اس صورت پہلے یہ قول کہ مدبر کا مدبر کا ایک ہو جاتے ہیں
پس یہ معنی مراد ہیں اور اگر ہوگا اس لئے تو ادراک کی حقیقت
اس حقیقت قسمیہ نام کی یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ جمع ہوگی حضرت
بین حضرات طبیعہ کلیہ سے تو غالب ہوگا ایک نفس دوسرے
نفس پر یا اس جزئی کی حجت سے جو اس نفس پر غائب ہے اور
اس قوت پر جو دوسری قوتوں سے بیرونی طلب یا حجت اکثر
قوتوں کی اس شرط سے کہ قوت منقطع ہو کیونکہ تاثر ایک نفس کی
دوسرے میں غلبہ سے ہوتی ہے اور حجت سے اور کثرت دو
دھون کا یہ ہے کہ نفس میں جو ایک قوت امانت ہے
غالب یا مغلوب نفس اس کی طرف کیسے ہو جائے ہوگا بلون
میں ہے یا قوت غالب یہ غیر کا بلون میں ہے اور
بیان ایک اور نفس ہے جس میں یہ قوت ہے لیکن اس کے
احکام کا ظہور بیان بہت کم اور ضعیف ہو تا ہے
پہلے نفس سے۔ پس ادراک کیا مؤثر کرتے مؤثر کو
اور مؤثر کرتے مؤثر کو اس قوت کے جس سے اور یہ
اس سے ملنے تو ظاہر ہوئے وہ احکام جو نہ تھے اور
کبھی یہ قوت جو اس نفس میں ہے دوسری قوتوں سے
بیرونی طلب ہوتی ہے ایسی کہ مضاعف اور نابود ہو جاتی ہو انہیں

فتن عزل عن احکامها و اثارها و انما یبقی
حکم القوة الغالبة فیقال اثرت هذه النفس فی
تلك النفس و فادتها تلك الکيفية و الحق انها
ما اکتسبتها من خارج بل حرفة عنان ترجعها
الی جزء منها و قوة مودعة فیها حتی تترشح احکام
سائر القوى و الازیاء و اذن عند الغلبة و
الاستتباع من هذه و المحبة و التبعية من
تلك لا یزید من اتحاد النفسین لا مطلقا بل
من جهة قوة و جزء و لا فی جمیع المواطن بل
فی موطن من موطن الطبيعة الکلیة و هذا
معنی قولنا ینحاز الی الملامک و الملامک فی هذه
الصورة و اذا عرفت هذا فاعلم ان لهذه
النفس بالنسبة الی تلك حالات و اوضاعا
احدها الاتحاد و الاستغراق فیها و الذی هو
عن غیرها و ثانیها ان ترجع کل نفس الی
ملکة فیهما مغمورة فی معنی الاتحاد
فتتلون یا فضل الله مع انکاک ما و شعور
انها لیست هی من جمیع الوجوه بل و جردون
و صغر هذه الحالة تسمی بالروية و ثالثها ان
یغلب سائر الاحکام بحيث یغیب حکم هذه
القوة و تضیر کالمستتر و حیث یبطل
تلك الاحکام صورة ضعیفة بالنسبة الی
الاتحاد و بالنسبة الی الروية فیکون افضاء
ما من جهة الغالبة و قبول ما من جهة المغلو
فیقال کلمت نفس زید نفس عمر و سمعت

و مغضول ہو جاتی ہے احکام اور اندک اور قوت غالبہ
باقی رہ جاتی ہے اسوقت کہلاتا ہے کہ اس نفس نے اس نفس
میں اثر کیا اور اس کیفیت کا فائدہ پہنچایا اور یہ ہے کہ اس
نفس نے کچھ خارج سے نہیں حاصل کیا بلکہ اپنے ہی جزء کی طرف
توجہ کی ہے اور اپنی ہی اس قوت کی طرف جو اس میں امانت ہے
اس قدر کہ سب قوتوں اور ایزد کے احکام نابود ہو گئے تو اسوقت غلبہ
اور استتباع اس طرف سے اور محبت پیردی اس طرف سے ہوئی
تو ضرور یہ نفس کا اتحاد سے مطلق نہیں بلکہ قوت
اور جزو کی محبت سے اور نہ کل جگہ بلکہ طبیعت کلیہ کے کسی جگہ
میں۔ اور اس کے یہی معنی ہیں جو ہم نے کہا مدبر کہ در مدبر کہ
ایک ہو جاتے ہیں اس صورت میں اور جب تک یہ جان لیا
تو جان لو کہ اس نفس کے واسطے یہ نسبت اس کے حالات اور
ادخال میں اول یہ کہ متحی ہونا اور مستغرق ہو جانا کہ
اور اس کے سوا کہ جوں جانا و سرایہ کہ نفس رجوع ہو طرف
ما خطا کی فساد حالیکہ مستغرق ہو معنی اتحاد میں
نہ گنجائش کا سبب بلکہ اس کا وہ کسی قدر جدا ہو گیا اور جو
اس بات کے کہ وہ ہی نہیں ہو گیا بلکہ اس سے بلکہ کسی جہ سے
اس حال کو رویتہ کہتے ہیں قیاس یہ کہ غالب ہو جائیں سب
احکام ایسی طرح کہ غائب ہو جائے اس قوت کا حکم اور
یہ قوت چھپ جائے اور اس وقت ظاہر ہوگی
ان احکام کے واسطے صورت ضعیف بہ نسبت
اتحاد اور بہ نسبت رویتہ کے تو افضاء ہوگا غالبیت
کی محبت سے اور قبول کیستہ
مغلوبیت کی محبت سے تو کہیں گے زید کے
نفس نے کلام کیا عمرو کے نفس سے اور اس کے اس کا

هذه كلامها ورابعها ان تغيب احكام تلك
 القوة غيبوبة اسد من ذلك فاما بقية الخيال
 طفيف فكتبت باحكام اصل ذلك القوة
 متميزا عنها فيقال حينئذ حصلت صورة
 في الذهن ان تنقشت فيه انقاش الصورة
 في المرأة فهنا اربع حالات ولكل حكم فكل من
 المتدبرين والثانية الطيفة السميكة وفيها حكم
 جليلة من شأنها الاتصال بالفعل فان قيس الى
 السمعي يسمى ذوقا والى البصري يسمى بصيرا والى
 الذوق يسمى ذوقا والى السمع يسمى سمعا ولعله
 الذي يسمى حسا مشتركا ومنه يقع الاشتراك
 لكل حاسة فاحتمال البصر وفيه نقطتان الاولى
 دائرية والدائرة ليست في الخارج انما هو من
 احتمال الحس المشترك واحتمال الذوق
 ان يرى الانسان شيئا مرغوبا من المذوقات
 فينفصل الريق من اللسان واحتمال السمع
 ان يقرب من الانسان انسان يدخر غنما لما
 يتصل من بدن ويوجد غنمة في نفق فاحتمال
 السمع معرفة وزن الغنم والاشعار فالاشعة
 القوية لا تفتت الى الجوارح الظاهرة بل تلتصق
 ببصرها وسمها وذوقها وليس باذن اشئت
 الخ فوهذه الحاسة هي التي يقر بها اعدا كل الحس
 الظاهرة واذا انفكت الارواح من بدنها فاربها
 استقلت هذه الحاسة وابدع من خيال العرش
 موجودات مثالية على حسبها كما يتشكل

كلام سنا اور چ تحقیق کہ اس قوت کے احکام بہت شدت
 سے غائب ہو جائیں اسکی نسبت میں کچھ مزی نگار ایک
 خیال خفیف محفوظ قوت کی مددوں میں انھیں بداشت
 کہیں گے کہ اس میں صورت حاصل ہوئی اور نقش ہو گئے
 ذہن میں جیسے آئینہ میں صورت نقش ہو جاتی ہے تو یہ چار
 حال ہوئے اور ہر ایک کیلئے حکم ہے یہ نہایت غور اور سوچنے
 کے لائق ہے اور دوسرا الطیفہ نسیہ سے اس میں حاسہ
 جليلة ہے وہ قس سے متصل ہوا کرتا ہے اسوقت اگر کسی قیاس
 کریں کان اگر انکھ کی طرف قیاس کریں انکھ کا مایا بیگا
 یا ذوق کی طرف تو نام اس کا ذوق ہوگا ولس کی طرف
 تو لیس کہلایگا اور شاید وہی ہے جس مشترک ہوا جسکی
 مشترک ہے ہر اس کو احکام ہوتا ہے انکھ کا احکام تو کہ وہ تحقیق ہوا
 کہ دائرہ چاند سوار کوئی قیاس میں ہوتا نہیں فاحتمال
 جس مشترک اور زبان کا احکام یہ کہ کسی غنیمت کو دیکھ کر غنہ
 میں ملتی ہے اس قوت کے احکام کا احکام یہ کہ کسی تلخی
 قریب ہو اور اس کی غنیمت کھاتا ہو اور جب بدن سے بدن
 سے اسکی نفس میں گد گدی ہو اور احکام کان کا ارگ
 کے سے اور اشعار کے وزن جانتے ہیں سمعیہ جو اس ظاہر کے
 ذوق نہیں التفات کرتا بلکہ من باصرہ و سادہ فاعلم ان
 لذت انھیں ہے اور اگر ہر پچھے تو اس مشترک سے تمام
 جو اس ظاہر احکام ان کے پورے ہوتے ہیں
 اور جب افواج اپنے بدن سے جدا ہوتی ہیں
 بسا اوقات یہ حاسہ حاسہ مستقل ہوتا ہے اور
 ضعیف عرش سے اپنے موافق موجودات
 مدت الیہ پیدا کرتے ہیں جیسے جن اور ملاکہ متشکل

المشاعر هذه التاليف

مشاعر هذه التاليف

الحسن والملازمة **مشهد آخر** المشاعر
 من شعائر الله نوراً على بصيرة حقيقة
 انما حقيقة النور مناسبة الشيء بالروحانيات
 وهيئة راسخة فيه هي من اثر الروحانيات
 فيبدرك الانسان من هذه الهيئة بحاسة
 روحه وادراكها انطباعاً بان يشترح وينفسح
 وينزاد مناسبة بالروحانيات والثاس اذا
 توجهوا الى شعائر الله صاروا خيراً فخر
 انما ينفع بنية ما وخرجة ما حيث فعلوا هذا
 الفعل الله باعقاد ان هذا من شعائر الله
 وحسب تنتم حد قد من اخلاق روحها فخر
 بالنور تغلب قوة الملكية على البهيمية وتحت
 تمنع في هذا النور قد نكالت التدي التي
 هو اصل هذه المشاعر في هيئة امرة
مشهد عظيم وحقائق
شريف اطعن الخي تعالى عن حقيقة
 التدي العظيم الجليل الموجه الى نوع البشر
 المراد من تبيين اقرانهم الى الله الممثل
 في عالم المثل المنفسر تارة بالانبياء خاصة
 وبنينا محمداً صلى الله تعالى عليه وسلم
 خاصة وقارة بالكتبة الالهية علة العظم
 العظيم خاصة وقارة بالصلوة وقارة بالكتابة
 فعرفت هذا التدي الوجداني في ذات
 المثل في بوزات كثيرة بحسب المعادلات
 الخارجة عن اوضاع البشر عاداتهم

هو ستمين **مشهد آخر** من ديكوا الله
 تعالى الى سر شعائر كافر بلين هو تارة اورين في دریافت
 كي حقيقة اسكي ميشك حقيقة نور كي مناسبت شكي
 روحانيات اورا يك بهيت راسخه اس بن جو
 روحانيات كي تاثير سے ہے اس بهيت سے انسان اول
 کر ليتا ہے روح کے حاسہ سے ایک ادراک انطباعی
 اس طرح سے کہ خوش ہو جاتا ہے اور مناسب سے زیادہ خوش
 روحانيات سے اور شعائر اللہ کی طرف جب لوگ متوجہ
 ہوتے ہیں تو گروہ بن جاتے ہیں ایک گروہ ہو کر ایسی
 نیت اور غزیت کے سبب قہر یا سببی کو کام کرے
 اللہ کی سب سے کبر عبادت شعائر اللہ سے ہی
 ایک گروہ ہے کہ اسکی روح کی آنکھ کھل جاتی ہے پس نور
 سے معلوم کرتا ہے اسکی قوہ ملکیت غالب جاتی ہے قوہ بہیمیت
 ایک گروہ ہے جو اس نور میں غور کرے اور ادراک کرے
 وہ تدي کی جو اصل ہے شعائر اللہ کی پس وہ تجر ہو جائے
مشهد عظیم وحقائق شريف حق تعالى نے
 مجھے مطلع کیا اس تدي عظیم جلیل کی حقیقت چوں کہ بزرگین
 متوجہ ہوا اس سے اللہ کا قرب آسان ہوتا ہے
 وہ تدي کی تمثیل ہے عالم مثال میں منفسر ہے
 کبھی عموماً دوسرے ہی اور خصوصاً ہمارے ہی حال اللہ
 علیہ علیہم اجمعین پیار کبھی منفسر ہے کتب آسمانی
 سے عموماً وخصوصاً قرآن عظیم سے اور کبھی منفسر ہے
 نماز اور کبھی کبھی شریف کے ساتھ پس میں نے پہچانا
 اس تدي دجلانی فی ذاتہ کو کہ ظاہر ہے ظہور کثرت میں ہوا
 مقدرات یعنی انسان کی دھنون اور عاداتوں کے

و مكنونات اذها انهم لئذا انقلوا الى لبرزخ
كانت تلك الارضات والاعداد والعلوم
معهم انقلوا فيعدون في خطير التدبير
انقلوا صورة مثالية بهذا التدبير الجليل
ثم ينزل في العالم الجسماني مقدار الله وقوا
استعداد له العالم بمسبل رتقاء العلوية
والسقلية والسموية والسموية والسموية
تميز كل انفسار عن الانفسار الاخرى خاصية
لا توجد الا في من تلقاء معدلات اعدت
لذلك فحق بنين الله انشاء الله هذه الحقيقة
الوحدانية وكيفية انفسارها علم الشخص
الاكبر لما تقر في الخارج كان اول شئ من ان
عرف ربه واخبت له فكانت في مدارك معور
علمية لها وجهان وجهها مجزؤا في
الشخص الاكبر من الجسم والجسمانيات
والروح والروحانيات ووجهها مجزؤا في
الوجود الذي هو وليد نفس معلوم وبهذا
الوجه الاخير تدلي من تدليات الحق جل
وعن وهذا نصيب الشخص الاكبر من
معرفة ربه ولا مقام معلوم لا يتجاوز كل
من في جوف وحيزه فانهما نصيبا من
معرفة رب تنزل ما من تنزل هذا التدبير
في منزل مقيد في تنزل هذا التدبير
لوفيه ويراعى في هذا التنزل حكم الجانين
فهذه معرفة عظيمة عظمى عليها انجلتك

اور جو ان کے ذہن میں قرین الیہ الہیہ
تو وضعیہ اور عادتیں اور علوم ان کے ساتھ ہوں ان کے خدا
نہوں نامادہ کرین خیر و قدس میں صورت مثالیہ کے معنی
واسطے اس تدلی علیہ ہے پھر عالم جسمانی میں زمین جب خدا
چاہے اور مستعد ہو واسطے اس کے عالم فوق انفسار معلوم
اور نفیہ کے اور حق تعالیٰ نے مجسمہ ظاہر انفسار کی حکمت پر
اور ایک کو دوسرے پہنچانے پر اس خصوصیت سے
جو اسی میں ہے معدلات کی طرف سے جو آمادہ ہیں اس کے
لئے اہم بیان کرین گئے تھے سے انشاء اللہ تعالیٰ اس
وحدانیت کی حقیقت اور اس کے انفسار کی کیفیت جان تو
کہ شخص اکبر یہ مقرر ہونا خارج میں سے پہلے اس سے
پہچانا اپنے رب کو اور شروع کیا اس سے
تو اس کے مدارک میں صورت علمیت تھی سبکی و جہتیں ہیں
ایک اس طرف جو شخص اکبر میں ہے جسم اور جسمانیات
اور روح اور روحانیات اور دوسری جہت
وجود نہی کی طرف جس سے نفس معلوم ہو جائے اور اس
جہت تیسری تدلی ہے تدلیات حق تعالیٰ سے اور
یہ نصیب میں ہے شخص اکبر کے اپنے رب کی
سحرف کے سبب اور اس کے لئے
مقام معلوم ہے جس سے تجاوز نہیں اور جو کچھ اس کے
جوف اور تیر میں ہے پس صرف اس کے نصیب
میں اپنے رب کی معرفت سے تنزل ہے تنزل
اس تدلی سے ایک تنزل مقید میں میں بیان تامل
ہوتی ہے بقدر تخیلی اور فیکی اور رعایت کیجاتی ہے پس
تنزل میں احکام جانین کی پس یہ بڑی معرفت اس کو جو ان کے

وہاں جملہ فلما الخازل فلک وعنصر برور
 ضاحکہ او خفیہ کان اول امر ظہر من احکامہ
 ان عرف رب و اخبث الیہ واستمد فی ذلک
 استمداد اجلیا یا الشخصہ الاکبر الہ اصلہ
 ومبداء وجودہ وتوجہ الی الذات فقط کما کان
 الشخصہ الاکبر متوجہ الیہ فقط ولکن بعد
 الشخصہ الاکبر والتدلی للمعتقد فیہ لفیضنا
 صورتہ خاصہ فی ملأ کدھل معنیہ آخر
 ثم لما انحازت المثل وھی لئذ تدعی ارباب
 الرنوع تعین لکل نوع احکامہ متمیزہ عن
 احکام نوع اخر وکان ذلک فی المثال وکان
 منہما انسان فتمیز من سائر الرنوع بقسط
 من المعرفۃ ولم یترک سدی وادع فیہ
 الرمانۃ ثم ظہرت الاختصاص للبشۃ من
 هذا المثال الانسانی علی طریقۃ القسمۃ الی
 تخصاریہ کما ان صاحبہا ہو سلیقہ تنقص
 عن نعمات الوتر فیکذلک وکذا نعمۃ لا یزید
 ولا ینقص ثم یقول لو انار کذا نعمۃ بنعمۃ
 لنا الی بعد کذا وکذا لا یزید ولا ینقص کما
 یعطیہ القسمۃ الحاصرۃ العقلیۃ ثم یرکب
 الایجاد بعضہا ببعض فہم جراحۃ یتنظم
 الالحان محصورۃ فی عداد خاص فیحفظها
 وینبئ لکل حکما و خاصۃ ووقاف یتظہر
 کما هذا الیوم فی تلك الساعۃ فی ذلک المجلس
 وکما آخر فی یوم وساعۃ اخرین وھکذا

عرض جب فلک اور عنصر برور
 جو امر ظاہر ہوا یہ ہے کہ اس نے اپنے رب کو پہچانا اور اس کے ساتھ
 خشوع کیا اور مدد چاہی مدد چاہنا طبعی دستوری شخص
 اکبر سے اس لئے کہ وہ اس کی اصل اور مبداء وجود
 اور متوجہ ہوا طرف ذات کے فقط جس طرح شخص
 اکبر متوجہ تھا طرف ذات کے فقط لیکن آمادہ کیا شخص اکبر
 نے اور جو اسمیں تدلی منعقد ہے واسطے فیضان
 صورت کے ایک حصہ ہے اپنے عمارک میں اور معرفت و سرور
 ہے پھر جب تعین ہوئیں مثالین حکم و رب النوع کتہرین
 تو تعین واسطے ہر نوع کے اسکے احکام جو کہ متمیز ہیں
 دوسرے نوع کے احکام سے اور یہ عالم مثال میں اور ان
 میں سے انسان ہے سو یہ سب نوعوں کے تمیز ہو السبب
 حصہ پانے معرفت کے اور اصل چھوڑ گیا اور اسمیں انانت گئی
 گئی پھر اختصاص بشری ظاہر ہوئی اس مثال انسانی سے
 تقسیم انحصاریہ کے طور پر جیسا صاحبہا یعنی ساز کے ہر
 نغمے و صوٹ ہوتا ہے تو معلوم کر لے کہ قمر ہوں سے
 نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم پھر کتاب کہ ہم اگر
 مرکب کریں اس قمر کو اس قمر سے تو الیاد
 حاصل ہوں گے ایسے ایسے نہ زیادہ نہ کم جیسا
 کہ معلوم کیا تقسیم حاصرہ عقلیہ پھر بعض ایاد
 کو بعض ایاد سے مرکب کرنا جاتا ہے اسی طرح بیان
 تک کہ لحن مقرر کر لیتا ہے محصور عدد خاص میں پھر
 جان چلتا ہے پھر سے یاد رکھتا ہے اور ہر ایک حکم
 اور خاصیت اور وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ
 رائج اس وقت اور اس مجلس ہے اور دراصل لحن اور وقت

الی غیر النہایتیة فاولان عمر امتداد الی الابد ما
انقضی عجائیہ وہی کلہا الفساد لما علمہ اولا
بالقسمة المحصورة فلما ظهرت الاشخاص
البشریة فی عالم الجسم واختلقت استعداد
داتهم وقواہد منہم الزک ومنہم الغیبی
ومنہم صاحب النفس القدسیة ورجعت
الی اللہ همہم ونفوسہم وخلاصة بشریتہم
فی خطیئة القدس فصاروا هذا لاث
کالامر الواحد یقع علیہم اسم واحد ونسبوا
الی مثال واحد هو الانسان الی اللہ یتقارب
امورہم وملا رکنہم تنزل هذا التدری
الاعظم هذا لک فصار ذلک فی عالم المثلث
قدم صدق لہم ومقام معلوما بالنسبة
الیہم ونصب الیہم من ربہم فكانت النفوس
الانسانیة اذا تجردت عن وسخر العادات
الحیوانیة والہیئات الفاسقة الجسمانیة
قطعت الی هذه الخطیئة فیرق هذا لاث
بارق جلال ثم یجد رقیب حائر کھینک
تدری من این الی این هل العود حیلہ فکف
تدبیر الحق ان یحرک الیہم هذا التدری ینزل
وینسخ وینفسر حتی یتیسر قتلہم الیہ
والصواب عہم بفساد نفسا رات بحسب
اطعلاک وکان من تالک الانفسارات النبویة
وذلك ان الاشخاص لما اضطجوا فمابینہم
سخر لا کمال العقل الا وثق من کان دونہ

اسی طرح بہ نہایت اگر اس کو عمر کے قواعد تک پہنچا
تمام ہوں۔ پس اور یہ سب انفسار میں جو پہلے
جان چکا ہے قیمت حاصرہ سے توجیب ظاہر
ہوئے اشتخاص بشری عالم جسم میں اور اس کی
استعداد میں اور قوتیں مختلف تھیں کہ بعضہ ذکی
اور بعضہ کندھ ہیں اور بعضہ صاحب نفس قدسیہ اور
ان کی ہمتیں اور نفوس رجوع ہوئے اللہ کی طرف
اور ان کی خلاصہ بشریت خطیرہ قدس میں تو اس
جگہ ایک امر واحد کہ ان پر اسم واحد کا واقع ہوتا ہے
اور نسبت کے جائز مثال واحد کی طرف وہ انسان
الہی ہے اور یا ہم قریب ہیں ان کے امور و
مدارک تنزل کیا تدری اعظم ہے وہاں وہ عالم مثال میں
ان کے واسطے قدم صدق ہو گیا اور مقام معلوم ان کی نسبت
اور ان کے نصیب ان کے رب کی طرف سے تو نفوس الانسانیہ
جب پاک ہوئے عادات حیوانیہ اور سبب فاسد
جسمانیہ کی کثافت سے تو انھوں نے ان کے نظیرہ قدس کی طرف
اور ایک جگہ برق جلال کی بھر پور بھیر ہو گئے اور ایک انسانی
حیرت میں گئے نہیں معلوم کہ کمان کے کمان میں اور پیر
کی بھی کوئی صورت یا نہیں اسوقت تدبیر حق اسباب کی
مقتضی ہوئی کہ تدری اسکی جانب حرکت کیے اور اسے
اور مشخص نفس جو جائزہ یہاں تک اس سے قریب یہاں
ہو جائے اس سے رنگ جائزہ میں اسوقت نفس جو پہلے
اور موافق عادات کپس میں انفسارات میں نبوت اور
وجہ یہ کہ اشخاص میں ہیں ان میں اور ہم محبت میں ہیں
تو ان میں بہت کمال اور انھوں نے انھوں کو اپنے

فی تادیب المتعلمی والسیاسة المدنیة فكانت
 دین البشر وخلقهم واصل مرکز افق
 قابو عاشوا وجدوا ذلک فی صدورهم کالار
 تفافات الضمیر ذی الاولیة من غیر تامل لو
 ما تواجدوا ذلک مع یم الی یرزحهم ومقام
 فضا ذلک معد الارفسار هذا التالی بصوة
 جسمانیة یم تقدیم شخص انسانی علی سائر
 الاشخاص وصدورهم عن رایة رفعت فی
 هذه الصور الجسمانیة روح الحیة وظهورت
 بمرکبها فسات نبوة ورسالة وادب اعنی
 هذا من النبوة ما کان علی وجه الوریاسة
 المردم والمجادلة السخیل لا فیضان
 الحارم فقط وان استمع انقیاداً عنهم
 بالشیخ ولا النبوة فی امة الشهدیة کما
 کان سیدنا ونبیننا محمد صلی الله علیه وسلم
 کان من تلك الانفسارات الصالحة وذلک
 ان کل خلق عند البشر لافاعیل فی شجر
 وھیکل فی المحسوس فیضط السرا لمعنوی
 ذلک الھیکل ویصرف الاحکام من مدح
 ورجح الیہ وھو الذی یدکر ما یخبر عنه
 ویشرب الی الخلق وھذا طبیعة البشر
 ویدلہم و مرکز اذھانہم فاصطفی الحق
 خلق من اخلاق البشر وھیة من ھیات
 قوسہم و صیغا من صیغہم ارواحہم
 وھو اھل الصیغہم بالمقام المعلوم

ستے والو کو تدبیر مہربانی و سیاست مدنی میں تو مسخر لیتا
 ہے جو حاکمی جو کچھ بشر اور خلق اور ایک امر و بین میں
 جما ہوا اگر مذہب میں تو اسکو پائین اپنے سینو میں ماتہ
 رفاقت اتفاقات ضروریہ اولیہ کے بے تامل اور اگر جائیں
 تو اسے ساتھ لیجا میں اپنے بزم اور عادی میں تو یہ امر جو تاپ
 معا اس تبدیلی کی انفسار کی واسطے صورت جسمانیہ میں اور وہ
 تقدیم انسانی ہے سبب شخص پر اور اس کا اصدار مہربانی
 رکھنے اور بھوکھی جاتی ہے اس صورت جسمانیہ میں روح
 الہیہ تو ظاہر ہوتی ہیں اسکی برکتیں اور ہو جاتی ہے
 نبوت و رسالت اور بیان میری مراد نبوت سے
 وہ ہے جو پوجہ ریاست اور تقدیم اور مجاہد
 اور تسخیر کے ہونہ فقط فضائل علوم اگرچہ انقیاد کی
 ان میں سے بالیق و رغبت کریں اور نہ میری مراد نبوت جسمانیہ
 شہیدیت ہی جیسے کہ ہائے سردار اور نبی محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کو سب سے اور ان انفسارات میں سے ایک نماز ہے
 اور یہ اسلیئے کہ بشر کے ہر خلق کے واسطے فضل میں اور وہ
 کالید یعنی جسم ہے محسوس میں اسرار معنوی منضبط
 ہوتے ہیں اسکی صورت کے ساتھ اور اسکی فاعل
 روح و بھوکھے منفرد ہوتے ہیں اور وہی ذکر کی
 جاتی ہے اور اسی کی خبر کہی جاتی ہے اور اشارہ
 کیا جاتا ہے طرف خلق کے اور یہی ہے طبیعت
 اور وعار بشر اور یہی ذہنوں میں جما ہوا امر ہے جس
 حق تعالیٰ چن لیتا ہے ایک خلق اخلاق بشر سے
 اور ایک ہیئت بیہات لقوس سے اور ذلک ہی نبوت ہے
 رنگوں سے وہ صورت السباع کی ہے مقام معلوم کے ساتھ

فی خطیرۃ القدس من اعندہ بذلک الخلق والہیۃ
 الاحسان والتخشم لہ والتخطف عن ہیات
 ظلمانیۃ فاسدۃ فہذا خلق موجود فی حین
 امتزاج النفس بالحوانیۃ لکن الشبہ الرشی
 بالمقام المعلوم الذی لہ فی عالم خطیرۃ القدس
 فجعلہ کان ہو ہو کما جعل لیدن کان النفس
 ثم اصطفیٰ فعلا و اقوالا یرکون تفسیر اللہ
 الخلق وتطابق علیہ فجعلہا کانہا ہو کان
 عن ثلاث الانفصالات الکتاب المنزلۃ فذلک
 لان اشخاص الانسان الہم بکتابة الکتاب
 و جمیع الرسائل لینیقہم فی الزمۃ المتطالی
 والخطار المتبا عدۃ دینیہ نص صلی الکتاب
 غضا طر یا ولا یخلہ غلط فی الروایۃ بالمعنی
 ولا نسین فکر ذلک فیہم فخرک هذا
 المتدی بصورۃ اخرى حد و اعندہم فی
 الرسول المحظ بالیوارق المتخطفۃ لہ من
 البشیریۃ الی خطیرۃ القدس خادۃ الارادة
 الحق فالتعقدت علوم الملاء الاعلا و
 حجاد لا تہم للبشر فی شہاتہم الفاسقۃ
 ارادة رحمة ربہم والہام الخیر فی صدور
 ہم و حیامتوا فی مذاک الرسول فانتظم
 الکتاب و اول کتاب کذلک التوراة و انما
 دینہ بحرف تشتمل علی علوم فاضت
 علی قلب لہبی فجعلہا من شاء من الہمة
 و کان من ثلاث الانفصالات الملتہ و ذلک

خطیرۃ القدس میں اور میری مراد خلق اور ہیات
 سے احسان ہے اور تخشع اپنے رب کے روبرو
 اور پاکیزگی ہیات ظلمانیہ فاسدہ سے پس
 یہ خلق امتزاج نفس بالحوانیۃ کے حین میں موجود ہے
 لیکن وہ بہت مشابہت اس مقام معلوم
 سے جو عالم خطیرۃ القدس میں ہے اور اس خلق کو
 کر دیا ہے گویا ہو ہو جیسا بدن کو کر دیا ہے گویا کہ
 وہ نفس ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان افعال اقوال کو
 جن لیا کہ اس خلق کی تفسیر ہے میں اور سہ تطبیق ہوتے
 ہیں پھر اس کو گویا کہ ہو ہو کر دیا اور اسی انفصالات میں کتب علی
 میں اور اس کے لئے کہ شخص خاص انسانی کو الہام ہوا کہ وہ
 کتابیں لکھیں اور ساری چیزیں تاکہ مائدہ راز تک
 نفع دین اور دور تک نفع پہنچے اور صاحب کتاب کی بعض
 مضبوطی استحکام کے ساتھ باقی ہے غلطی نہ ہو اور روایت
 بالمعنی میں غلطی اور اشخاص ان کے ذہن و کتابت میں کئی کئی مرتبہ تکرار
 دوسری صورت میں جس کتب کی مقابل اس کے جو علم انسانی
 میں تھا تو پس جو رسول ہو یا نبی اور انہی میں اور جو
 بشریت سے خطیرۃ قدس کے طرف انتقال کے میں ارادہ
 الہی کے خادم ہو گئے پس منعقد ہوئی علوم ملائکہ اور انکا
 مجادلہ شہادت فاسقہ میں رحمت ربہ کو ارادہ سے اور
 الہام خیر سے لے سینہ میں ارادہ سے وحی متلو کے رسول
 کے مدارک میں پس منتظم ہو گئے کتاب اور پہلی کتاب
 اور اسی طرح تورات اور اس سے پہلے صحیفہ تھی کہ
 مشعل تھی ان علوم پر جو نبی کے قلب میں پہنچے پھر لکھتے ہیں
 جس نے چاہا جمع کر لیا اور ان انفصالات میں سے ملت ہے

بالغة السر بانیة وكذلك الصادق تركوا
لا منقذة في الصور الخيالية وكذلك تركوا
الركن في المنام الركون ولا الاشكال وانما انما
المسح السماع والذوق والشم والوهم الركن الذي
ولا صلا فيهم في منام صوبوا انما روية البصر
والمسح غيرهما وان شئت الحق فلا تنعقد
صورة ما باقصة غيبية في نشأة سواء كانت هذه
الافاضة عادية او خارقة للعلة انما كانت تلك
النشأة انما يكون مشغولتها التفتت الشريعة
الوان والاشكال الخاصة بتلك النشأة كهذه الفرس
مشغولتها كلها داخل للنشأة الفرسية كانت
الفرس تحتل ان يكون طول الاربع ذرع وازيد
من ذلك والنقص فكان هذا الاربع ذرع وازيد
ولا ينقص فبهذا ليس الا في تلك النشأة لا غير
فكذلك عميزات النوع التي ميزت هذا النوع
من النوع الاخر كلها امور داخلية في النشأة
الجسدية فاذا اكل فانقص بهذا الوضع خصوصية
لا لا بد مع ذلك من تلك النشأة خصوصية
بهذا الوضع بقية هي شئ وهو ان ايجاد الصور
اجرة على الامكان والتقدير والتدليل والشعائر
امرها على المسلمات والمشيهورات والامور
التي تطعن اليها النفوس فذلك ان كل ذلك
لا معد من مسلماتهم اذا ملحوا بالتدلييات ان
يطبق العباد عليهم بقولهم انقياد العقيدون
على الزيادة عليه ثم يدعونهم على حسب

زبان دالو کنی طرف سر بانی زبان میں اور اسی طرح ہے تو
منقذ ہے تو میں ان صورتوں اور خیالوں میں جو ذہن
میں پوشیدہ ہیں اسی واسطے کہ ماوراء خواب میں رنگ
نہیں دیکھتا اور نہ شکلیں اسکا خواب میں اور نہ
اور چھنا اور نہ گھنا اور وہم ہے اور وہہر ماوراء وجودہ
خواب میں کچھ نہ تھا نہیں اسکا خواب کچھ نہ تھا
و غیر وہ اور جو تو سچ پوچھے تو کوئی صورت عالم افاضہ غیبیہ
کیسا نہ منقذ نہیں ہوتی برابر ہے کہ یہ افادہ عادیہ ہو
یا غیر عادیہ مگر موافق احکام اس عالم کے ہو شریک
وہ مخصوصات جو شرکت رنگ اور اشکال کو ملے ہیں
اس عالم کے ساتھ مخصوص ہیں طرح یہ گھوڑا کھل
مخصوصات سکڑا اہل میں عالم فرسیہ میں گویا گھوڑا اہل
ہے کہ طول اسکا چار پاؤں ہوا اس سے زیادہ اس کے پس یہ
چار پاؤں نہ زیادہ ہونگے نہ کم تو یہ ہونگے مگر اسی عالم
میں نہ اور یہاں اور اسی طرح نوع کے عميزات جنسہ فرس
دوسرے نوع سے عمیز ہے سب امور میں جو داخل میں عالم
جنسیت میں پس اس میں وضع ہر فاض کو اسے خصوصیت
کے ساتھ ایک ایسا امتداد اس عالم میں سے ضروری ہے جس
اسکو اس وضع کے ساتھ خاص کیا باقی رہی یہاں ایک
وہ یہ ہے کہ ايجاد صورت کو کثرت امور ممکن اور تقدير پر ہے اور تدلی
اور شعائر کا امر مسلمات اور شہادت پر اور ان امور پر جسے اطمینان
نفوس ہوا اسی سطر جو تدلی ہو اسکو سطر معتبر میں ان کے مسلمات
کیونکہ تدلیات سے میرا ہے کہ نیک اپنے رب کی بندگی دل
سے کریں اس طرح جسے کہ اسکو زیادہ کرنے پر قادر ہوں
پھر اپنے بعض اس کے موافق عبادی بنادین

ذلك فاذا اقتضت مقتضيات الزكوة انسان عشرة اذرع فجعل كذلك لانه ممكن وان لم يكن مشهورا بطمئن اليه لقلب واما البشر ايم والتدليات فكلها على موافقة المشهور والسلم نعم هذا لك بركات تميز الصدق من المين الحق من الباطل وبقبيلتكم في قلبه كل تدلى لابل ان يكون فيه خرق العادات فكيف يوافق المشهور فنقول لا تقف على الامر الجمل المظوى على غرة بل فخص الامر فصل الشدة على العادة اذ بها اذها ما كان الرسول ملكا ولا كان الكتاب عجميا ولا كان البيت من نور ولكن يظهر عليه بركات لا توجد في غير ذبا البركات خرق العاد لا بالاصل ان كان كفا قرايش لم يفهموا حكمة الحق في الفرق بين هذين الامرين فكانوا يفرقون ان يكون الرسول ملكا وقالوا ما سهل الرسول يا كل الطعام ويمشي في الأسواق فوالله عليهم مقاتلهم وقضا عتقادهم الفاسد كذلك ما كان صورة غلبة الرسول ان يكون معه طائفة يشهدوا وينزل اليه من السماء كتاب وهم يرون بالابصار كما صرح الحق في سورة الفرقان وغيره ابل كانت صورة غلبة الملوك بالمجاهلات والحروب وهذه قضية تفتي بها الوجه لا هو جدينا السنة والقران مبين لها ولفظها لا في مسألة واحدة بل في مسائل كثيرة والحمد لله لا واخر مشهور عظيم

پس جبوقت مقتضیات تقاضا کرین کہ انسان س گراہا ہوا ایسا ہی کیا گیا کیونکہ ممکن ہے اگرچہ مشہور نہیں اس سے دلو ملکوطیمان آجائیں شریع اود تدلیات موافق مشہور اود مسلم کے ہیں ہاں بیان ایسی برکتیں ہیں جو صحیح کہ ہوتے اور حق کو باطل سے جدا کرتے ہیں اور یہاں اوقات میں دلیلیں یہ ہاں کھٹکتی ہو کہ ہر تدلی میں خرق عادات کا ہونا ضروری ہے کیونکہ مشہور کے موافق ہوگا تو ہم کہتے ہیں کہ ہر جمل اور پیچیدہ پر بحث نہ کیا بلکہ گزیدہ کہ اس امر کی پس اصل شے کی عادت ہے اس سے تجاوز نہیں ہوتا رسول فرشتہ نہیں ہوتا صدہ کتاب آسمانی عجیب اور نہ کھرنہ کا لیکن اسپر برکتیں ایسی ظاہر ہوتی ہیں کہ اس کے حق میں نہیں پائی جاتیں تو خرق عادات برکتوں کے ہوتے ہیں نہ اس سے اور کفار قریش اللہ کی حکمت ان دونوں ناموں کے فرق میں نہیں سمجھتے تھے تو اعتراض کرتے تھے کہ رسول فرشتہ ہو اور کہتے تھے کہ یہ کیا رسول ہے لکھا لکھا تاہم ہر بار و جہان ہے تو اللہ نے ان کے قول کو رد کیا اور ان کے اعتقاد فاسد کی روانی کی اور اسی طرح رسول کے علیہ کبریت نہیں کفرشتہ اس کے ساتھ ہو گا وہی دیو ہے یا انسان کتاب نازل ہوا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں جیسا اللہ تعالیٰ نے سوہ فرقان میں اس کی تصریح کر دی ہے بلکہ بادشاہوں کے علیہ کی صورت جہاد اور لڑائیوں سے ہے اور یہ ایسا مضمون ہے کہ جہان نے اسپر حکم لگایا ہے اور ہم نے قرآن و حدیث شریف کو اس کا اور اس کے فروع کا بیان کرنے والا پایا ہے نہ ایک مسئلہ میں بلکہ بہت مسائل میں والحمد للہ لا واخر مشہور عظیم

البتة هذه الحقائق

فَقَدْ رَدَعِي مِنْ قَبْلِ الْمَلَأِ الْأَعْلَى اسرار عظیمہ
 حتی امتلحت نفسی وسمعتی بھوہا ان ذکرھا لک
 تفصیلاً فوض علیہا بنو حذک اذا اردت
 ان یحصل لک کمال الملاء الاعلی المتعصمین فلا
 سبیل فی ذالک الا الذی عاود کثر الاطراح بین
 یدئ ربک والسوال منہ جھد عن ہمتا صدق
 ہمتا شریکیم اذا سالت منہ ما کنت مستأقالی
 تحصیلہ عقل و طبع و کان فیہ تکملہ تکمل لک
 و رافۃ بعامۃ خلق اللہ فاذا سمحت طلک الدعا
 فیک و عقلت کیف تسال اللہ لصدق الہمتہ
 الخ حطت فی سبک الملاء الاعلی و قد شاربہ
 و بیننا فحمد اللہ تعالی علیہ وسلم الی ذالک
 حیث قال من فکرم لیباب اللہ عاقبہ لیباب الجنۃ
 او الرحمۃ او کما قال و من اراد ان یحصل الملاء
 السافل من ملایکہ فلا سبیل الی ذالک الا
 الاعتصام بالطہارات و الحول بالمساجد القدرۃ
 التصلیفہا جماعات من الرقیۃ اکثر الصاویۃ
 و تارک کتاب اللہ و ذکر اللہ یا سائر الحسنۃ
 او اربعین اسماء ہمو مشہور فہذا کلہ
 درکن واحد فیہما یقصد والریکن الثانی کثرۃ
 الاستغارات فی الزمیر طہمتہ بان یجعل نفسہ
 سواء بالنسب الی الفعل والتارک نہ یسأل الحق
 تبارک و تعالی ان یمینہ عافیا مصلحتہ و یحلس
 مہ طہرا جماع الخاطرة بذکر الشرائع و الخاطرة
 الی احد الجانبین و من اعطاه اللہ تعالیہم

میرے دل میں ملأ الاعلی سے ایسے اسرار عظیمہ آئے کہ میرا
 نفس اور روح اُن سے بھر گیا اور انکو تفصیل و این بیان کرنا
 ہوں تو انکو خوب مضبوط ڈار ہوں سے پکڑ کر لے جاؤں
 کہ جو کچھ حاصل ہو کمال ملأ الاعلی کا جو متعصمین ہیں تو اس کا
 کوئی رستہ نہیں ملوگا اور عاجزی اللہ کے روبرو اور
 اس سے سوال کمال عزیمت اور صدق ہمت کیساتھ
 جو وقت تو اس سے سوال کرے اُس شے کا جسکے حاصل کرنا تو
 شتاق ہے عقل کی رو سے یا طبیعت کی رو سے اور
 اسمین تیرے واسطے اور خلقت کے لئے کمال ہو
 اور عام خلقت پر مہربانی موجب ملکہ دعا کا تحمید میں
 راستہ ہوا اور تو نے جان لیا کہ اللہ سے کیسے صحبت
 سے سلوک کرنا ہے تو ملأ الاعلی کے زمرہ میں داخل ہو گیا اور
 تحقیق اشارہ فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی
 طرف جہان فرمایا ہے جسکے لئے دروازہ دعا کا کھل جاتا ہے
 اسکے لئے دروازہ کھل جائے یا رحمت کیا کوئی اور لفظ فرمایا اور جو شخص
 ارادہ کرے کہ ملأ سافل سا ہو جائے تو اسکا کوئی طریق نہیں
 مگر یہ کہ بہت پاکیزہ ہے اور پرانی مسجد و منبرستان
 میں بہت اولیاء نے نماز پڑھی ہو اور کثرت سے نماز
 پڑھے اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر اللہ کے اسماء
 حسنی کا یا جو چاہیں نام مشہور ہیں انکا ذکر اور یہ باتیں
 اس مقصد کی ایک کہ ہیں اور کن دوسرا مشکل امر نہیں
 کثرت سے استغاثہ کرنا کہ نفس کو متوجہ کرے کام کے
 کرنے اور نہ کرنے کی طرف پھر اللہ تبارک تعالیٰ سے
 سوال کرے کہ وہ ظاہر کرے جو میں مصلحت ہو اور مجھے
 بالحدت ملین ہو اور انتظار کرے کہ کس طرح قتل ہو کر کون اللہ

نور الصلوٰۃ فی نور الطہارۃ بحیث اذا اجلس
عہدہ عن الصلوٰۃ او ترکمت علیہ الخ
والجنايات او امتلات حوائش من الزوال الموقۃ
والاحصوات المسہوۃ حصلت لہ ہیتہ یقفہا
وہین عاہد بتازی منہا ویتنفس بحیلۃ عنہا
اذا توغل فی الطہارات والصلوۃ وجمع الخ
فی الذکر حصلت لہ ہیتہ اخری یعقلہا ویمیزہا
ویمسک لہا ویتشر بہا کانت لہ التمان معلومین
تمیزتین بمنزلۃ المحسوسات فہو المومن
بالایمان الحقیقۃ الذی یعبئ عنہ بالاحسان لا تشک
فی ذلک ومن عرف فی ضمیر اللہ عا والذکر
کیفیتہ المحصور وان لم یقدر علی تجرید المحصور
من اللفظ والحرف والخیال فقد لقی بما یہمہ
فی باب الاحسان **مشہد خربطیت**
فی الامام البیلۃ العاشقۃ من صفر سنۃ اربع
واریعین والفقوۃ واثمۃ المیارک کان الحسن
والحسین رضی اللہ عنہما ترافی بیۃ وید
الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلم انکسر لسانہ
فیسط الی یدہ ليعطینہ وقال ہذا قلم جدک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال حق
یصلی الحسن والحسین فابینہما اصلہما الحسن
کمالہ یصلی فاخذہ حسین رضی اللہ عنہ
اصلی ثم ناولنی قسرات بہ ثم خیرہ فی خط
فی خط اخضر فی خط ابیض فوضع یدینہما
فرقعہ حسین رضی اللہ عنہ قال ہذا

المشہد الخ

نور نماز اور نور طہارت کا فہم اسطرح کا کہ جب نماز سے
رہ جائے یا بے وضو ہو جائے یا جنابت آجائے یا اسکے
عواس بھر جائیں رنگوں سے جو نظر آئیں اور آوازوں سے
جو سنے تو اسکو ایسا ہی ہدیت حاصل ہو کہ تیز کر لیا جائے
اور اس سے اذیت پاتا اور نفرت کر لے جس کی طور پر اس نے لڑائی ہے
جسے طہارت اور طہارت اور اطمینان سے ذکر کر نہیں تو قبول کرے
ہدیت حاصل ہوتی ہے تیز کر لے اور اسکو اچھا ہوتا ہے
اور اس سے خوش ہوتا ہے اور دونوں حالتیں جیکو بھجنا
اور جدا جدا معلوم ہو جائیں جیسے ہر لمحہ محسوسات کے
تو وہ مومن ہے بالایمان حقیقی جس سے عبارت احسان
ہے سمین کچھ شک نہیں اور جو شخص دعا اور ذکر میں
کیفیت حضور پاک اگرچہ قادر ہو محض حضور پر سب
لفظ و حرف خیال کے تو وہ تحقیق اپنے ارادہ کو پہنچا سکتا ہے
بہترین **مشہد آخر** میں نے خواہش دیکھا کہ
صفر کے دسویں تاریخ ۱۲۳۲ لیلۃ الاربعہ جو الیس کی یکشنبہ
میں کہ گو یا حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما میرے
گھر تشریف لائے ہیں اور حضرت امام حسن کے ہاتھ
میں ایک قلم سلم ٹوٹے ٹوک کا ہے پھر انھوں نے
میں ہاتھ بڑھایا کہ مجھ کو غایت کریں اور
فرمایا یہ ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے پھر فرمایا کہ اس کو حسین رضی اللہ عنہ سنو یا کہ
یہ ویسا نہیں ہے جیسا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنو
تھا پھر لیلیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اور سنو یا کہ
میں بہت شہسوار ہوں پھر آئی کہ ہمارا جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ایک غنیمت ہے کہ آج کی یہ ہے حضرت امام حسین کے اسکو اچھا

۱۱۱۱۱۱

روا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم النبۃ
فرضت علی راسی تعظیما وحرمت اللہ تعالیٰ ثم
انبتہا مشہد عظیم تحقیق
شریف اعلان الایمان بما انزل اللہ تعالیٰ
علی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ضربین ایمان
الرجل علی بدینہ من ربہ وایمان بالقیامۃ
ایمانہ علی بدینہ من ربہ فمثله کمثل رجل
شهد الامیر حین خلع علی وزید کقطعة لؤلؤ
فولاهامو للمملکۃ وبعثہ الی الناس فینہم
بکذا وکذا واذل الخفاء بیعتہ وکفہم بذلک
فکل هذا مہر فی غنم وسمسم البصرۃ عینہا علی
خام وسمعتہ اذناہ حین قل ودعاہ قلبہ حین
کلف فہذا الحاضر لہ یصیر زیر المحضوق ولا
صبو ثالی الناس ولکن صار مکلفا علی بدینہ
وہامو راسا فہوہ واما المومن بالغیب فمثله
کمثل رجل اعما خبرہ بصیر بعلوم الشمس
فاستیقن بہ حتی انہ لا یجد فی قلبہ نقیض لولا
احتمال الضعیف الاضواء لکن حزم قلبہ فاما کفہ
ان البصیر اخبیر لامن ودرت وسط البصیر
والکامل من الزخارف من جمیع الایمان فہو
ان تباطی الحق الاول لا یقبل الحق وسطی ثم
من ہذا الارتباط جمیع العلوم التانزلہا اللہ
تعالیٰ علی انبیائہ فاستیقن بہا ہدایہ المومن وکان
علی بدینہ من ربہ فلیس لہ تجسس ہذا
الارتباط ناموس یحفظہ ویمسک بہ

الشیخ ہادی السیاحی

ہما سے حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پھر نیکو اور نیکو
پھر عین اسکو عطا کیا ہے پھر رکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا
پھر میں جاگ گیا مشہد عظیم تحقیق شریف
جان لینا چاہیے کہ ایمان لانا اس لئے ہے جو اللہ نے اپنی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے تو قسم ہے ایک ایمان والا آدمی کہ میں
اپنے رب کے اور دوسری قسم ایمان لانا غیب پر جو جس شخص کو چاہئے
رجحان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ کے دربار میں
جائے اس وقت کہ بدینہ پر ہے وہ وزیر کو خلعت و وزارت کا کرے
اور حاکم کرے اور مملکت اور اسکو بھیجے لوگوں کو سبابت کی خبر
کرے اور اسکو بھیجے کوٹھا کو دور کرے اور لوگوں کو کاف کرے
وہ شخص سب دیکھ لے رہا ہے اس وقت ہاں ہاں میں ہے اتنی
آنکھوں سے دیکھ خلعت دے گا اور کانوں سے سناوے بادشاہ نے کہا
اھاسے یا میرے حاکم کیا تو یہ شخص حاضر نہیں ہو جائیگا
وزیر حاضر ہوئے اور نہ بیعت لوگوں کی طرف لیکن مکلف ہو گیا
دیکھو اور مامور ہو گیا اور ایمان بالغیب لائے اسکی مثال ایسی
جیسے ایک اندھا ہے اسکو بینہ نے خبر دی کہ آفتاب طلوع ہوا اس
یقین کر لیا ایسا کہ اسکے دل میں اس کے عکس نہیں اور نہ کوئی قتال
ضعیف بھی لیکن اسکے دل کو یقین ہے کہ آنکھوں نے اسے
خبر دی ہے بغیر وسیلہ آنکھوں کے اور کامل فرد نہیں
وہ فرد ہے جو دونوں جمع کیا ایمان، اسکو ارتباط حق سے
پہلے ہی ہے جہن تو وسط میں اس ارتباط سے پرورش ہوئے
پس وہ سب علوم جو اللہ نے نازل کئے اپنے نبیوں پر اس
ان پر یقین کیا بلکہ ایمان کو نہ تھا بدینہ پر اپنے رب کے
اس ارتباط کے موافق نہیں کوئی اس پر فرمان کر اس کی
حفاظت کرے اور اسکو دے دو نون ہاتھوں سے

وانما حفظ الحق له وحصته هو الذي يمسك
ببدييه فهو حجت بهذا الحفظ وبركته لا انقطع
لما كان مستقرا لا الهواية السفلى وهو حجة
محقق بالعلم الالهي ووراء ذلك لم تدل على جدو
حد والعوام كمال الایمان بالغیب والاخفاظ
بالنوامیس والحجج بواسطة الحج والایقباد
التام السخاير المصدق والمحنة الصادقة له
فالایمان محققان للفرج ولكن عند شعشة
انوار الایمان الاول قد يخفى الثاني واكتت ذات
لبيلة اصل التهجيد في الحج اذ تشعشع انوار الایمان
عليه بینه فغلبت وبهرت فاملت الایمان
بالغیب فلم احده ثم تاملت فلم احده حتى رايته
اتحس عليه ولا تأسف ثم بعد حين ظهر هذا الایمان
واطمأن الخاطر قد برحقيق تشریف
الاوليا کثیرا ما يلهمون بان الله تعالى اسقط
عنهم التکلیف وان خیرهم فی الطاعات ان
شأنوا ففعلوها وان لم يشاؤا لم يفعلوها حاکم
سیدک الوالد رضي الله عنه عن نفسه ان الهم
بهذا والله دعا الله تعالى ان یقیم علی التکلیف
وما اختار الا التمس ولم یکن من مذهب سقوط
التکلیف عن احد من خلق الله مادام عاقلا
بالغافرا یتیری الالهام حق اویر مذممه حقا
ویتحیر فی التطبیق واخبر عن سیدک العم
قدس سرور ان کان یخبر عن نفسه انه الهم
بیسقوا التکلیف وقیل لمان عهدت نحوفا

سوائے اسکے نہیں کیا سگو اللہ کی حفاظت اور عصمت پر خود
روکے ہوئے ہیں وہ معلوم کرتا ہے اس خط کو اور جانتا ہے کہ اگر
اس سے الگ ہوا تو پھر جہنم میں ہی ٹھکانا ہے اور
وہ موافق اسکے محقق بعلم الہی ہے اور سوائے اسکے
واسطے ہی تمدنی مقابل عوام کے جسکا کمال ایمان بالغیب
اور حفاظت کرنیوالی شریعت اور یقین بواسطہ خبر کے
اور مخبر صادق کا ایقباد پورا پورا اور اس سے محبت
صادق پس یہ دونوں ایمان کی قسمیں فرد کے واسطے
محقق ہیں لیکن جب پہلی قسم کے ایمان کے نور چمکے ہیں
تو دوسری قسم کے ایمان کے نور چھپ جاتے ہیں اور تیسری
رات تیر پڑھنا تھا حرم میں انوار ایمان سے بنیہ کے
غالب آگئے اور حکماء میں توجہ ہوا میں نے سوچا کہ ایمان
بالغیب ہے تو کیا یا اسکو پھر سوچا میں نے تو اسے
نیا یا یہاں تک کہ معلوم ہوا میں اس پر حسرت کرتا ہوں اور
افس پھر اسکے بعد ظاہر ہوا یہ ایمان اور میرا جی اطمینان
آگیا تو اسے غور کرو تحقیق تشریف بہت دلیاؤں کو
الہام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے تکلیف شرعی معاف کی
تھیں لیکن تم نے عباد علیہ کرو چاہے نہ کرو حضرت مہر گوی صاحب
نے اپنی حکایت بیان کی مجھے کہ انکو بھی یہ الہام ہوا اور انھوں
نے اللہ سے دعا کی کہ مجھ پر شرعی تکلیف قائم نہ ہو کہ انھوں نے
سو شرع کے نہ اختیار کیا اور انکا مذہب تھا تکلیف شرعی معاف ہو گیا
کسی قید کا قائل یا نہ ہو کوئی مینوا انھیں دیکھا الہام ہوئی
حق جانتے تھے اور اپنے مذہب کو بھی حق اور اسکی تطبیق
میں توجہ تھے اور جناب عموی صاحب نے اپنا حال بیان
کیا کہ انکو الہام ہوا کہ مجھ پر شرعی تکلیف نہیں اور اسے کہ گیا کہ اگر

من النار فانما قال الجبر نالک عن النار وان عیدت
 طمعاً فی الجنة فانا وعد نالک ان نذ خلک ایاها
 وان عیدت طلباً لرضا فانما فقد رضیتا عند رضا
 لا یخیر بعد فیما یقال یقیناً عیدک لا یستوی ذوق
 وکان قدس من سحر هیل الی ان الکمل یسقط
 عنهم التکلیف والی الله سبحانه خوالذی یقیم علیهم
 السبب من غیر احتیاجهم وھذا ذوق عن کثیر
 من اولیاء الله تعالی والسر فی ذلک عند ان الرضا
 اذا استقل عن الایمان بالغیب یھلک الذوق لیس
 الی الایمان بہا علی بدینہ ورجل ھذا العباد
 والذوق لیس بنفسه مثل الجوع والاعطش
 یحس الیقین علی ترکہ ولا یفقد لتعلق التکلیف
 ببلذہ من الحیلۃ الی حیل علیہا لو کان
 ھذا السر والحق منشجراً وجملاً ترشع من ذلک
 علی باطن خطای من الحق انما متذہ ھذہ
 الحالۃ الراجح الیہ والتفصیلۃ ان الله اذا سقط
 عنہ التکلیف وانما اختار بعد ذلک النفس
 من اختیار فی قصداً یقیناً ما ھذا الذوق عند
 مثل الذوق یا محتاج الی تمیزھا وانما لغیب ھذا
 الالھام حصول ھذا مقام الذی ھو متار
 الالھام والحق عندی ان الالھام کلہ حق ولكن
 منہ الفانی عن لسان حاجی وثمر معلوم
 ومنہ الفانی عن لسان القضاء الحاکم علی التی
 الاول متبع بحسب مقام دون مقام والثانی
 ھو الذوق المطلق ومن الالھام محتاج الی تمیز

عبادت کرو تو مجھے نکل دو جنت سے نجات دی اور جنت کے
 واسطے عبادت کرو تو مجھے جنت کا وعدہ کرنا نکل دو جنت کے
 اور ہماری رضا مندی کو عبادت کرو تو ہم رضی ہیں کچھ غرض نہیں
 تو انھوں نے عرض کیا کہ یا الہی میں تیری عبادت کسی شے
 کے لئے نہیں کرنا سوائے تیرے اور وہ قدس سرہ مائل تھے
 اس بات کی طرف کہ انوں سے تکلیف شرعی سا قطع ہوتی ہے اور
 اللہ سبحانہ تعالیٰ پھر قرآن شریف کے بے اختیار قیام کرتا ہے
 اور یہاں ہی بہت اولیاء اللہ سے روایت کیا گیا ہے اور میرے
 ترقی یافتہ سینے میں بھی یہ کہ انسان جب منقطع ہوتا ہے اس
 نوا میں پرنا دیدہ ایمان لانے سے ایسے نوا میں کی طرف یہ
 ایمان لانے پر اور پاک عبادت اور نوا میں کو اپنے دل
 میں مثل بھوک اور پیاس کے جسکے ترک کرنے پر قادر
 نہیں اور کچھ معنی نہیں اس سے علاوہ تکلیف کے ایسے کو
 تو اسکی حیات ہے چہرہ پیدا ہوا برابر ہے کہ یہ ہر اس پر
 واضح ہو چکا اٹھایا تمیل ہو تر شرح ہوتا ہے اس سے
 اسکے باطن پر خطاب اللہ تعالیٰ کا کہ مطلوب کیا جا چکا ہے
 اور تفصیل یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے تکلیف ساقط کی اور
 اس نے بعد اسکے تکلیف شرعیہ کو اختیار کیا ہے قدر اختیار
 اور میرے نزدیک ان امور کی مثال خواب کی مثال ہے کہ
 کی حاجت ہے اور تمیز اس امام کی حاصل ہونا اس مقام کا ہے
 جو الھام کا مطلوب ہے اور میرے نزدیک حق یہ کہ الھام سبقت
 میں لیکن بعض ان سے باطن حق اور مطلوب ہوا ہے فانی
 اور بعض انکے حکم عاکم وقت سے ہیں پہلے متبع موافق
 بعض مقام کے ہیں اور دوسری قسم متبع مطلق
 ہیں۔ اور بعض الھام تمیز کے محتاج ہیں

فلابد من مراستہا طر دجل نام المعرفہ منہا لا
 يحتاج فتدبر تحقیق شریف و ہذا
 آخری معلوم ان الزواح اذا فارق جسدھا
 من القوت البہیمیۃ شیا وقوتہا للملکیۃ واستقلت
 بما حملت من الکمال ہذا الکمال علی وجہ منہا
 ان الزواح وذلک لان ملکیتہا اولیٰ البہیمیۃ
 و تعمل علیہا من اعمال الصالحۃ فانقاد البہیمیۃ
 واجتہدت بشمل مرہا تحت تصرفہا حاصل
 الملکیۃ الشراعیہ واللبہیمیۃ ہیئۃ تاسیۃ الملکیۃ
 وہی غایۃ کمالہا واذ نکر ذلک صوف بعدا آخری
 حصل ہذا الکمال فی جہر الملکیۃ واللبہیمیۃ
 وکان خالقہا فی النفس ویدلنا وحیلۃ لا تنفک
 عنہا بالذات و منہا اور ارجمۃ فذلک لان الانسان
 اذا عمل عمل خیر فیہ اللہ تبارک وتعالیٰ رحمہ رحمہ
 لکونہ سببہا التقویٰ الذی عن الناس کافۃ
 اولکونہ سببہا التمام و ارادہ الحق بتدلیہ الحق
 من الہادیۃ و شفاعۃ الذی لکون ہذا النفس
 مغترکہ فی علی والتدلی بان التفتت ہذا
 النفس و طحت یجہد عنہا الی التدلی واند حمت
 فیہ فذلک اجتماع ہذا الوجہ الثلاثۃ او وجود
 واحد منہما یستعمل الایمان الہیۃ فیظہر بعد
 للنفس الشراعیۃ ملک و انبساط و منہا ان النفس
 اذا کبرت جلال ربہا اما بالفاظہا و المتجلیۃ
 کلا شغل القلبیۃ او بالوہم المحاکی للحدیث
 وحوالہ بسمیہا اکثر احوال النوان بالیادداشت

الکمال

توضو رہے استہانہ کامل معرفت طالع شخص کا اور بعض
 الامام متعلج بتغیر کہ نہیں ہیں تو کہ تحقیق شریف
 و مشاہدہ آخری جاننا چاہیے کہ جبر و اجازہ و اجسام
 روحانی ہیں تو بہت سی تیز ترین قوتہ بسمیۃ مفصل روحانی ہیں و ملکیتہ
 قوتیں قویٰ اور مستقل روحانی ہیں اور کمال حاصل کر کے اور کمال
 کسی دھن پر انہیں سے ایسا کیا اعمال چاہے یا سیکے کہ حقہ ملکیتہ
 قوتہ بسمیۃ کو الامام کہتی ہے کہ کوئی نیک عمل کرے تو قوتہ بسمیۃ
 روحانی ہے اور بالکل سکے کہ قوتہ بسمیۃ ملکیتہ کو شہی حاصل
 روحانی ہو اور بسمیۃ کو حاصل ہوتی ہو ایک ہیئت مناسبتہ ملکیتہ
 ہی قوتہ بسمیۃ کہ انہما کمال ہو اذیت امر کہ بعد دیگر کسی بارہو ہے تو
 جوہر ملکیتہ اور بسمیۃ میں کمال حاصل ہو تو اور اس نفس کو سبب خلق
 و عادت و طبیعت و جبلت ہو جائے کہ ابد تک کبھی اس سے
 جدا نہ ہو اور ایک انہیں سے جو کہتے ہیں ایسے کہ انسان جب علی کریم
 تو اللہ تبارک تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور اس سے سبب اُسریت
 بھیجتا ہے ایسے کہ انسان تمام لوگوں کی نعمتی دہر کر یا ہی ایسے کہ
 سبب ہوتا ہے اسکے پورا ہو نیکو اللہ نے خلفت پر بی
 کرنے سے چاہا ہے یعنی ہدایت اور نور کی اشاعت یا وسط
 ہو نیکے اس نفس کے بعد و شمار تدلی میں کہ نفس التفات کرے
 اور واقع ہو اچھی ہمت کی کوشش سے طرف تدلی کے اور
 داخل ہو اس میں پس جب سیمین تینوں مجموعہ ہو میں
 یا انہیں سے ایک اللہ کی ہمت شامل ہوتی ہو تو اس وقت
 نفس کو انشراح ملتی ہوتی ہے بعض اُسے یہ ہے کہ جب
 نفس بے اپنے رب کے جلال کو یاد کیا یا تو لفظوں کے اور یا
 خیال کے حسیہ کا اشغال طبعی طریقہ یہ یاد ہم سے جو عالم جزو کمال
 بتائے گا اور یہ ہی ہے کہ اکثر اہل مانہ یادداشت کہتے ہیں

حاصل للنفس وخلص اليها ملكة بسيطة تلون
جبروتی وكنيز اطيست ذلك نور الياوداشت ومنها
نور الاحوال وذلك ان النفس اذا كانت ممن
يظن لتبدل الاحوال الخوف والرجاء والقلق
والشوق والانس والهيبة والتعظيم وغيرها
خلص الى جوهرها صفا ورقة قوم فاذا انفكت
عن الجسد ولم يخفها ارادات متجددة
انطبت فيها الوان اسماء الحكي وتواله حصلت لها
بقاوت كناية واثبتت بكل رقيقة فهذا
حال اكثر الارواح وبتلك الانوار تكون كثر
في الشمس امتلئت نور وضوء او كحوض
ممتلئ ماء ضرب نور الشمس يوم لا كذا اليتيم وقت
الهاجرة فاكنت الماء لون الشمس في علمت ما قلنا
وفهمته فاعلم اني لما زدت شهادته بذكره في الله
تعالى عنه وقمت بحيال قبورهم سطعت
الانوار من قبورهم الينا دفقة في اول الامر
كمثل الانوار المحسوسة حتى تزدت في الكمال
يا محسوس وببصر الروح ثم قامت في باي الارواح
فوجدتها في الارواح والماذرات القبر الذي
ينسب اليه الى ذكر العقارى وهو الله تعالى عنه
صلى الله عليه وسلم اعلم حقيقة الحال وجلست
بحيال وتوجهت الى مدحها ظهرت لي كمثال
لال الشائبة فقامت في باق نورها في الارواح
ونور الرحمة جميعا الا ان نور الرحمة اخلاطها
فكنت قبل ذلك بمكة المظلمة في مولد

تو حاصل ہوتا کہ نفس کو اور دوست ہو جاتا ہے اسکا ایک
ملکہ بسیطہ اور رنگ جبروتی اور بہت لوگ اسکو نور یاد آ
کتے ہیں اور ان میں سے نور احوال ہے اور یہ اس لئے
کہ نفس جب ہو جاتا ہے امن سے جو تیرہ میں واسطے
بہلے احوال خوف ورجاء اور قلق اور شوق اور انس وحبیب
و تعظیم وغیرہ کے دوست ہو جاتی ہے اسکی جوہر کی صفائی
اور رقت جو ہم پھر جب وہ روح جسم سے جدا ہو کے اور کو
نگہبہ لیا اور ان متحدہ رہنے تو اس میں منظم ہو جاتی ہیں یہاں
ان اسماء الہی کے اور اسکو حاصل ہوتے ہیں لطافتیں کثیرہ اور
دہ خوش ہوتے ہیں ہر لطافت سے پس یا احوال اکثر ارواح کا ہے
اور ان نوزوں سے روح ہو جاتی ہے مانند ایک آئینہ کے
جو درہوپ میں رکھا ہوا اور چمکتا ہو ورنہ شئی آفتاب یا مانند
ایک شے کے جو پانی سے لیز رہتا ہو اور ہر آفتاب چمکتا ہو اور ہوا
کھڑی ہوئی ہو اور دوپہر کا وقت ہو اور وہ پانی نور آفتاب سے
منور ہو پس جب تم نے سمجھ لیا یہ جو ہے کہا تو جانو کہ جب سے
زیارت کی شہداء بدر کی یعنی اللہ تعالیٰ انعم اور میں ان کے
مزاروں کے گرد کھڑا ہوا تو ان کے مزاروں کی بارگاہ میری طرف ہو گیا
ایسا نور کیسی ان آنکھوں کے آگے ہی رہا تاکہ میں تیرے میں تھا
کہ ان آنکھوں سے کچھ ہون یا رہے گی آنکھوں سے پھر ہو جائیں گی کہ کونسا
نور ہو تو معلوم کیا کہ یہ نور رحمت میں اور جب میں نے زیارت کی اس مزار
کی جو حضرت ابو ذر غفاری کا مشہور ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور جو دہوی
صفراء میں ہے اور حقیقت حال خدا تو جانتا ہے اور جب میں نے ٹھیکہ گرواں
مزار کے اور توجہ ہوا انکی روح کا تو مجھے معلوم ہوا ایک پادشہ کی
پیشہ ہو چکا وہ نور احوال نور رحمت و نوحہ تھی مگر نور رحمت غالب
بہت ظاہر تھا اور اس سے پہلے کہ خط میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم ولادته والناس
یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدکرو
ارهاصاتہ التي ظهرت فی ولادته ومشاهدة
قبل بعثته فربما انوار اسطمت دفعة
واحدة لا اقول انی ادرکتها بصر الجسد ولا
اقول ادرکتها بصر الروح فقط الله اعلم کیف
کان الامر بین هذا وذلك فقامت تلك الافوار
فوجدتها من قبل الملائكة الموكلين بامثال
هذه المشاهد وبامثال هذه الطلوع والامثال
بما الطوار الملائكة انوار الروح **مشاهد**
اخری بالاجمال لما دخلت المدينة
المنورة ودرت الروضة المقدسة على صاحبها
افضل الصلوة والتسليمات رایت راحة
صلی اللہ علیہ وسلم ظاهرة بارزة لا فی عالم
الارواح فقط بل فی امثال القریب من الحسن
قادرکت ان العوام انما یدکون حضور النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوات وامة بالناس
فیها وامثال ذلك من هذه الدقیقة وكذلك
الناس عامة لا یلحظون شیء الا بهایتهم
على رولهم من علم فیاخذون بالحقیقة
واما شیء فی یوم واحد وبقائه الاخر بالقبول
لما ادرک ادرک الاجمال والیسع ثلث فیئ
یده بوجه آخری رابع فیدکر شیءا مناسبا
وہم جواحق یتفق امة من الناس على ذلك
فلیس اتفاقهم فی مثل ذلك سدا ولا ترد

مولد مبارک میں تھا میلاد شریف کے روز نامہ لوگ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پر ہندو شریف چڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے وہ
محبوب جو انکی وقت ولادت ظاہر ہوئے تھے اور وہ شاہد ہوتے
پہلے سے تھے تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی انو ظاہر ہوئے میں نے یہ
نہیں کہہ سکتا کہ آیا ان آنکھوں کو دیکھا اور نہ یہ کہہ سکتا ہوں
کہ قطارح کی آنکھوں کو خدا نے کیا امر تھا ان آنکھوں نے دیکھا
یا روح کی پس میں نے نال کیا تو معلوم ہوا کہ یغور ان ملائکہ تھے
جو ایسی مجلسوں اور مشاہد پر مکل مقرر ہیں اور میں نے دیکھا
کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت ملے ہوئے ہیں مشاہدہ
دوسرا بالاجمال جب میں داخل مدینہ منورہ ہوا اور
روضہ مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
کی تو آپ کی روح مبارک و مقدس کو دیکھا ظاہر اور
عیان نہ فقط عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں
قریب پس میں نے معلوم کیا کہ یہ جو لوگ کہا کرتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزہ میں جو وجود ہو چکے ہیں
اور لوگوں کو ناز پر صاف ہے میں اور اور ایسی باتیں وہ بھی حق ہیں
اور اس طرح اکثر لوگ کوئی بات زبان پر نہیں لائے مگر انکی
ارواح پر ترشح کرے کسی علم سے تو ہوتی ہے وہ حقیقتاً
یا اسکی صورت پھر ایک اسکو بیان کرتا ہے دوسرا
قبول کرتا ہے اس چیز کو جسے اجمالی طور پر معلوم کیا اور
تسلیم سنتا ہے اور وہ اور وجہ ہے اسکی تائید کرتا ہے
اور جو تھا سنتا ہے تو ذکر کرتا ہے ایک صورت مناسبہ
اسی طرح اور بیان تک کہ اس امر پر لوگوں کی
ایک جماعت متفق ہو جاتی ہے اور ان کا اتفاق
ایسے امروں میں ہل نہیں پس تو حقیر نہ سمجھ

المشہور ان العوام راکن تظن بياسر له بالبحین
ثم توجهت الى القل الشاح المقدس مرة بعد
اخرى فبرز صلى الله عليه وسلم في رقيقة بعد
رقيقة فتارة في صورة مجر العظون والهيبة
وتارة في صورة الجذب المحبة والانس والشرح
وتارة في صورة السريان حتى تخيل ان الفضاء ممتلئ
بروحه عليه الصلوة والسلام حتى تتجوز فيه عجم
البحر العاصف حتى ان الناظر يكاد يستغل
تمرجها عن ملاحظة نفسه الى غير ذلك
من الرفاق ورأية صلى الله عليه وسلم في اكثر
الامور يبين في صورته الكريمة التي كان عليها حتى
بعد مرة الى طاهر الهمة الى روحانية لا
الى جسمانية صلى الله عليه وسلم فتظنت ان
له خاصية من تقويم روحه بصورة جسده عليه
الصلاة والسلام والذى اشار اليه بقوله
الانبياء اهل بيوتهم واهل بيوتهم فيكون فيهم
وانهم احياء الى غير ذلك ولم سلم عليه قط
الوقوف انبسط الى التواضع وتبكي في ظهر
وقد اكدت رحمة العالمين **مشهد آخر**
لما كان اليوم الثالث سلمت علي صلى الله عليه
وسلم علي صاحبتي صلى الله عليه وسلم قلت
يا رسول الله افض علينا مرقا فاض الله عليك
حينئذ راغبين في خير حوائج رحمة العالمين
فانبسط الى انبساط اعظم حتى تخيلت كان
عطاف رداء لفته وغشيتني ثم غطتني

الشاخنة العائلي

مشهورات عوام كوليكن تو اسمین ان اسرار کو سمجھ جوہ
بیان کرتے ہیں پھر میں توجہ ہوا وضو عالیہ سے کہ سجد
محمد بار تو پھر فرمایا سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلتا
در لطافت میں کبھی تو فقط صورت برد غلطو نہ بہت بن
اور کبھی صورت جذبہ محبت اور انس وشرح میں اور کبھی صورت
سریان میں حتی کہ میں خیال کرتا تھا کہ تمام حضرات ہوتی ہے
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مقدس اور روح مبارک اس میں
ہو جس میں ہر ہی پرمانندہ کلمہ تیرے بیان سے کہ دیکھو الیکوتی جہاں
لطافتوں کی طرف نظر کرنے سے باز رکھتا تھا اور میں نے دیکھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر امور میں اصلی صورت
مقدس میں بار بار باوجودیکہ میری کمال آزدی تھی کہ
روحانیت میں دیکھوں جہانیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو پس مجھ کو دریافت ہوا کہ آپ کا خاصہ ہے روح کو صورت جسم
میں کہ اصل صلی اللہ علیہ وسلم اور وہی بات ہے جس کی طرف
آپ نے اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء میں ہرے اور نماز
پڑھنا کرتے ہیں اپنی قبروں میں اور انبیاء حج کیا کرتے ہیں اپنی قبروں
میں اور وہ زندہ ہیں وغیرہ وغیرہ اور جب میں نے آپ سے کہا
تو مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرماتے اور اظہار کرتے اور یہ کہ
کہ آپ رحمت العالمین ہیں **مشهد دیگر** جب تیسرا روز ہوا
میں آپ پر سلام پڑھا اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہما پر پھر عرض کیا کیا رسول اللہ عنایت ہو گا کہ
اس میں سے جو اللہ نے آپ کو عطا کرنا مقیم ہے میں اور آپ
رحمت العالمین ہیں تو آپ نے میری طرف کمال التفات کیا
یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپ کی عنایت کی مراد ہے مجھ کو
نبیث لیا اور ہاں کہ لیا خوب اچھی طرح چھپا لیا

عظمت و تندی و اظہار کے اسرار و عرفی
 بنقشب و امدادی اہل احاطہ و احاطہ و عرفی
 کیف استمدادی فی خواجگی و کیف برزہ و اوی
 من یصل علیہ و کیف منسبط الی من اطرے
 فی ملاحہ و احر علیہ و اسیۃ علیہ الصلوۃ و
 التسلیات قد صار من جوہر و جوہر و مدین
 نفس و جملہ و فطرۃ منظرۃ المتدی العظیم
 المنسبط علی وجہ البشر حتی یکاد الظاهر
 یتلمیز من المظہر و ہذہ التدی العظیم
 اللہ تدعی عند الصوفیۃ بالحقیقۃ الحمدیۃ
 و ہی التصفونہا بانہا قطب الارباب
 و بنی الانبیاء و کنہ ہا و ہذا التجلی فی البرۃ
 البشریۃ فاما العقد حقیقۃ فی المثال
 متوجہ الی الخلق سمیت حقیقۃ ہما و قطب
 و نبی و ہی تقدیم کل من بعث الی الخلق ثم اذاتہ
 امر البعثۃ و توجہ اطیعوت الی رحمتہ و ادبر
 الخلق انفک عنہ و اقام سیدنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فلما کان منہ رجائی صل بعثت ان یکن
 شہیداً یوم القیمۃ شہدا یومئذ محمد من اللہ
 للعصاة من خلقہ و لطفانہ بالنسبۃ الیہم
 لخرج منہ علیہ الصلوۃ والسلام ہمت عظیمۃ
 تقضی مشمول الرحمة ایاہم و خلوص ملکیتہم
 عن بہیمیتہم فیکون معک الرحمة اللہ وجودہ
 بالنسبۃ الی اولئک الاقوام و ذلک کخلفہ قوی
 التناسل لیسبق النوع و کذلک خلیق فی کل نوع

اور ظاہر کے بھلا سر اور پھپھول کے مجسمہ و ادا یک بری
 میری امداد فرمائی اور بتایا مجھ کو کہ کس طرح آپ سے اپنی حاجتوں
 میں مدد چاہوں اور کس طرح آپ جواب دیتے ہیں جب آپ پر
 کوئی درد پڑے اور کیسے خوش ہوتے ہیں جو آپ کی مدد میں
 کوشش کرے یا آپ الحاح کر دیں کچھ امین آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو کہ آپ اپنی جو ہر روح اور عطا فیض و جہالت و فطرت کے باعث
 تدلی عظیم کے منظر ہو گئے اور وہ جو منسبط ہے بشر کے اوپر
 حسین ظاہر اور منظر کی تمیز نہیں ہوتی اور وہ تدلی عظیم
 ہے جس کو وہ حقیقت محمدیہ کہتے ہیں اور اسی تدلی سے مراد
 ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ قطب الاقطاب اور بنی الانبیاء ہے اور کہہ
 اسکا ہے ظہور اس تجلی کا صورت بشریت میں پس جب منقذ
 ہوتی ہے کوئی حقیقت شال میں توجہ خلقت
 کی طرف اسکا ہم حقیقت محمدیہ رکھا جاتا ہے اور قطب
 اور بنی اور وہ اس سے تدلی ہوتی ہے جو بھیجا جائے خلقت
 کی طرف پھر جب وہ امر ہو چکا ہے اور وہ مبعوث توجہ ہوتا
 رحمت رب کی طرف اور خلقت کی طرف پیچھ کر آیا تو تدلی جدا
 ہو جاتی ہے اس سے مگر یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اصل بعثت میں یہ بات مندرج تھی کہ آپ قیامت کوں شہید ہوں
 اور شہید اس فرماؤ اور فرماؤ کہ گارڈ کے اللہ کے لطف سے
 اور ظاہر ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ہمت عظیم کہ
 شمول رحمت کے تقضی ہو کر اور انکی ملکیت بہیمیت سے خالص
 کر لیا کہ آپ کا وجود ان لوگوں پر رحمت الہی نازل ہو گیا باعث
 اور یہ ایسا ہے جیسے فو تین تناسل کے بقائے
 نوع کے واسطے اور اسی طرح پیدا
 کی گئی ہے ہر نوع میں۔

ما یفیدہ عندہ ما یؤب التائب لیزل صلی اللہ علیہ
وسلم ولایزال متوجہا الی الخلق مقبلا الیہم وجہ
قد لا یکان احسن الانبیاء مجلول هذه الحقیقة
المثالیة فیہ واتحادہا مع یحییٰ الیقین الیقین الظاہ
من المظہر فکان عنہا الرطب علیہ التفکار
وهذا احد معانہ البیت المشہور
اقلت شمس الزوالین وشمسنا
ابد اعلى اتق العلی لا تقرب
فاتحادہ بہذہ الحقیقة الصیحة یہرچی ولعیۃ
الاتحاد تظننت بہکوارایتہ صلی اللہ علیہ وسلم
مستقل علی تلک الحالتہ الواحدۃ بالافترجی
فی نفسہ الیادۃ متحدۃ ولا شئ من الدواعی
نعم لما کان وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخلق
کان قریبا جلا من ان یرتقم السکان الیہ یجھدہ
فیغیشہ فی نائیتہ او یفیض علیہ من برکاتہ
حق یحیلانہ فوارحان متجددۃ کشل المدیہ
اغات الملوہین المحتاجین وتاہتہ علی الجلوۃ
والسلام الی ای حدیب من مذاہب الفقہ
یمیل لا تبعہ ولہتساکب فلذہ المذاہب کلہا عند
علی السواولیس علم الفروع فی حالہ وہذہ منہ
روحہ الکریمۃ اتنا الدخول فی جوہر وجہہ صلی اللہ
الفروع وهو عنایتہ الی فیوض الشہر من جہۃ
اعمالہم واخلاتہم واصلوہا وھذا اصلہ
فروعہ واشتباہ یختلف باختلاف الزمان فالنخل
فی جوہر الروح ہذا الوصل فکذا کان نسبیۃ

وہ چیز جو اسے مفید ہو بروقت پیش آنے کا واسطہ ہے ہمیشہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہیں خلقت کی طرف اور
مٹنے کے بعد سے ہیں انکی اسی واسطہ سببیوں سے حقدار
زیادہ ہیں بوجہ پائے جانے اس حقیقت مثالیہ کے
آپ میں اور متحد ہونا اسکا آپ کے ساتھ اس حیثیت سے
کہ ظاہر اور مظہر میں تمیز نہیں گویا کردہ بعینہ وہ ہے
حقیقت میں جدا ہی نہیں اور یہ بھی ایک معنی میں اس
بیت مشہور کے پہلوئے آفتاب چھپ گئے اور ہمارا آفتاب
ہمیشہ بلندی آسمان پر تابان رہیگا اس حقیقت سے
آپ کے متحد ہونے کو میں نے اپنی روح کی آنکھ سے دیکھا
اور اتحاد کا سبب میں نے اس سے معلوم کیا اور دیکھا
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم ہمیشہ اسی
حالت واحدہ پر کربان سے آیکونہ تو کوئی ارادہ متحدہ ہٹا
سکتا ہے اور نہ کوئی داعیہ مان جو وقت آپ متوجہ ہوتے ہیں
خلق کی طرف تو نہایت قریب ہوتے ہیں کہ انسان اپنی
کوشش محبت سے عرض کرے اور آپ فریاد سی کرین اسکی
مصیبت میں یا اسپر ایسی برکتیں فاضل فرمائیں کہ وہ خیال کرے
کہ اصل حالت متحدہ میں جسے کوئی شخص مظلوموں پر تھا تو
زیادہ سی میں عرض ہوا اور میں نے غور کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت
فقیر ہیں کس شرب کی بطور مال میں کہ میں بھی وہی شرب اختیار کروں
تو معلوم ہوا کہ شرب بہت کم پکڑ دیکھ کر میں اس حالت میں علم فروع الکی روح
مبارک کلمات میں بھی نہیں آئی جو ہر صحن علم فروع کی صل داخل ہے
اور عنایت الکی فیوض شہر کے اعمال اخلاق اور انکی اصلاح
کی ہے یہ اصل جو اور کس فروع اور صوبہ میں مختلف ہوتی ہیں اختلاف زمانہ
کو انکی داخل جوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اسکی اسباب

الماذہب علی السواء لا یتماثل عندہ مذہب من
 مذہب لان کل مذہب یحیط بما یحیی من
 امہات الفقہ فی الدین الحمد للہ وان اختلفت فلول
 احادہ لم یقتض و احادہ من المذہب لم یکن علی
 اللہ علیہ وسلم سخطاً بالنسبۃ الیہ الا بالعرض
 و ہوان یتفق اختلاف فی ملتہ و عقائدہا لیس لیس
 و ہذا ذات البین و ہذا اشتداد فی سخط علیہ
 و کذا لک لایت الطرق کما عندہ علی المسوخ
 المذہب و یحیی التنبیہ بعد ذلک علی نکتہ
 و ہی انہ رب رجل یشکر ان الیقین علی اللہ
 علیہ وسلم یختار المذہب الفلانی و انما الحق للمطالع
 ثم یقصر فیہ فینعقد فی قلبہ اعتقادات تقصر
 فی جنب اللہ و ہولہ فیاتی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقف عند فیحد بینہ و بین الیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یا با مسدودا لا ینفتح فیقول
 ہذا معاتبۃ من علیہ الصلوٰۃ والسلام علی
 تقصیرہ و الحق ان ذلک لیس منہ لای مخالفتہ
 و انک لہا فاسد بالیغیض من جہۃ سوء
 القابلیۃ و قد یزعم الامکان ان الخیر علی الملک
 المذہب و خیر عن ریفۃ التقلید للشرع ان
 تقلید حکم اللہ وان لیس ہذا لک طریقہ مضبوطہ
 خیر ما یكون الخیر عنہا عندہ صمد فاوملا
 نہ الخیر عن ریفۃ التقیاد فی قطن بان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم معاتب علیہ و امثال ہذا
 الشہان کثیرا ما یقع للمطالع و یحیی التنبیہ

سب مذہب ہر دین ایک شود و سراجہ نہیں معلوم ہوتا ہے
 کہ مذہب سبط و دعاوی ہوتا ہے ان اہمات و اصول فقہ پر جو دین
 محمدی میں واجب ہے ہر دین میں اگر مختلف ہو پس اگر کسی شیخ
 ایک برکت ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نسبت خاص
 نہیں مگر اس صورت میں کہ میں پر اختلاف نہ ہو مگر
 جلال اور باہمی تداو کا موجب ہو اور یہ امر ایک شخص کا موجب ہے
 اور اس طرح میں دیکھا کہ تمام طرق تصوفیہ میں اس کے ایک نزدیک
 برابر ہیں اور اس کے بعد ایک نکتہ آگاہ کرنا ضروری ہے کہ وہ یہ ہے
 کہ بعض آدمیوں کے ذہن میں ہوتا ہے کہ فلان مذہب سوال اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے اور یہی مذہب حق اور مطلوب
 ہے یہ تصور ہو جاتا ہے تو اس کے دل میں یہ اعتقاد جم جاتا ہے
 کہ میں نے تصور کیا اللہ اور رسول کا پھر حاضر ہوتا ہے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اور دیکھتا ہے پسند میں
 اور رسول اللہ علیہ وسلم میں دروازہ بند ایسا کہ نہیں کھلتا تو
 کتا کر کے رہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری قصیر
 اور تحقیق یوں ہے کہ وہ آپ اس طرح حاضر ہوا ہے کہ سیدہ خدیجہ
 اور کاوت بچہ ہوا پس فیض کا دروازہ قابلیت نہ تھی پس بند
 ہو گیا اور کبھی گمان نہ آیا کہ انسان یہ کہ مذہب مقررہ کو چھوڑنا
 شرع کی پیروی اللہ کے حکم کی تابعداری کا چھوڑنا ہے اور
 تقلید کے سوا کوئی طریقہ مضبوط نہیں پس اس سے
 کھانا اس کے نزدیک انفیاد شرع سے نکلنے کے برابر ہے
 اس سبب سے وہ جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
 اس پر عقاب اور اس پر حکم بہت سے شہادت میں جو طالب
 کو پیش آتے ہیں اور اس بات سے آگاہ کر دینا بھی
 ضروری ہے

وہی مذہب ہے جس میں
 اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے پیغمبر کو
 بھیجا ہے

وہی مذہب ہے جس میں
 اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے پیغمبر کو
 بھیجا ہے

ایضا علیہ السلام تاسا یدخلون المدینۃ المنوذة
فیرون اہلہا علی اعمال غیر مرضیۃ عندہم او
نفس الامر فیہم غصونہم ویضرون حقدانہ
یدخلون الروضۃ المقدسۃ ویواجہون فاداء
وقت الصفاء والخلوص ترشحہا کقصرارۃ فانکدر
حالمہم فایاکثم ایاک ان یصدک من ہذا لاؤ
الارتم علی الصلوۃ والسلام امثال ہذا الرمو
ورایتہ علی الصلح والسلام فی السالمات العظمت
والتشبہ بالخیرات والرفاق کثیرۃ بحسب
تقدیر کمالۃ وجہہ النام لہ بالاستعداد لہم
وامد لہ علی الصلح والسلام فی ذلک المجلس امداد
اجمالہا تفصیلہ المجلد فیہ الذواہب والقطبۃ
الارشادیۃ واعطانی قبولہ وحملہ اما وصوب
طریقۃ وفلہم صلا وفعلا لجمیع الناس
بل الناس مخصوصین فطرتہم فطرۃ الخلق
یشترط ان یحکون سببا للاختلاف والمقاتلہ فیہ
الفتنۃ یجب ان یشبہ بہا کل من اخذ مذہبنا
اصلا وفرعا طریقنا سلوکا ثم اردت ان اسالہ
عن مسائلہ بنی الوجود ومرتباتہ الجود والفاء
والبقاء فاذا هو علی الصلوۃ والسلام متوجہ
بالکلیۃ الی التذلی المذکور فکلما اردت ان
اسالہ منعی استغلق فی کیفیت حالہ عند مولی
وعلیہ ان اجلس بین یدہ فاسالہ بکلیۃ
الذی حذر والملاءمۃ علی شہما تلغ بوسمہ
جلد اثم اسالہ شہما تلغ شہما سال ولہم جرافعند

کہ جب لوگ جو نہ منورہ میں داخل ہوتے ہیں اور
دیان کے لوگوں کے اعمال اپنے نزدیک بری دیکھتے ہیں
یا وہ اعمال نفس الامر میں برے ہوتے ہیں تو اسے بغض و کینہ
رکھتے ہیں پھر جب دفعہ مقدس میں حاضر ہوتے ہیں اور اہم
متوجہ ہوتے ہیں اور صفائی کا وقت آتا ہے اور خلوص کا تو
اس کینہ سے لمحی شکستہ ہے اسکا حال مگر ہو جاتا جو بار
خبر اس سے بچنا کہ اس فوراً تم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے
امر کرتے ہیں اور میں نے دیکھا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
عظمت کا وہ تشہیر یا جہوت کا لباس پہنتے ہیں اور آپ کی
بہت لطافتیں میں موافق شامانہ کے کلمات اور گوگھار کی
متوجہ ہو سکتے اپنی استعدادوں کے موافق اور آنحضرت
اللہ علیہ وسلم نے اس مجلس میں میری اجالی اور فراموشی تفصیل کی
محمدیت اور وصایت اور قطب ارشادیت ہے اور مجھ کو
قبولیت عطا ہوئی اور کیا مجھ کو ام اور اچھا فرمایا میرے طریقہ
اور مذہب کو اصلا وفرعا لیکن سب کی سب میں بلا واسطہ
خاص خاص لوگوں کی فطرت میں تحقیق ہے اس شہرہ کے سبب
اختلاف اور زد و کشت کا نہوں اس نکتہ سے واجب الگ ہونا
اسے جو ہر مذہب اصلا وفرعا احتیاط کرے اور ہر طریقہ سلوک پر
پھر میں نے چاہا کہ دریافت کروں آپ سے مسائل بنی جود اور
مراتب جود اور فناء و بقا تو میں نے دیکھا کہ آپ بالکل متوجہ ہیں اس
تذلی مذکور کی طرف پس جب میں چاہتا تھا کچھ فرمایا استغفر
ہم کی کیفیت حال کے درمیان مجھ کو کہ تو تھا اور مجھ کو سکھایا آپ نے کہ
آپ کو بروٹھیں اور اپنے رب سے سوال کروں اپنی اس زبان جو ملا
کی طرف پھر مجھ کو فرمے لپیٹ لیا پھر سوال کیا پھر
لپیٹ لیا پھر سوال کیا عرض اسی طرح پھر اس وقت

ذلك تحت طسولی و همة العليا في صيد البشر
 المهرى و رأيت مستقرا على حالة واحدة من حفظ
 صوته الشمية و كونه عتبة و كثر شوقا و دعاء
 لتلك المذكوكة و توجهها الى الخلق لا سيما العظماء
 و فيه من القبول و الجدل في الكفة ما لا يحصى ولا
 يدرك انتهاه فاذا توجه اليه انسان بجته
 ولا يريد الا انسان العالی اللهم فقط بل كل حي يبد
 يشاق الى شئ و يتوجه اليه بقصد و شوق و انه
 يتدل الى اليه و هذا هو السلام و اجابة الصلوات
 يعني يحصل بسبب صنع هذا الانسان حالة
 شبيهة بالقصد المتجدد و انما العلمك سراجها
 و هو ان الحكمة في جعل هذه السمات المباركة
 للتدلي ان يفرح الحق جدا الى اهل الارض الى
 سفلتهم ايضا و كان هذا الجود و التبر لا يتوسط
 السمات و رتبة علي الصلوة و السلام و يشترح
 الشرا ح اعظم لمن صلى عليه و رآه و صلى
 الله عليه و سلم بارز مفيض افيض الصحة
 كمثل المشاقح الصوفية في مجالس الفاضلة و انما
 بين يدي و كل ما علمناك مشهورة و قد شاهد
 و تقطن اخي محمد عاشق سعيد لا اشراك
 انهم من افاضة الحق ان كمال تام من كمال
 ولذلك يظهر في قلب الحجاج البهائم يا نفسهم
 و تخرج و تسر المسئلة ان الوصول الى الله تبارك
 و تعالی هو الكمال و لما تدلى الحق الى الخلق بنصب
 اللعنة شعرا من شعائره كان الوصول اليها

مخاطب ہو گیا میرا سوال ادا کی ہمت بلکہ تیرا در پر ہو گیا
 اور دیکھا ہے آپ کی صورت کد کو محفوظ حالت و احدہ پر اور
 آپ محل ملازمت اور نگاہیں اور طرف تدلی ہو کر کے
 ہیں جس حال میں کہ باس غلو تیرے ہوتے لوگوں کی طرف متوجہ
 ہیں اور سین قول اور جذبات و الفتیشا ہے کہ اسکی
 انتہا نہیں دریافت ہو سکتی پس صورت متوجہ ہوا کی
 طرف کوئی انسان اپنی کوشش ہمت سے اور میری مراد
 فقط انسان عالی ہمت سے نہیں بلکہ جو اول العزم کسی
 شے کا مشاق اور آپ کی طرف متوجہ ہوا شے کے قصد
 اور شوق سے تو آپ تدلی کرتے ہیں اسکی طرف اور ہی رہتے
 مسلم ام اور اجابت در و یعنی حاصل ہوتی ہے قییب اس کی
 کے انسان کو ایک حالت کہ شیبہ ہے قصد متوجہ کے
 ہ اور میں تہاؤن تجو ایک سر عظیم اور وہ ہے کہ اس شے
 مبارکہ کو تدلی کے طرف بنانے میں یہ حکمت ہے کہ اللہ کا بہت
 قرب ہوا زمین سے اور جو ان سے بچے ہیں اور یہ بھی ہے
 کہ یہ جو تمام ہوتا تھا اگر اسی سمت کے توسط سے اور دیکھا
 میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خوش ہوتے
 اس شخص سے جو آپ پر درود پڑھے اور آپ کی تلقین کرتے اور
 میں نے دیکھا آپ کو ظاہر فیض صحبت پہنچانے والا نہ شایع
 صوفیہ کے مجلس فاضلین اور میں آپ کے حضور میں ہوں
 اور یہ سچے بے بنایا ایک مشہور و شہیدین اور بھائی محمد عاشق
 کو خوب معلوم ہوا ایک سر عظیم میں یقین کرنا ہوں کہ حق کی طرف
 یہ سچے ایک کمال ہے اور کمال میں سے اس کے واسطے عاجز ہوں
 بہ خوشی ہوتی ہے اور اس سدا سر پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے
 رسول کو کمال ہے تیری کی اللہ نے خلق کی طرف کثرت سے

فانکم رطہ سے دارا سکر عا و اللہ سے ایک شایع یا ان کے مشہور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وصول ہوا

هو الوصول الى الحق بحسب المسافة فالوصول
الى الله على جوة والوصول بالمسافة يتطهر بالحج
والله اعلم **مشهد آخر** سالت الله
عليه وسلم عن معنى قوله كنت نبيا و آدم مخدرا
بين الماء والطين وما كان هذا السؤال بلسان
المقال ولا الاخطا بالبال بل ملائت روى شوقا
ونزوا الى هذا السر ثم الصقتها بيمينها بلمشاة
اقدما فاضلأت من صورة مثالية فاذلت صورة
الكريمة المثالية قبل ان يوجد في عالم الاجسام
فقد راني بكيفية تتقالم الى هذا العالم من عالم
المثال والافى اشباح الانبياء المبعوثين وكيفية
افيض عليهم النبوة من حضرة التدبير جلا
افيض عليهم في عالم المثال من تلك الحضرة والافى
اشباح الاولاد كيف يفاض عليهم العلوم
والعارف بعد في صملى الامر واستبان وعيت
عندما افاض علم من صورة المثالية وفطنت
بما اراد في تلك الافاضة فما اذا فسلكت فطنت
اعلم ان الله تبارك وتعالى تدبيرا عظيما في جهالى
الخلق بيدهم دون واليه يلجأون وهذا التدبير
في كل برهة من الزمان بشان فيبرز الى الخلق
برزة بعد برزة وكلما برز برزق ظهر في العالم
عنوان لتلك البرزة وهو الرسول المبعوث الى الخلق
بالامر النهي والتكليف والامر بالمعروف والنهي
وتلك البرزة حقيقة فاذا برز برزة ظهر في المثال
وعلوم ومعارف تناسب تلك البرزة وان لم يعلم

عالم
المثال

بحسب مسافة الوصول الى الله كبريت طريقه بين
ايكن وصول بالمسافة حج منتهى يتوهمه والله اعلم
مشهد آخر من سالت عن حضرت صلى الله عليه وسلم
سے اس حدیث شریف کے معنی دریافت کے جواب میں فرمایا
سچہ کیا بھی آدم علیہ السلام اپنے گل تھے کہ میں نبی
تھا اور میرا یہ سوال زبان مقال سے نہ تھا اور نہ دل کے
خطرات بلکہ اس سر کے شوق و آرزو سے میری روح بھری
ہوئی تھی پھر میں ملا انجانب سے جانتا کہ میں قدرت رکھتا
تھا اور آپ کی صورت مثالیہ کے قریب نہیں آسکے کھائی
اپنی وہ صورت مبارک مثالی جو پہلے عالم حساب میں کی جاتی
تھی پھر دکھائی مجھ کو کیفیت اس عالم میں آئینی عالم مثال
سے اور دکھائیں مجھ کو صورتیں انبیاء و معین کی اور یہ کہ
کس طرح ان پر فاض ہو نبوت حضرت تدبیر سے مقابل کے
جملے آپ کو عالم مثال میں اس حضرت کے اور دکھائیں مجھ کو صورتیں
اولیاء کی اور یہ کہ کس طرح ان کو علم اور معرفت بعد سے تو ممکن
حال معلوم ہو گیا اور ظاہر ہو گیا اور میں نے فرمایا اس چیز کو
ملاحظہ فرمائیے اس سے اور میں نے جان لیا جواب اس فاضل میں جابا
میں نے بیان کر رہا ہوں تم سے جو میں سمجھا جاتا چاہیے کہ اللہ تبارک
تعالیٰ کی تدبیر عظیم خلق کی طرف توجہ ہو اسی سے یہ ثابت ہوتا
ہے اور اسی کی التجا کرتے ہیں اور اس کی ہر ایک ساز و سازین
شان سے خلقت کی طرف کے بغیر مگر غور کرتی ہے اور جب ظاہر
ہوتا ہو کوئی ظہور تو عالم میں اس کو ایک عنوان ہوتا ہے اور اس کی
حوالہ رسول ہو چھوٹا جاتا ہے خلقت کی طرف اللہ کے امر و نہی اور
شریعت کے ساتھ پس رسول اور وہ احکام کے عنوان ہیں اور وہ
ظہور حقیقت کی صورت ہوتا تو لوگوں میں علوم و معارف اس

عالم
المثال

انہا فائضۃ منها وانہا تاسیہا والذین ظہر
 علیہم ہذہ العلوم والمعارف ان کافوا ممن
 اعتدوا بالاستنباط من کلام الرسول فہم لا
 حیار والوہب ان کافوا ممن لا یدینون بذلك
 وانما لہم تہم اخذوا العلم من اللہ تبارک وتعالی
 فہم الحکماء المحدثون اہل الحکمۃ والریایۃ
 والقوام جمیعاً اخذوا من تلك البرزۃ علی
 اولہم یحیوا وھذہ ہی المذتہ العظمی الخیر الرسول
 فان لا یسمعون الا قوماً من قوم قلما اذاع اللہ تعالی
 ان یخلق آدم علیہ السلام لیكون ابالنوع البشر
 فالادۃ خلقہا تماھی الادۃ خلق البشر جمیعاً
 تحركات الارواح البشریۃ الی المثال المناسب
 بالاجسام فھیکل بنینا صلے اللہ علیہ وسلم
 ای ہیکلہ المثلی امکن من نفسه لا نطیاق
 هذا التذلی مجدیہ برزۃ من البرزات فانطبق
 علیہ شئیہا من الطباق الکلی علی الجزئی وذلك
 لسابق عنایتہ اللہ بہ والذاس یوجد لہم عیاش
 بعد فیضان رحمۃ اللہ یوم الحشر ولقد تمتع
 علیہم وذیدوی فاسدۃ عنہم اذا احتلوا
 الی ذلک استد حاجۃ فہذا معنی کونہ صلے اللہ
 علیہ وسلم نبیاً قبل تنوین آدم علیہ السلام
 ثم لما وجدت اشخاص البشر باختلاف طباقہم
 فمن مفرط من مفرطاً اقتضی التدبیر الالہی
 ان یسوی امہم فانطبق التذلی علی حیل من
 طویر الاشخاص فاوحی الیہ ما فی صلح قوم

کہ وہ فائض ہیں اس ظہور سے اور اس کے مناسب ہیں اور
 جن پر یہ علم ظاہر ہوئے ہیں اور مفرقین اگر وہ ایسے لوگ ہیں
 کہ کلام رسول اللہ سے استنباط کر سکتے ہیں تو انکو احیاء اور
 بہیمان کہیں اور اگر وہ لوگ ایسے نہیں ہیں اور انکی ہمت نہ علم
 حاصل کرنا اللہ تبارک تعالی سے تو وہ لوگ حکماء محدث ہیں
 ربانی ہیں تو وہ نون قرعے اس ظہور سے علم حاصل کرتے ہیں
 اس بات کو جانیں یا جانیں اور یہی خیر احسان ہو فاجار
 رسول کہ اسکو کوئی قوم سہتی ہے کوئی نہیں سہتی تو جب
 اللہ نے چاہا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کر دے تو فرشتوں کے پاس
 ہوں تو آدم علیہ السلام کے پیدا کرنا ارادہ ہے اور وحی بشریہ حرکت
 نوع بشر کے پیدا کرنا ارادہ ہے اور وحی بشریہ حرکت
 کی مثال کی طرف جو احیاء کے مناسب ہے تو سیکھو اس
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سیکھنا ہی بہت ممکن ہے کہ
 اپنی ذات کی رو سے منطبق ہو گیا اس تذلی کے موافق ظہور
 کے ظہورات میں سے پس منطبق ہو گئی اس پر از رو شہید کے
 جیسے کلی منطبق ہوئی ہے قرنی پر اور یہ سب اللہ تعالی کی مافی
 عنایت ہے جو اپنے ارادہ کو تیرا گیا یا چاہے ایسا مددگار کہ
 معین ہو فیضان رحمت خدا کا شہر کے روز اور انکی سعادت
 کے منعقد کر دے اور واسطے ہمارے کے لئے امرض
 فاسدہ یہ نکو اس کی حاجت ہو بہت سخت حاجت
 پس یہ معنی ہیں آدم سے پہلے اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے نبی ہونے کی بھرپور وجہ ہے اشخاص بشری اور انکی
 طریقے مختلف ہو گئی افراد کرنا کوئی تفریق کرنے والا
 تو تدبیر الہی نے چاہا کہ انکے کام میں اختلاف نہ ہو تو منطبق ہوئی
 تذلی ان شخصوں سے ایک شخص اور وحی کی مسطورہ جانیں ہیں

ویرتر بعثت برزۃ مامن البرزات فانما المنطبق
 علیہ من هذا البعث هو وجود البشر وانما کان
 فی المثال حکوتہ انہ یستعد لذلک فی فاضل الاستعداد
 لہ اما یتبنا صلی اللہ علیہ وسلم فی کل الارضین
 بالفعل لا علی الحکایۃ ثم لما وجد صلی اللہ علیہ وسلم
 فی الخارج برزۃ برزۃ من برزات التدریج
 وتلك البرزۃ كانت مشتملة علی قوائم مثالیۃ قبل البعث
 لیس التدریج وصالا لافان واما کان التدریج قبل البعث
 لیس التدریج ان کل نفس التدریج لا بد منه فی
 الوجود وانما اعنی ان المثال لا یمکن بطلان البعث
 خلقہ بحسب برزۃ هذا التدریج قبل علی الصلوة
 والسلام واما بعد فاما مثالیۃ الحی واما مثالیۃ السموات
 والارض وان بالہیکل المثال التدریج فاما لیخذ ہما
 او معرفة او حال الہیاء وکمال الوجود ماخذہ القرب
 هذا الہیکل المثالی علم او حیل وکان علی الصلوة
 والسلام خاتم النبیین واقطعت النبوة بعدہ
 لا حقیقۃ علیہ السلام التبعثۃ کلہا وان
 ہی ہذا البرزۃ المثالیۃ المستطیۃ اذا فہم ذلک
 تحقق عندہ انہ رحمۃ اللعالمین ان خاتم النبیین
 وان الاینباء علیہم السلام انما اخذوا فیض
 عن حضرت التدریج وان کما فی عالم الاحیاء والارواح
 فانما اخذہن عن برزۃ مثالیۃ حقیقۃ بعثتہ
 علیہ السلام واما یمیزت شخصاً من اولادہ
 الا شخاص عن السلالہ ابراہیم علیہ السلام
 فانه انقضت نبوتہ فی المہم العقلا اضعف

اور ظہور کیا اس کے بعثت سے ایک برزہ نے پس اس
 شخص پر اس بنی کا وہی وجود بشری ہی منطبق ہے
 اور یہ شریکہ مثال میں حکایتاً تھا تاکہ مستعد ہو وہ وسط
 اس کے پس فاضل کیا جاتا ہے وہی استعداد و کثافتے مگر
 بہرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم میں اسی وقت منطبق تھا کہ
 نہ تھا پھر ظاہر ہوئے آنحضرت خارجہ میں ظاہر ہوا برزات
 تدریج سے ایک برزہ اور وہ برزہ مثل کثافت مثالیہ پر اس
 برزہ نے لباس مثال کو پہنا تھا فانی کو درست و سدید
 کر دیا اور پہلے تدریج کا ہر برزہ مثال کے لباس میں نہ
 تھا اگرچہ نفس مثال کا موجود تھا اور تحقیق اس مراد
 میری یہ ہجرت مثال یعنی بحسب ہر اس تدریج کے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل در بیان اللہ اور خلقت کے لیکن
 بعد میں یہ ہو گیا جو در سب سامان ارض میں یکل مثالی تھے
 پھر جبکہ حاصل ہو علم یا معرفت یا حال الہی یا کمال تو اسکا
 ماخذ قریب ہی یکل مثالی ہے وہ جانے یا بجانے پس ہوئے
 بنی علی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور منقطع ہو گئی آپ علیہ
 نبوت اسلئے کہ حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نبوت
 ماتہ عنان نبوت کے تھے وہ ہی برزہ مثالیہ مستطیرو تھا
 جب کہ تم نے یہ بات سمجھ لی تو تم کو معلوم ہو گیا کہ آپ رحمۃ اللعالمین
 ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور سب انبیاء کو فیض اس
 تدریج سے ہوا اگرچہ وہ عالم اجسام میں تھے اور اولیاء اللہ
 حاصل کرتے ہیں فیض برزہ مثالیہ سے کہ وہ حقیقت
 بعثت آنحضرت ہے اور مجبوز نہیں ہو کوئی
 ان اشخاص میں سے اس راہ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کہ انکی نبوت عالم ہرچ میں منعقد ہوئی تھی انھما ضعیف

من انعقاد نبوة نبينا صلى الله عليه وسلم فظهر
التدلي ببجته بوزة روحية ظهورا واضع
من ظهور البرزخ المتألمة عند رجعة نبينا صلى
الله عليه وسلم لذلک لم یکن بعد کمال نبی (مخبر)
الانی طلت ما لم تقطع النبوة فلما وجد نبينا طلت
البرزخ المتألمة ظهورا بابتیافا تقطعت استقامت
العلوم والمعارف بفضلنا فجاء جهلنا اکثر
من عقدة فی المثالی تحقیق شریف و
قلت ما الحکمة فی کون الناس فی الزمن
الاول بعد آدم علیه السلام وایلین الی جمود الحکمة
وخمود الطبیعة فخلدین الی الاحکام الیهیمیة
یستنبط حیل من الارتفاقات الی القلیل لا
من العلوم المحاضرة الطبیعة والاحکمة الی القلیل
النادر مع طول عمالهم وکثرة افعالهم وخصمهم
ثم یزل من بعد الیهیم علیه السلام من ذریعته
قلیل فی الیونان والروم والفارس وبنی اسرائیل
والمغرب والعراق والعرب حتی وجد سیدنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلی بعد العلم
فجاء بنوع منهم العلوم الحکمیة والقون الادبیة
والمحاضرة والعلوم الشرعیة یحیی لا انتها
لها ولا رجا **قلت** ان الله تبارک وتعالی قد ایا
عظیما امتلا منه السموات والارض و
وحقیقة معرفتنا الشخص الاکبر بریه فانه لما
عرف رب حق معرفته وتصوره کما ینبغی
من تصویره اکتتمت فی مدبره کتوة شافحة

انقضاء نبوة هامة بنی صلی الله علیه وسلم کس طاهر و
تدلی ساقط بعثت برزه روح ابراهیم علیه السلام کضعف
ظهور برزه مثالیة سے وقت بعثت هامة بنی صلی الله علیه
وسلم کے اور سب سے آپ کے بعد نہ کوئی کامل نبی اور نہ محدث
مکمل کی ملت میں اور نہ منقطع ہوئی نبوت پھر وہ آپ کے نبی تو
ظاہر ہو برزه مثالیہ بت وشتی کے ساتھ اور منقطع ہو گئی نبوت
بالکل اور افاضہ ہو علوم اور معرفتیں اجمعی طرح اس واسطے کہ اکثر
طور پر عقدة تھے مثال میں تحقیق شریف اگر تم چھو کیا
حکمت ہو کہ نہ سابق میں حضرت آدم علیه السلام کے بعد لوگ نہ
ذہن متوسط بہا سیرت سے کسی اس وقت ارتقاء کا استنباط
نکلیا کہ قلیل دیون اور نہ علوم محاضر طبعی و انبی انکو
حاصل ہوئے مگر شاذ و نادر کو یاد جو دیکھتے ہیں بڑی
پائین اور فکر و غرض بہت کے پھر بعد حضرت ابراہیم
علیه السلام کے بخوڑی بخوڑی بڑھتی گئی یونان
وروم و فارس و بنی اسرائیل اور مغرب
اور عراق اور عرب میں یہاں تک پیدا ہوئے ہمارے
حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم پھر تو علوم کدیا
روان ہو گئے اور ان سے علوم حکمیہ کے چشمے جاری ہو گئے اور فونادیمہ
اور محاضریہ اور علوم شرعیہ ایسے کہ بنی انتہا پہ نہ صد
میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکی ایک تلی عظیم ہے جس سے
سب کائنات اور زمینیں پر ہیں اور اسکی تحقیق شخص اگر
کا اپنے رب کو پہچانے پس حبیب اس اپنے رب کو
پہچانا جیسا اس کے پہچانے کا حق تھا اور اس کا
تصور جیسا چاہیے اس کا تصور کہ تا تو اس کے
مدد کے میں ایک صورت عالیہ تنقش ہو گئی

تحتی جلال اللہ و عزہ علی وجہ و ہذہ الصوق
 دامت مادام الشخص لا کبر و ہی منطبقہ علی
 اللہ و حاکمیتہ لہ اتم حکایت و فقہاء فی نفس
 الامم ثم لما وجدت العناصر والاقلیة الطبیعة
 الکلیتہ کانت ہذہ الطبیعة محفوظہ فیہا کان
 لحفاظ الطبیعة الارضیة فی المعدن والنبات
 والحیوان والانسان کانت خواصہا مقتضیاً
 تخاصر قواہا ایضاً محفوظہ بالتحفاظ نفسہا ثم
 لما وجدت المعادن والنباتات والحیوانات
 والانسان کانت طبائع العناصر والاقلیة
 محفوظہ فیہا ولیست ہذہ الاکملہ بالظہور
 خواص الاقلیة وحركاتہا العناصر وطبائعہا
 وکانت طبیعہ کلیتہ بہا معہا من القوی محفوظہ
 فی الاقلیة والعناصر کل ذلک من الانسان وجدت
 فواحدة وجوہہ نفسہ واستمر تحققہ محققہ بربہ
 الا انها فی محجب کثیری اذ لو نفس الانسان غرضہ
 لظہور حکمہ کل طبیعہ من طبائع الامہات الموصوفات
 وبقدار طبائع تلك الصور ینقص صفاتہا
 ینقص حکمہ نقطة التمدد الذی هو الحبل اللدنی
 بہ عرف ربہ فتلك الحجب المتراکمة بعضها فوق
 بعض فمن ذرق التنبیة بحقیقۃ الحقائق و عرف
 انفسارہا الی الطبیعة الکلیتہ واخراتها فتمثل
 نور اللہ عندہ کمشکوۃ فیہا مصباح المصباح
 فی رجاجة الآتية استنار الحجب کما ہا نور الاصل
 استضاءت بضوہہ وکانت لہ فی مدنیۃ الاعلیہ

جو یاد اللہ تبارک تعالیٰ کا جلال و عجز اس کے شایان ہے
 اور جب تک شخص اکبر ہے تب تک یہ صورت قائم ہے
 اور وہ اللہ تعالیٰ پر منطبق ہے اور اسکی پوری طور پر یاد دلانے
 والی اور نفس الامر کے بہت موافق ہے پھر جب پیدا ہونے
 عناصر اور اقلیہ طبعیت کلیہ میں قویہ طبعیت کلیہ محفوظہ تھی
 اس صورت میں اس طرح جیسی طبعیت اضیہ محفوظہ ہے
 معدن اور زمینگی اور حیوان اور انسان میں اور ان کے خواص
 اور مقتضیات اور قوا بھی محفوظ ہیں ساتھ الحفاظ
 اپنے نفس کے پھر جب پاس کے لئے معدن اور نباتات
 اور حیوانات اور انسان تو طبائع عناصر و اقلیہ
 ان میں محفوظ تھے اور نہیں یہ مگر مانند مرابک کے واسطے
 ظہور خواص اور حرکات اقلیہ اور عناصر اور اسکی طبائع
 کے اور طبعیت کلیہ مدنیۃ قوا کے اقلیہ عناصر میں محفوظہ
 تھی تو ہر فرد انسان کے اصل دل اور جوہہ نفس اور ہیاں
 تحقیق میں پیر کے معرفت تھی مگر بہت پیدوں اور حجابوں
 میں اس کے کچھ نقصان برپا ہے جو کہ طبعیت کے طبائع
 امتداد و تداویس اور بقدر منتقش ہواں صورتوں کے نقصان جاتی ہے
 صفاتی اس میں نفس انکی اور پوشیدہ ہوتا ہے و کلمہ نقطہ کی کا وہ تہی
 جو ایک ایسی سی دیکھ اسکو بکری پانی و کوبوچان کے میں ہی حجاب
 کہ ایک سر پر پڑی ہو میں تو جس شخص کو نصیب ہو گیا تہیہ
 حقیقت الحقائق پر اور حجاب لیا اس نے انفسار مدنی کا طبعیت
 کلیہ اور اسکا جزا کی کھڑی ہے تو اسکو دیکھ اللہ کے نور کی شال
 ایسی ہے کہ جیسے ایک چراغ روشن شمشیر کی قندیل نہیں
 ہو کہ کل حجاب نور اصل سے اور اس کی روشنی سے روشن
 نہ ہو گئے اور وہ حجاب اسکو معرفت الہی میں غیب ہو گئے

ومن لم يزد في التوبة لها لم يصرف نفسا هاتمت
ظلمات المتركة كظلمات في بحر لحي نيفها موج
من فوقه موج من فوقه سحاب الانية و اذا
تمهد هذا فاعلم ان بقدر اعداء المعداد تظهر
هذه النقطة وتثارها وكما كان الاعداء والاف
كان ظهورها صرح وابين ومن المعدات
الملاء الاعلى ولست اعنيهم الملاء كقطيل
اعظمهم واشبههم نفوس الكمل حين طهرت
عنها جلا بديك بدلها الكثيفة فكل من مات
من الكمل يحيل الى العامة ان فقد من العالم
والله ما فقد بل تجهم قوتى كمل سيد من
سادات الملاء الاعلى بوقوعه في الحجة المتركة
والوصول الى هذا التدلي فيدل خل موج من هذا
التدلي في شجرة هذه النفس فهتله النفس المعقبة
الله ثم موج الموج الى هذا التدلي فيحقق لهذا
التدلي تدلي آخر الى ما يلي النفوس البشرية
المحبوسة في اجسادها وبعيد العالم لتقريب فاخته
المعرفة على تلك النفوس وهكذا تتركها انوار
الملاء الاعلى وتزليلا على اعداءها بعضا الى الاعلى
وبعضها الى اسفل وبعضها بين هذا وذاك
حتى امتلاء البحر الذي بين ارض هذه النفوس
وبين سماء تلك المعرفة فلذلك يلقون معرفتهم
في اخر الزمان اسرهم ما يكون واصلح ما يكون
والى هذه الدقيقة اشار النبي صلى الله عليه وسلم
حيث قال اذا قرب الزمان لم يكل ولا يمل من

من مضر او من خض كون نصيب هو اتنبه حقيقتا انما ياتي
اور اسے بجانا اس کے انصار کو اس کی سخت تارک کو کی مثال الی
جیسے ایک گھر و دریا کی اندھیر مائل تھیں بڑے مارتی ہے اس کو لہر
لہ اور اس کے آگے ہے جب یہ تہید بولی تو جان چاہیے کہ عدو کے
شمار کے فوق یہ نقطہ ظاہر ہوتا ہے اور اس کے آثار ارجحہ رکھ
اعداد بہت ہو گئے آسانی ظہور بھی جریح اوطا ہر ہو گا اور دنیا
میں سلاطین اعلیٰ و سہلین اور میری مراد اس سے فقط فرمائیے
نہیں بلکہ جو نفوس کا بلکہ اعظم عدو شہد ہیں ان کی معرفت
ان کے بدن کثیف کی جاویرین تار دلی جاتی ہیں تو جب کوئی
کاملین میں سر جاتا ہے تو عام لوگ جانتے ہیں کہ وہ عالم سے
گم ہو گیا خدا کی قسم وہ گم نہیں ہو واپس ہر تار اعلیٰ کے
ہر سردار کو حجاب مٹ کر قطع کرنے اور اس نہ کی کی طرف
پہنچنے کی توفیق دے جاتی ہے پھر اس نہ کی کی ایک موج اس نفوس کے
شرجہ میں داخل ہوتی ہے تو نفس اللہ کی معرفت سے بچتا ہے
وہ موج اس نہ کی کی طرف خود کرتی تو پھر ختم ہوتی ہے اس
قد لی کے اس حیرت کی طرف کہ قریب ہے ان نفوس بشر کے جو
اجسام میں ہے اور آمادہ کرتی ہے عالم نفوس بشر پر معرفت کا
افاضہ کرتی تقریب کیا سطر کی سطر کی موجود کر کے اس طرح
مترکم بچتے ہیں انوار ملاد اعلى کے اور بڑھتے جاتے ہیں اعداد
ان کے بعض قریب علی کے اور بعض اسفل کے اور بعض ان کے درمیان
بیان تاکہ پڑھو جانے جو ان نفوس کے زمین اور فوقت آسمان بھی
میں ہے اور اس لیے سطر کاملین کی معرفت آخر زمانہ میں پہلے سے
زیادہ سیرے اور صرح ہوتی ہے اس رقیق کی طرف اشارہ
فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ فرمایا

مخطی ای اذا اقتر بھن القیمة وکذا لک فی الطبیعة
العشریة علوم الارتفاقات الانسانیة موضوعة
بل ارتفاقات کل نوع بل احکام جمیع النفوس و
الانواع فکل من برع فی استخراج الارتفاقات انما
استطاع الجود مما هنالك واذن استخراج هذا الفیض
فی قلب متوجع عاد الی منبع عظمی لکن الطبیعة
بحسب هذا الکمال تدلّی الی سائر النفوس المتوجع
وستعمل انطباع تلك العلوم واذات هذا المبادی
لا یفقد هو راہ ابرار عنہ ولقدہ التوجع بل کل
ذلك لجماله وافر هذه النفوس بعد بعضها
لبعض ونسبتھا فی الطبیعة الانسانیة المتجسد
فی المثال فیکس واحد كنسبة القوى والصو
الخیالیة فیکان المقدمات الفکریة تعد فیضاً
النتیجة فکذا هذه النفوس الزکیة تقدل کل عی
للناس وهذا الملقب واحد متوجع لانا فی القیمة
مشهدت تدار بیل الوجود جمیعھا
تدور کما دار الدجی المتماثل

مشاہدہ آخری علی الجمل متوجع
قبل قبور علیہ الصلوٰۃ والسلام الوریثہ حاضر
ظاہراً ما بل انفق بصر روحی ذرا بیتہ علم لھو
وآوا ان تاثر نفسیہ تاثر افکان ذلک الاثر
حاکماً عنہ فیو ما تو جہت الیہ ونفسہ ملوئی
من الشوق الی ظہور الحقیة ما خصصت بہ من
معارف ملو تبیل الجود واستباط معارف التشریح
من قبل تفتیش حال النفوس فاصقت نفسہ

الشہادۃ الی الخیر

حسوت زمانہ قیامت قریب تو مومن کے کوئی جہت ہو گئے اور
اسی طرح طبیعت عرشہ بین علوم ارتفاقات الانسانیہ موضوع
بین نہ ارتفاقات ہر نوع بلکہ احکام جمیع نفوس ہر کوئی
استخراج ارتفاقات میں کامل فائق ہوا اس نے ہیں سے
فیض پایا اور جب فیض کے قلب میں اسے ہو گیا پھر وہ
کیلئے منع کی طرف تو ظاہر ہوا واسطے اس طبیعت کے
بوجہ اس کمال کے تدلی طرف تمام نفوس شہر کے اور اس
ہو گیا ان علوم کا نقش ہونا پھر جب مراتب وہ کامل
وفاقی تو کم نہیں ہوتا وہ اسکا کمال و فضل اور نہ
وہ شہرہ بلکہ سب بحال خود ہستہ میں اور ان نفوس کے بعض
اور وہ بعد ہوتے ہیں بعض کی واسطے اور اسکی نسبت شخص ہر
کیا سمجھ طبیعت انسانیہ میں جو متحد فی المثال ہے ایسی ہے
جیسے نسبت قوی اور جہد خیالیہ کی اور جیسے مقدمات فکریہ
معد ہوتے ہیں فیضان نتیجہ کی واسطے اس طرح نفوس کے بعد
ہوئی ہیں تمام آدمیوں کی پاک و صفائی کی واسطے اور یہ معرفت
معانی میں سے ایک معانی ہے جو قصبہ لامبہ میں ہے اور وہ ہے
مشاہدہ آخری علی الجمل میں جب متوجع ہوا
روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو آپ کو حاضر
ظاہر دیکھا یا یہ کہ میری روح کی آنکھ کھل گئی ہے تو آپ کو دیکھا
ہے جیسے آپ ہیں اور یا میرا نفس متاثر ہوا ہے آپ سے
اور یہ اثر حاکی ہے آپ کا سوا ایک روز میں متوجع
ہوا آپ کی طرف در حالیکہ میرا نفس شوق
سے بھرا ہوا تھا ظہور حقیقت اس شے سے
جس سے میں خاص ہوا یعنی معارف مراتب اور
استباط معارف شراہیہ قدمہ یافت حال نفوس تو میرا نفس

شہادت تاجہ الوریثہ + تدور کما دار الدجی المتماثل

بنفسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام واما لا یتہلک
 تبدل العلوم وثلج البہار ویا فیض علی نظر
 الحق فانه شئ خصص بہ البقی صلی اللہ علیہ
 وسلم من الانبیاء لما بینا من ہیکل التبدلی
 واختصاصہ وانتقالہ بانتقالہ للناسوت
 فوجهت الیہ شد توجہ فانطبع لون هذا
 المنظر فی نفسہ عرفت حینئذ نفسک انہا یظن
 الیہا اللہ تبدل الحق وتعالی وثقنتان من خواص
 هذا النظر هذا الرجل لا یجاس فی مکان
 ید کفریہ الہ امتیعة السموت والارضون
 لاسیما اجزاء الارض الی السفلی اجزاء الجحی
 الی السماء السابعة بل العرش وانہ اذا استمكن
 من الرجل صا قبطا وقطنت عند الافاضة
 انہ لیس انطبعا کھیتہ الانطباعات بل دخل
 فی جوہر الوجود ویدن النفس ہو تبدل الی النور
 کھیتہ اهل الملک السافل ورایتہ ینبع من قبریہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ینوع الخلق **مشہل**
آخ ینما انما اصلہ بنی الخلق فیصلہ البقی
 اللہ علیہ وسلم بن المیز والقبول فی الستر اللہ
 استقدت اصلہ وحقیقۃ الکعبۃ وهو قرب
 الدعا الی علیہ فخر العبادۃ فقطنت حینئذ مراد
 البقی صلی اللہ علیہ وسلم من قوله اما السجود
 فاجتہل وافی الدعا وقوله لبعض اصحابہ اعن
 علی نفسہ انما یأثر السجود فہذا القرب الی حیل
 الی الدعا وانظر رحمہ اللہ

الشاہدۃ الثالثہ

انحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک نفس کے قریب من
 علمو کی خوشی اور سرور سے بھر گیا اور ایک نور بھی افاض ہوئی
 نظر حق وہ ایک شے جس سے خصوصیت ہے انحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کو کل نبیوں سے سببیت اس سبب کی کہ
 جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کا خاص ہونا اور انکا منتقل
 ہونا اسوت کی طرف انکے منتقل ہونیکے ساتھ تو میں بہت
 شدت سے توجہ کرتا تھا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 تو میرے نفس میں منطبع ہو لیا اس نظر کا تو پچا نا میں نے
 کہ گویا میرے نفس پر اللہ تبارک تعالیٰ نظر کر رہا ہے
 اور یقین کیا میں نے کہ اس نظر کے خواص میں سے ہے
 کہ ایسا شخص جس مکان میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر تو اسکی
 پیروی کرتے ہیں سب سہاں اور زمینیں خصوصاً اجزین
 کے نیچے تک اور اجزاء کو کے ساتوں آسمان تک بلکہ عرش
 تک زدہ جب قرار پکرتے تو قطب ہو جاتے اور دینور پانچ کیا
 کہ یہ منطبع ہونا اور انطباعات حبیبانہیں بلکہ اصل ہے جو روح
 طبیعت نہیں اور اسکی زیر و سطو ایک ایسا نور ظاہر ہو جیسا موت
 ال ملار اسفل کے اوپر اور کھلا کھلا ہو سور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبب
 چشمہ کی مانند شدت سے جوش کرنا اور مشہد آخر کی زیر و سطو
 پھر رہتا تھا اگر سور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین بن کر رہے ہوتے
 مقدس کی کیا کیل کیل نہ تھی کی محیر اسکی صلا کہ شہر کی جتنی جگہ
 جیسا استفادہ کیا اور قریب ملار علی اور اس عبادت کی توجہ سے دریا
 ہوئی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آیت شریفہ جو اپنے درانی
 اما السجود فاجتہد فی الدعاء اور جواب نے فرمایا اور جس
 صحابہ سے یعنی علیؓ تک سب سجد میں بقرہ عمل
 نہیں تو انکا ساتھ دعا کے تفسیر اور بارگاہی الخ الخ لایطالع کے اپنے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

الحبيب فتح على عقيب ذلك التذلي الاعظم
فرايته غير متناه الا جوارا رايته نفسه غير متناه
ورايته قابليت غير المتناهي غير المتناهي في ابتلاعه
كله لانه عارضا مقادير في جرحته في نفسه
وتحتيت من عظمها وكبرها سوية ثم سهر
عنى فاذا انا من من النور يكثر على من فراقى
ومن تحت عن يمينه عن شمالى بل رايته يمينه
من قلوب عينى يدي وسا ارجوا حى وجوا حى
فكان هذا آخر هذا المشهد مشهده آخر
غاب على الهيكل المتالى والحقى حقيقة روحه
صلواته عليه وسلم مجرودة عن الالبسة الدنية
لبسها حتى بعض اجزاء النسيمة ووجدتها
حينئذ كما كانت وحدت بعض ارجاء الاولياء
المتقدمين جدا ففحت من رضى صورة متجودة
على شكلها وشاهدت من ان الخراب والشفوخ
والايقدر اللسان على وصفه مشهده
آخر استفدت من صلى الله عليه وسلم
استعت نقس حتى حقت بوراثته بالبردة
المتالفة للتذلي الاعظم التى انتقلت والناقلة
مع انتقال صلى الله عليه وسلم اليه واتصلت
بها وافضيت اليها وخالطها رايته فتجاها
من السجيين احدهما الائمة الاعمم القريب الى
حضرت الوجود الخارجى والثانى نسبة الى الاله
ولا كنية فخرج المذهب الى صاحب المذهب
وهو قريبا الى حضرت الوجود العلمى

المشهدات الواردة في هذا المشهد

المشهدات الواردة في هذا المشهد

اسكن بعد جلوه كرمى مظهر ندى اعظم اسكنى ديكها
اسكى حدى ندين ادمين في نفسى ديكها متناهي ادمين
معا وكما اني ندين كذا في نفسى في نفسى كرمى ديكها
ايضا به جبري نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
اور نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
محبس پوشيده هو كرمى ناسوت مين نورى نجي نجي نجي
جو ميرى ادمين نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
انكهون ادمين نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
اور نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
هو كرمى نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
رسول الله عليه وسلم كرمى نجي نجي نجي نجي نجي
نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
اسكنى نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
ميرى نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
اور نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
وصف نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
الله صلى الله عليه وسلم نجي نجي نجي نجي نجي
لاق نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
منقل نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
مين منقل نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
كرمى نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
انجين كرمى نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
دوسرى كرمى نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي
مذهب كرمى نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي نجي

سمیت حیثیہ بالزکوٰۃ ویاخذ فی العلم عن حیثیہ
 ان من خالطها وفضلا علیہا کمخالط اقصیت
 ای دخلت فی جوہر وحوہر کمثل دخول
 الیلاہ شئت فی جوہر النفس بان تشرح البقعة
 اللہ جبل علیہا الانسان بہ فمن شعیب مقامہ
 المحمدیۃ والوصایۃ والقطبیۃ وامامۃ الطریق
 ان ینکون کلمۃ باقیۃ فی عقبہ والسر عمیق فتنہ

مشہد داخل قسٹ بین ید یدہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سلمت علیہ وتلففت متضرع الذی
 روحی الیہ فیرق منہ بارق وتلقیہ روحی تم تلقیہ
 فی لمحۃ واحداہ واقرب من ذلک فتعجبت من سرعۃ
 تالیقہا والرحاطۃ باصلہا وقرعہا وجمیع ارجاء
 ہا فی آن واحد بل قل من آن ذلک البارق تجلی
 الحبل الممدود الذی شدک بہ للعالم بآسۃ فرایت
 ہذا الخلد خل فی جوہر وحوہر واصل ہذا
 الحبل الممدود التالیق لہا حبل الفایض الملیح
 الذی تھبیلہ للعالم بآسۃ وفق عمل تدبیرات
 التفصیلیۃ الیہ ہا تقوم العالم ووطنہا ہذا
 الحبل هو حقیقۃ الحقیقۃ المحمدیۃ ترواہ قطب

مشاہد آخری سئل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بنفسہ وبتلی بیک فان انا
 لیسید وتلمیذہ بلا واسطہ بینہ وبتلی خالطانہ
 الانی صلی اللہ علیہ وسلم وحوہر المکرمة فعرفنہ
 بہا اذ معفرۃ لمفیض قبل الافاضۃ فعتدو

الشاہدۃ السابقۃ واللاحقۃ

الشاہدۃ السابقۃ واللاحقۃ

اور سوقت میں نام رکھا گیا کہ اور آخر قراط العلم اور سوقت میں
 جانا کہ جو خطوط ہوا اس برف سے اور پہنچے اسے جیسا کہ میں نے
 اور فائز ہوا یعنی داخل ہو گیا اسکی جو ہر جہ میں مانند داخل ہونے
 یا وہاں شئت کے جوہر نفس میں اس طرح کہ کھل جاتا ہے
 جیسے انسان مجول ہو جائے پس اس مقام کے شعبہ میں محمد دیت اور
 وصایت اور قطبیۃ اور طریقت کی مانند اور حال ہوتی ہے
 بات کہ جو حاکم کلمہ باقیہ اپنے بعد اور سر رکھیں اس پر سر کو
 مشہد آخر میں استاد ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اور سلام عرض کیا اور کہا عجزی سے آپ کے حضور میں
 ہاتھ اور اپنی روح کو آپ ملا دیا اور آپ اس پر چکا کہ میری
 روح نے بہت اچھی طرح اس سے ملاقات کی ایک لمحہ بھر کے
 عرصہ میں یا اس کے قریب میں نے بہت تعجب کیا کہ کس قدر روح
 جلدی ملاقات کی اور اصلی و فرع تمام اطراف کو محیط ہوا ایک
 آن میں بلکہ ان سے بھی کم میں وہ نور ایک تجلی ہے اس میں
 محدود کی جس تمام عالم بندھا ہوا ہے پس میں نے دیکھا کہ تجلی آپ
 جو ہر روح مبارک میں داخل ہے اور اصل اس میں محدود کی تدبیر واحد
 جو فائض ہے اس میں ہر شے کی تفصیل تمام عالم ہے اور فرع
 اس میں محدود کی تدبیرات تفصیلیہ ہیں جسے عالم قائم ہے
 اور میں دریافت کیا کہ جیل محدود حقیقت محمدیہ کی حقیقت ہے
 اور اسی پر قطب محمدیہ اور نبی مکرم کو حصہ ملا ہوا اللہ اعلم
 مشہد آخر میں جبکہ سالک بنایا خود آپ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ میری تربیت فرمائی پس میں
 اویسی ہوں اور شاگرد ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 بلا واسطہ کہی اور یہ بات کہ آپ اپنی روح مکرر مجھ کو کھائی
 اس مجھ عارف بنایا کہ کس قدر فیض کے فائز ہوئی تیرے ایک کی

صلی اللہ علیہ وسلم عرف الشیاء حتی المحسوسات
ثم کان اول تسلیم لہ افاض علی تخلیاً من تخلیاً
الحق وهو الذی برزہ مثالیہ بوجودہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقبیل هذا التخلی یحوط روحی
واستغرقت فیہ وقینت ثم تحققت یہ وقینت
ثم افاض ثانیاً تخلیاً آخر هو اصل هذه البرزہ
المذکورة وهي نقطة فردة جذراً وفعال الحق
فی العالم واصل تدبیرات فیہ فقبیل الیضا
فینیت فیہ وقینت یہ ثم افاض ثالثاً نقطة
الذات مع لون من الحیوت فقبیلها فینیت
وبقیقیت ثم افاض رابعاً نقطة منعقدہ فی
الروحانیات ہاندا لمرج الفہایة فی الملبایة فقبیلها
فینیت وبقیقیت ثم عرف فتلک نقطة مرآة
السمو وکیفیاتها محادیة لتلك نقطة الروحانیة
کانہا فی فطن من من فطن منہا قوی علی التاثر
والتلمیذ وھو شہید الغم والحق لا اقول
عزم شیء او جرات علی شیء بل نفس العزم والجرأة
فتم الصعود والهبوط وهذا هو السلوک المختصر
الذی یناسب لکذب وھو لا شہد بحال
الانبیاء صلی اللہ علیہم وسلم **مشہد**
آخر اعطانی اللہ سیحانہ شجاعتاً من طریقہ
فی السلوک بواسطۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ویا شہد اعطاء روحہ الذمیۃ والظن
علی حقیقۃ هذا الشہ الذی اعطانی فحرفتها
حرف معرفتہا عرفت انہ شہ منہا لا عینہا

مکر ما عرف الاشیاء یہاں تک محسوسات سے بھی پہنچ گیا
اور وہ وہی ہے جس نے ظاہر کیا سلوک بنانا کہ افاض علی تخلیاً
حق سے ایک تخلی اور وہ وجود رسول اللہ علیہ وسلم ایک بزرگ مثالیہ
پس وہ تخلی میں اپنے جو ہر روح میں قبول کی اور اس میں
مستغرق ہو گیا اور فنا ہو گیا پھر میں تحقیق ہوا اس سے
اور باقی ہو گیا پھر افاضہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو بار ایک تخلی کردہ اصل اس بزرگ مذکور کی ہے
اور رد ایک نقطہ فرد اصل فعال حق کا ہے عالم میں اور
اصل یہ اللہ کی تدبیرات کا عالم میں اسکو بھی میں نے
قبول کیا اور اس میں فنا ہوا اور اس سے باقی ہوا پھر
افاضہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تیسری بار نقطہ ذات کچھ رنگ حیرت کے ساتھ
اسکو قبول کیا میں نے اور فانی اور باقی ہوں میں پھر حقیقی بار افاضہ
نقطہ منعقدہ روحانیات میں اس نہایت کا اندازہ داریت میں ہوتا
قبول کیا اور فنا اور بقا حاصل کی پھر پھر چھوایا محکوم یا پھر میں دفع
نقطہ احوال سمہ کا اور اسکی کیفیات جو مقابل میں اس نقطہ
روحانیت کے ہو گیا کہ وہی ہے تو میں نے معلوم کیا جو اصل
اسکو قوی ہوتا تھا اسکی شاگرد پر اور وہ مشابہ عزم اور جرأت
میری اس سے میرا دھنیں کہ عزم کسی شے کا یا جرأت کسی شے پر بلکہ
نفس عزم اور نفس جرأت میری مراد یہ نہیں ہو گیا صحت اور ہبوط
اور یہ ایک سلوک مختصر و کشادہ ہے کہ اور بہت ہے جو انبیاء علیہم السلام
کے حال سے مشہد آخر عرفنا کیا محکمہ اللہ کے اندر سے اسکی سلوک کی صورت
بواسطۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عینہا کلمہ ہوتی ہے کہ
محکمہ اللہ کی اس شے کی حقیقت یہ ہے کہ وہ نایاب فرمائی اس سے پہنچا حقیقت
تھا اسکی چھ کا اور شے جانا کہ یہ کلمہ حق فی السلوک کی ایک صورت ہے

فانما یحییہ فی

وسا حذرک بعض ما عرفت والحمد لله رب العالمین
بیان حقیقتہ الطریق اعلم الله
 تعالیٰ ائمن علیہن نیتہ من عبادۃ الاولیاء فی ہر لحظہ
 من السلوک و کہ من عارف قد عجز عن ہذہ
 الثقت علی وجہہا کفر بما اطاعہ الله علی ان کان
 راکباً یصل بہا السالک الی الفناء و یبقا فیقول
 اعطانی ربی طریقتہ من الملک و صدق فیما
 قال سبب ظنہ و لکن التفتی ان الطریقتہ لیست
 عبات عن تملک الایمان و لا فکر فی حقیقتہ
 منعقدہ فی المادۃ الا علی تقضی اللہ بہا من
 فوق السموات فی انزل المقضی فی المادۃ الی علی
 فی تقرر ہنا لک ثم یزل الامر علی حسب فی
 الذات لوت فلوہ تعالیٰ داعیۃ فی المادۃ الی علی انزل
 فی الناسوت تمثالہا و کما و مظنتہا مادامت
 موجودۃ فاذا اتممت الطریقتہ واضمحلت الداعیۃ
 لم تبق فی الناس لہا تمثال و کما و مظنتہ و لو اجمعت
 اہل الارض جمیعاً علی ان یبدوا لہا الخاطا لک
 قلنا ان و کما لہا و ما لا یقنن اہلہا و غافلہا
 لم یستطیعوا ان یبدوا مادامت الداعیۃ موجودۃ
 و لو اجمعت اہل الارض جمیعاً علی یقیموا علیہا
 و یصلحوا ما عندہا منہا علی ان فترتہا و اضحیٰ لہا
 لم یستطیعوا ان یقیموا و یصلحوا و مثلاً کذا فی
 السماء لا تزل تنطبع السکالہا فی الجیاض و الجباب
 ایاہا ان لیس فی قوی البشر ان یصلحوا المیاہ عز
 ذلک فتک الذلجۃ ہا الطریقتہ مع ما قضی بہا

اور غرض یہ ہے کہ بیان کرنا کچھ عجز و عجز ہے چنانچہ اللہ
 رب العالمین بیان حقیقتہ الطریق جان لینا
 چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر بندہ میں سے پہلے
 کرنا چاہتا ہے تو اسکو عنایت کرتا ہے طریقہ سلوک اور کتنے
 ہی عارف یہ ممکنہ جیسا چاہتے ویسا سمجھ بسا اوقات اللہ
 تعالیٰ اسکو مطلع کرتا ہے ذکر و فکر پر کہ جس سالک فنا اور
 بقا کو پہنچ جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو سلوک کا
 طریقہ عطا کیا اور وہ سالک اس قول میں اپنے گمان کو کوفت
 سچا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ طریقت اس کو فکر و سعادت نہیں
 ہے بلکہ وہ ایسی حقیقت ہے جو ملاء اعلیٰ میں منعقد ہے کہ اللہ
 تعالیٰ اسکا حکم کرتا ہے آسمان پر سے تو وہ حکم نازل ہوتا ہے
 ملاء اعلیٰ میں اور وہاں پھرتا ہے پھر امر نازل ہوتا ہے جسکے
 موافق عالم ناسوت میں اللہ تعالیٰ کا ایک عیب ہے ملاء اعلیٰ
 میں کہ ہمیشہ ناسوت میں اسکی صورت اور آشیانہ اور جائے
 ہے جیتک ہ وہ وجود ہے احب شیخ ہو جائے طریقتہ اور
 جاتا رہتا ہے داعیۃ تو نہیں نظر آتی لوگوں میں اسکی مثال اور
 آشیانہ اور جگہیں اگر نام اہل زمین میں ہو کہ جہاں میں کہ عدم کی
 اس گلیا کو چھپنے بیان کیا کہ آشیانہ اور جگہوں کی اور ہمیشہ سکون
 اور نگہاؤں سے قائل کہ زمین تو سرگرم نہیں عدم کر سکتے جیتک ہ
 داعیہ موجود ہے اور اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر جہاں میں کہ اس طریقہ کی
 کچی کو سیدہ یا زمین اور سکے گا کو سکون دین تو سیدہ ہا کر یہاں ہا کر
 اسوقت حد درجہ نہیں ہے اور مثال اسکی ایسی ہے جیسے سکر
 آسمان کے کہ ہمیشہ ان کا عکس جو ضیاء اور تالابوں میں
 چرتا ہے کسی بشر کی قوت ہی میں نہیں کہ پانی کو اس
 عکس کے لئے بس وہ داعیہ آتی طریقتہ جب تک حکم ہو

اللہ تعالیٰ بعد فقد قضی لہا الطریقة ثم تشہیر
 ہذا الحقیقة المنعقدة و بیان اجزائہا و ارکانہا
 لا یکن الا لفاحظ شہید لفظ انت و ہا لفظ
 ربی یخبر من مدد السماء الاروی نقول و توسط
 و دخی و من السماء الثانیة قواعد مضبوطہ فکتیب
 و توسطہ تعلمہ و توش کابر عن کابرو غیر ہما الصدق
 و تملایہ الصحن و من السماء الثالثہ لون
 طبعی فقصید طبعیہ و تمیل الیہا الطباع
 و تھیم لہا حمیہ منہم لکیم و نہو نہو نہو نہو
 بناضون و نہو لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 و لاد و الانفس و من السماء الرابعہ علیہ تزویر
 و تشخیر فیکون منہا لکیم لکیم لکیم لکیم
 ہم علما لکیم و امر لکیم و من السماء الخامسہ
 نکابہ و سندہ فلن تری منہا لکیم لکیم لکیم
 بالحن و التکی بالیلا و یولع و عوقب کات
 من الغیب نا لکیم و من السماء الساد سہ
 ہدایہ معظمہ فیکون سبب الہدایہ لکیم و مشا
 للناس الی لکیم و من السماء السابعہ السیف
 الدائم الذی کالندب فی الحجر لا یزول حتی یفرغ
 اوصالہ و تقطع اجزائہ فہذا لکیم سبب
 تلک فی الملاء لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 فینفخ من التدی الی اعظم جذبی فیہا بللہ
 الروح فی الجسد فمن تلک سبب الی کار
 و الکوار و تزیی بذ لکیم لکیم لکیم لکیم
 الالہیہ و اناء لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم

اللہ تعالیٰ کا واسطہ کسی بند کے کچھ شریع اس حقیقت منقذ
 کی اور اس حقیقت کی اجزا اور اسکے ارکان کا بیان ممکن نہیں
 مگر واسطہ ہیں اذیر فہم کے اور وہ جو مجھے میرے سمجھا یا ہے
 وہ یہ ہے کہ آتی ہے آسمان اول کے ذریعہ جلیں اور توسط لکیم
 لباس اور آسمان دوم سے قواہی منضبطہ روح لکیم جاتی ہیں اور
 جاتی جاتی ہیں اور نقل ہوتی جاتی آتی ہیں بزرگوں کو بزرگوں سے اور قیر
 باقی ہیں لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 لون طبعی و طبیعت ہو جائے اور اسکی طرف طبیعتیں تامل ہوتی ہیں
 اور لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 نہیں اور لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 کی طرح دوست رکھتے ہیں اور آسمان چہارم سے علم اور قوت
 لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 اور آسمان پنجم سے غلوپ کرنا اور شدت کیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 لباس لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 غیب سے اسکا دکھائے اور آسمان ششم سے ہدایت لکیم لکیم لکیم لکیم
 سبب فی لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 آسمان ہفتم سے شرف دائمی لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 جتنا کچھ لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 میں اکمل جاتے ہیں اور ان کا ایک جسم ستوی بن جاتا
 ہے پھر اس جسم میں تدری اعظم سے ایک جذبہ بھونکا
 جاتا ہے کہ وہ بتدریج روح کے ہے اس جسم میں ہیں جو
 شخص لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم لکیم
 اور اس لباس سے بڑھتا ہو سائل ہوتی ہے
 اس کو رحمت الہی اور آتے ہے اس کو جذبہ اور
 اور شہ

کافوا من علماء الحديث فترتب شئ سکت عنه
 الثلاثة في الاصول و ما تقر صون النقي و دولت
 الاحاديث عليه فليس يد من ثبات و الكل قد
 حنف مشهور اخر ما بين قد صل الله
 عليه وسلم و منبر روض من رياض الجنة كما
 ورد في الصحيح ما تية ذلك فاشهدنا من الاخبار
 الرابعة على كل نور و ان من صل هذا الحديث
 في بحر النور و ان يلقى كماله تية فان الانسان
 اذا صار محبوبا ي دخل في جوهرة هبة هذه
 البررة المتالفة او هذه النقطة النورية فكا
 منظور الحق و الملائكة و ساجدين و كل
 مكان حافية انقذت و تعلق به همم
 الملائكة و انساك اليه افواج الملائكة و الخ
 النور الاصبها اذا كانت همته تعلق به هذا
 المكان و العارف الكامل معرفته و حاله همته
 محل فيها نظر الحق يتعاون باهله و طائفة
 و نسبه و نسب و قبل بته و اصحابه و شمل الممال
 و احواله و غيرهما و يصلحها من ذلك فتنز
 ما تزاك من ما تزعيم مشهور اخر
 استاذنته صلى الله عليه وسلم و قد ما رده
 علماء الحرمین علی بعض الصوفی فلم یاذن
 لحواریت العلماء العالمین دفع علیهم
 المستغلیین بنوع من التصفیه الناصری
 للعلم و الدین اقرب الیه و انما و احب عنده
 من هؤلاء الصوفیة و انما کافوا اهل الفناء

المتن

المتن

جو علمائے حدیث سے ہیں کیونکہ ایک ہی جہیز میں ہر
 امام اور صاحبین نے اصول میں نہیں بیان کیا اور ان کی
 تفسیر کی ہے اور حدیثیں انہر و لالت کرتی ہیں تو انکے اثبات
 ضرور ہے اور سب مذہب میں مشہور
 در میان منبر مکرم اور روضہ منصور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے
 جیسا کہ آپ صرح حدیث تشریف میں موافقت اسکی
 تو یہ ہو کہ ہم نے مشاہدہ کیا اس کا و سب نور و
 فانی ہے اور جو وہاں نماز پڑھتا ہے وہ دریا نور میں
 مستغرق ہو جاتا ہے اگرچہ وہ التفات نکری اور لیت ہے
 کہ یہ انسان محبوب ہو جاتا ہے یعنی اسکے جو ہر روح میں
 یہ برزہ متالیہ یا یہ نقطہ تدیر یہ داخل ہو جاتا ہے تو
 اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو جاتا ہے اصل انا علی کیا اسطے
 ایک عروس جمیل بنیانا ہے جس مکان میں جاتا ہے ملا علی
 اسکے ساتھ شفقہ اور تعلق ہو جاتے ہیں اور ملائکہ کی توجہ
 اور انور کی وجہیں اسکی طرف علی آتی ہیں حضور صاحب اسکی
 ہمت تعلق ہو اس مکان معظم کی طرف اور جو کمال فخر
 و حال میں تہ نامی اسکی ہمت میں نظر حق نمود کرتی ہے اور
 جو علاقہ رکھتی ہے اسکے اہل اور مال اور گھر اور نسل و نسب
 اور قرابت اور یار و کسبہ ساتھ شامل ہوتی ہے مال اور غرہ
 کو اور اصلہ لگاتی ہے اور اسی سے مکمل اور غیر مکمل سیرت
 متمیز ہوتی ہیں مشہور اخر میں اجازت جہاں سوال
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں جو علماء از میں سے بعض صوفیوں
 اعراض نہیں تو چکو اجازت بدی اور میں نے دیکھا
 کہ علماء عالمین کچھ علم وافر سے مستغلیں تھے بعض سے اور علم وافر

کے ہیں انکے ہمت و توجہ میں ان صوفیوں سے اجازت حاصل
 کہ انکے ساتھ شفقہ اور تعلق ہو جائے اور انکے مال و غرہ و نسل و نسب
 و قرابت و یار و کسبہ ساتھ شامل ہوتے ہیں

العلماء العالمین دفع علیهم
 المستغلیین بنوع من التصفیه الناصری
 للعلم و الدین اقرب الیه و انما و احب عنده
 من هؤلاء الصوفیة و انما کافوا اهل الفناء

والبقاء والجدب الناشئ من جهة النفس لئلا يطغى
والتوحيد غير ان الله من المقامات الشاخصة عند
الصفية بمان هذا الجمل ان هناك طريقتين طريفة
انتقلت الى الخلق بانقلاص صلى الله عليه وسلم
بالوسائط وهي ترجع الى تهذيب الجوارح بالطاعة
والقوى النفسانية بالذكر التركية وحب الله
والحب صلى الله عليه وسلم الى تهذيب الناس
نشر العلم والبر بالمعروف ونهى عن المنكر
سعيان مما يقيم الناس عاقبة طاعتها سبب هذه
المد كودات وطريقتين اللذين عبده من
حيث اوجده فوجدوا فاضل فاضل في هذا
واسطة اتصال من سلك في هذه فاعاشوا
اثبتة بحقيقة ان اولين في ضمن هذا التنبه
بالحق ينشعب من ذلك الفناء والبقاء و
الجدب والتوحيد وغير هؤلاء من الطريفة
الثانية انما ليست عند النبي صلى الله عليه وسلم
بهيبة ولا مرغوبة رقة عليه الصلوة والسلام
عنوان فيض ان الطريفة الدال وحمل الله في
الحق وكر العبادية بافاضتها ومظنة لظهورها
والاشياء يتفاضل فيما بينها بجهود ووجه
ان اعتبارها بما هي في طرف الوجود العام الذي
لا يواد درجة الا احاطها حصلت ذلك الوجه
التي يقيم بها التفاضل وكان الفضل دائرا
فيها والمنافسة منقسمة بينها وان اعتبارها بمقتضى
الى سبب هذا ضحل الفضل من وجه وبقي

الدرقاء اور جہود جو ظہور کرتے ہیں ناطق سے درویدہ غیر کہ
جو صوفیہ کے نزدیک عالی مقامات ہیں میں بیان اس کے ہے
کہ یہاں دو طریقے ہیں ایک طریقت توحید و کفایت کی طرف
انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالوسائط اور دوسرے
طرف تہذیب جوارح کی عبادت اور قول نفسانہ کے کہ اور
تزکیہ اور جہاد اور حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لوگوں کی
تہذیب کرنی شمر علم اور امر معروف و نہی منکر سے اور لوگوں کے
تقع رسانی میں کوشش کرنا ہے اور جو ان مذکورات کی مشائخ
اور دوسرا طریق یہ کہ اللہ اور اس کے بندے میں یہ کہ جہاد
اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا ویسا اس نے پایا اور جو افاضہ
کیا اس کو پہنچا اور اس میں اصلا واسطائیں ہیں جس سے اس کو کیا
اس طریق کا اسکا حال یہ ہے کہ وہ شخص مرتبہ پہنچتا ہے اسی
اور اس تہذیب کے ضمن میں حق سے اور اس سے متشبہ ہو جاتا
اور بقا اور جہاد توحید وغیرہ اور ہماری گفتگو دوسرے طریقہ
میں ہے کہ یہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عالی
ہیں اور نہ مرغوب ہے آپ کے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
عنوان ہیں فیضان طریقت اول کے اور اللہ نے آپ کو ارادنا
ہے آشیانہ اپنی عنایت کا اس طریق کے افاضہ اور اس کے طور
کے واسطے جائے تفرک ہے اور آشیانہ آپس میں فصاحت لکھے
ہیں ایک جہ سے نہ دوسری وجہ سے اگر تو اعتبار کرے
اس سے کہ طرف وجود عام میں ہے ایسا کہ سب جہات کو
محیط ہو کسی کو محدودین تو حاصل ہونگے ایسی وجہیں کہ
جس کے قائل واقع ہو اور ہوگا فضل اور نہیں اور منافست
منقسم ہوگی زمین اور اگر تہذیب کرے اس کو مضاف سبب
داخل کی طرف تو ایک وجہ سے فضل جہاں ہے گا

من وجہ فکان احدا لاشیاء علیہم الفضل اعملا
 نعم لما انتقل هذا النور الى الناس انتفع
 السالكون بكلی الطریقین اهل الجن بالانفس
 التبتة الاحمالی علیہم سیدہ النور فاشتهت
 علیہم المعارف وذلک تری اخرقا بقدر
 معارفہم من الكتاب والسنة واهل السلوك
 باجہاشہم الى هذا النور واندلجہم فیہ فہم
 یفتد برفان المسئلة حقیقة **مشہد اخر**
 اهل حق لہو ان الشیخان رضی اللہ عنہما افضل
 من علی کرم اللہ وجہہ مع انہ اول صوفی
 واول مجتہد واول عارف فہذہ الامت
 لدری ہذہ الکلمات فی غیرہ الاخیلا من قبل
 التطفل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلت
 ہذہ المسئلة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فاطہر علی ذلک ان الفضل لکے عند النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم ما یجوز علی تلمذ امر الدنوق
 کا شاعة العلم وشیخہ الامام علی الدین واولیائہ
 واما الفضل لرحمہم الخ اولی کا یجوز الفتاوی
 فلیس الا فضل جزئی من وجہ ضعیف و
 الشیخان کا نام من المجتہدین الاول حقانی راہما
 بمنزلۃ فوارۃ ینیم منہا الماء فالعبادۃ الخجلت
 بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہرت جینہا فیہما
 فہما بحسب کمالہما بمنزلۃ العرض الذی لیس
 ہوا قائما بل من عسی متمما للحق فاعلی کرم اللہ
 وجہہ وان کلن اشراف الیہ بحسب التنب

الناہلۃ النانیۃ

اور دوسری وجہ سے باقی رہیگا اور احدا لاشیاء کو فضل
 اصلا نہ بیگا یا ان یہ بات ہے کہ حسیہ نقل ہو تلمذینو طرف
 ناسوت کی تو دونوں طریقوں سے سائلوں کو نقل ہوتا ہے
 اہل جذب پر تو انفسا ترقیہا جالی کا ہو ایسی اس نور
 تو انہر کھل گئیں معرفت میں اور اسی سبب سے دیکھتے ہو عارفوں کو کہ
 اپنی معرفت میں کتاب اور سنت سے مطلق خلا رکھتے ہیں اور اہل
 سلوک اس نور سے شغف کرتے ہیں اور انہر ذکر کرتے ہیں اور اس
 نور میں مستغرق ہوتے ہیں اور اس سے قوام پاتے ہیں پس عذر کر دو کہ
 یہ مسئلہ دقیق ہے **مشہد آخر** کیا تم جانتے ہو کہ
 شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کس نے انصاف سے حضرت علیؑ کو
 وجہ سے باوجود دیکھتے حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ اس میں اول
 صوفی اور اول مجتہد واول عارف ہیں اور یہ سب
 کمال اور میں نہیں مگر طیل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لطیف ترین ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
 تو عجیب ظاہر ہوا کہ فضل علیؑ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 وہ ہے کہ راجع ہر طرف ہر وقت کے اور پورا پر ایسی غنا علم کی اور
 اور لوگوں کی شجریں کی طرف اور جو اسکا مناسبت اور فضل
 کہ راجع ہر لیت کی طرف جیسے جذب فنا و ذہ فضل جزئی ہے
 اولیائہ سے ضعیف ہے اور شیخین رضی اللہ عنہما اول سے کم کیا ہے شیخ
 یہاں تک کہ میں انکو دیکھتا ہوں بمنزلۃ فوارۃ کے کہ اس میں پانی نکل
 رہا ہو تو جو عنایت اللہ تعالیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی ہے
 وہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما میں ظاہر ہوئی پس آپ دونوں حضرت
 کمال کے اعتبار سے بمنزلۃ ایک ایسے حوض کے ہیں جو پوری کے
 ساتھ قائم اور اسکی تحقیق کو امام دین والا ہے پس حضرت علیؑ کرم
 وجہہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب ہیں پس میں

الیصلت من بعد فی السیرۃ من مشہد آخر
 رأیت الشیخ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
 لدیہ بعلماء الحدیث والدعوی فی علمہم وعلوم
 الحدیث وحفظہ علی الناس عوایہ ونقصہ
 حمد ورجاء ینقطع فعلیک ان تكون محدثا و
 متفلا علی محدث وایضاً فیہ اسوی دینک فیما
 ہادی واللہ اعلم بالصواب **مشہد آخر**
 العارف اذا کمل انصرفت روحہ بالمالک الی علی
 وھذا کحضرة عالیہ شاحتہ ارتفعت شہ
 ہمہم ولم ترتفع شہ اجسادہم ولا مالک شہ
 علی ہمة رجل واحد راجعة الی تدبیر حدی
 وان اختلفوا فی تفاصيلہا فقد لی ہناک فذلک
 الحضرة رب العالمین فغشیہم من النور ما
 غشیہم واحتفت ہمہم تحت شعشعان
 ذلک الانوار حتی لا تکانہ تميزہا ولا تميزہا
 وان انا صریت لہم ذلک مثلاً فلا تعجبی الی کل
 غور و فجد فان الامثال انقسمت لاشیاء الامن
 جہہ دون جہہ بمنزلة الہیوۃ الخفیۃ
 الی لا تدماک الامن احکام وادار سبب من ہذا
 الوجود من جہہ مسام الہیوۃ التي ہی ام القا
 بیات والنور الغاشی لہم الماحی یا اہم بمنزلة
 الصودۃ التي تدرك طول ما یدرک وھی علی الفعلیا
 فتفحص فی ذلک الخفیۃ احکام متولدة من علوم
 الملأ الی علی وھمہم التفصیلیۃ تاطف فیہم
 وارتقت شرفا وھمہم من مسامات

ایہ مبلغ تک پس غور کر کہ یہ بارگاہ شہد آخر ہے
 کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شفاعت اور توسل ہے
 انکو جو علماء محدث ہیں اور جو انکی گنتی میں داخل ہیں اور علمہ
 شریف اور حفظ حدیث شریف ایک عرودہ دینی اور جبل ممدود
 ہے ایسی کبھی قطع نہیں تو ضرور لازم کرے اپنے پر یہ کہ
 تو محدث ہو یا محدث کا غشی علی جوان دونوں باتوں کے کو اہتری
 نہیں کہ جو میری تائیں ہے واللہ اعلم بالصواب **مشہد آخر**
 علی جب کامل ہو گیا تو اسکی روح ملکہ اعلیٰ میں جاتی ہے اور ہاں
 ایک گاہ عالیٰ کو انکی بہترین بات پہنچ جاتی ہیں اور انکے ہم ہاں
 نہیں پہنچتے وہاں اور وہ مردود احد کی بہت پر کی بہت تدریجی
 کی طرف راجع ہو کر جو اس بہت کی تفصیلوں میں اختلاف ہے
 پھر مدلی کر لیتے اس عالی درگاہ میں رب العالمین میں فہم
 لیتا ہے انکو وہ میں جہہ درگاہ انکی ہمتیں جو جاتی
 ہیں اس اور کی چاک میں یہاں تک کہ تیر نہیں ہو تو میں بہتیں
 اور انہیں تیار ہوتی ہیں اور اگر میں انکے اس حال کے
 مثل میان کروں تو ہر گاہ وہ حقانہو پھر فرشتہ فرستے کہ نہ
 انشال لشیاء کی تفسیر نہیں کرتے ایک جہت دوسری بہت اور وہ
 بہت کہ یہو لی خفیہ کے ہیں جو دریافت نہیں ہوتا مگر احکام و آثار
 جو جاری ہوتے ہیں اس میں جو بہت سام ہو لی سے یہاں ہو لی
 کہ جو اصل قابلیات ہے اور وہ کہ جس نور نے انکو طہاں کیا
 ہے اور انکو محو کر لیا ہے بہت اس صورت کے کہ جو سب سے پہلے
 مدد کہ ہوتی ہے اور وہ صورت اصل قابلیات ہے پھر جاری ہوتی
 ہیں اس درگاہ عالی میں احکام و آثار جو ملکہ اعلیٰ کے علوم سے
 متولد ہیں اور انکی بہتیں تفصیلیہ لطیف ہو جاتی ہیں انہیں انہ
 ملکہ ہو جاتی ہیں انکی صفات و فرشتوں کی بہت کے ساتھ انکی بہت کے

مشہد آخر
 المشاہدات
 المشاہدات
 المشاہدات

ہم ہمہ یجب جس فی خلیق القدس فیض کمالہ
 ولایکہ لکما ہی بل یصل ہاقریبا من جوہرہ
 فتختلف حالات الحضرة المقدسة فخصا فی
 وخصا ک وبتشیش وبقضی اعراض وبقول
 فی اوقات ان محال ترد فی القضاء وبعین الہام
 ما یحتاج بحکم وشرح واما لہذا فہم شاهد
 ہذا الحضرة عن اہلنا زہار شہا جہا
 عزیمتہا کو نہا کل یوم فی سکن صلات المتشاہات
 عندہ حکمات و لیس فی بالامکال الشکل یبہ
 ومن لم یشاہد عالم الصیرلہ ولہ یصلح الارض
 ہذا الامور الی اللہ ولی من علمتہا اذا علمت
 ہذا فہذا الحضرة قبلہ ہمہ لہذا العلم
 توحید ہمہ و معقد فواہم من بلہ ہذا العلم
 وقد رآلہ سابق علمان یحصل لہ شرفا و
 رجا یحصل ہذا لک فلیست روحہ نور حید
 بل الحضرة فقط فہو السائستہ وھی لہ شرف و
 الماہمہ و تطلعت علی البیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فاعطیت من ذلک کاسادھا قارکان ما کان
 والحمد للہ رب العالمین و فی محاذہ ہذا الحضرة
 حضرة اخرى اسفل منہا ہی من ہمہ لہذا العلم
 وجمعہ امہم و منہ الہام ہمہ و حکمہ قضا الہم
 و مناطو جہ ہمہ و الشبہ شانہا بشان ہذا الحضرة
 المقدسة الصفا لہی واسطہ تدلیتہ ہذا لک
 بالمحبة وعبادة واتباع رضائہم فی بعض الامور
 واما لک و الحضرة لہ جمیعہ ما عرفت ہما اذ

جاری ہوتا ہے و فیض قدس بن ہر اس کو عین لکما ہے
 اور ویسا ہی نہیں ہوتا بلکہ ہے جو ہر کے فرب کریم ہے
 میں مختلف ہے میں حالات حضرت المقدسہ فی
 وخصی اور خوشی و فیض اور وہاں کہانی اور غزل فی اوقات
 فی المواقیع اور ترد فی القضاء اور اس قوام اور عیاب اور تحریم اور
 نسخ و غیرہ جس نے شاہد کیا اس گاہ کا اور اس کے ہتھ اور
 اور انشراح اور عزیمت کو اور ہر روز یک شان میں ہر یک چیز
 اس کے نزدیک متشابہات حکمت ہیں اور شک کی
 صورت باقی نہ رہی اور جس نے اس گاہ کا شاہد نہیں کیا
 اس کو بھی نہیں اور صلاحت نہیں مگر یہ کہ اللہ کو تو فیض
 اس متشابہات علم اور سب ایمان لک ہے یہ جان لیا تو
 پس ہر گاہ کہ قبلہ ملا علی ہوتوں کا اور مناطو جہ و حق
 نواہی ان کا پس جو شخص اس تہ کو پہنچ گیا اور اللہ نے
 اپنے سابقہ علم میں اس کے لئے مقرر کیا تھا لک کو حال ہو دیان قضا
 اور لقا انرا وفاق ہو جاتا ہے وہاں تو اس کی اس کے جسم کی
 نگہبانی نہیں کرتی بلکہ وہ درگاہ فقط وہی اس کی نگہبان اور ہی
 اور ہی علم ہے اور میں طیفی بیگیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا
 عطا ہوا جملہ اس کا ایک جام ہر شہر میں کیا کون کیا تھا جو کہ
 تھا الحمد للہ رب العالمین انہ اس درگاہ کے عافی ایک
 درگاہ ہے اس کے نیچے کتبہ زبان ملا سائل کی ہے اور
 انکی جمع امہ اور لک الہام کی ہے اور ان کے احکام
 کا حکمہ اس کی مناطو جہ ہے کہ اس کی شان متشابہ نہیں
 اس درگاہ کی شان دیان حق متصف ہے باسطہ علی کے
 اپنے بندہ نے محبت رکھنے اور انکی خوشنودی کرے
 بعض امہ تہذیب اور دونوں درگاہوں کی معرفت نہایت ایک ہے

من غیر هذا الوجه فليس تمام المعرفة فنهان كل
 عارف تمام المعرفة فان ليس جميع ما سوى الله تبارك
 وتعالى وما سوى اسماء وتلد لياثة اما بالقهر هذا
 فيما كان ادنى حاله لقص فوق من نشأة هذا العارف
 الله البست فوق جامعته وجعل حجابا دون
 معانيه فتارة يكون بهمية مختلطة بالملكوت
 بقوية اضعفت بضعفة وضعيفة بقوية
 فيختلف الاحكام والاتا في نور تلك عند العوالم
 الناظرين الى اللباس دون الجاهلية والواقفين
 على الصور دون المعاني واما بالمتاسبة وذاك
 فيما كان اقوى حاله واتم تاثير من تلك النشأة اللبانية
 والحجابية وسر المناسبات النابتة من جنس النشأة
 يقوم مقام هذا المبدأ تسفيق فيلية وينتسب
 معتقد ما سار فيها واصل من جهه سر تلك النشأة
 المشركة فيها فاذا توجه العارف الى ذلك الخبر
 استد تجر حركته بتلك الخلق المستمرة ذلك
 المبدأ تسفيق واما الاقواء والتدليات فلا تكون
 مستمرة لشعشكان من الربانية فمهما ذلك حب
 باراء محبوبة فيتحرك المحبوبة وقوله المحب بالية
 ويحرك التدلي الاصل لان يناسبان هذا الحب من لم
 يعرض هذا التسفيق المستطير ولم يره في نفسه فليس
 تمام المعرفة فخطستان هذا القميص المستطير
 مع من معاني جزئية الى بخد وحذا الشمس
 لما الصبيغ يصيغ الله صناد التسفيق من الذي فيه
 هذا المستطير ومهما ان تمام المعرفة اوجه

وهو كمال معرفته من هو اورا يكبح جو عارف كمال معرفته
 اس کے سبب تحریر نہیں ہوا لہذا تعالیٰ کے اور سوا کے اسماء اور
 تدلیات کے یا تو بروستی سے یا من صورتیں سے کہ حال ادنیٰ اور
 ناقص ہو عارف کس عالم کے جو جامعیت کا اور پھنچا گیا اور
 کر دیا جو حجاب یا معانی کے تو کبھی ہوتی ہے بہیمیت ملکیت
 غلط قوی قوی سے یا ضعیف ضعیف سے یا ضعیف قوی
 سے پس مختلف ہوتی ہیں احکام و آثار و انکار ہوتا ہے
 عوالم کو جو کھینچے ہیں طرف لیاں کے جامعیت کے اظہار کے
 عالم میں معانی کے اور یا مستقیم ہیں عارف کمال کے سبب
 مناسبت کے اور یا من صورت میں کہ قوی حال ہو قوی تاثر ہو
 اس عالم لیا سمیت اور جامعیت میں اور سر مناسبت
 کا شیک ظاہر ہوتا ہے اس جزو سے جو عارف میں ہے
 کاس مراد کے قائم قائم ہوئے اسکی تسخیر تو درمیان اس
 عارف اور اس جزو کے رگہ میں منمتد اور اسد لیا اور
 اصل اس تسخیر کی جوت سے اس سر عالم مشترک سے جو
 میں آجوب متوجہ ہوئے عارف طرف اس جزو کے بہت
 توجہ سے تو حرکت کرتی ہے ان خط مستقیم سے وہ مراد
 تسخیر کے لیکن اسما اور تدلیات نہیں سر ہوئی بسبب حکمت
 ربوبیت کے ان میان حب بقیل محبوب کے تو متحرک ہوتی ہے
 بحسبیت اور حرکت کرتی ہے اس کے مقابل جلد متحرک
 ہوتی ہے تدلی اور اسم وہ دونوں جو مناسبت ہیں اس کے
 میں شخص نہیں ہوتا اس تسخیر مستطیر کو اور اپنے نفس میں نہیں
 دیکھتا وہ شخص کمال معرفت نہیں اور محکوم یا محکوم کہ تسخیر
 معانی میں جو اس کے جو مقابل ہے شمس کے جوت لگا جاتا ہے
 اس کے جوتا ہو وہ تسخیر میں مستطیر اور نہیں ایک ایک کمال تسخیر

الحقائق وعناية بكل شيء من طريقته ورحمة سلسلة
وسبقة وقرابة وكل ما يلي وينسب اليه وعناية
هذه تحتلها بجماعتها الحق وذلك ان نفسه اذا
تجوزت عن كد رات الحسد وصفت بالماء الا
عليه وتحي هذا الحق وانما يكون الحق الحسد استعد
المصلحة له وهذه الله هو الذي قصد الوضوء
المثل بالهوى الصورة يتلون تلك النفس بلون
الحق وتضيق كما تدين من تدليات الله تعالى
خلف لملك القضاء والامتناع والخلط المشا
اليه ففقد ذلك يقع وحده نفسه الى هذه القور
معدة الاغصاف خرابا لهدس اليه فاذا تمكن
هذا الصرخ اضلاع النفس سعيه وتنجونه وجميع
صوت الخراط الغسل الا على بكل ذلك ففصل الكسيل
ليست فيه وانما اليد تتجوز النفس وشعوبه ما
يتوجه اليه النفس من غير جميع الهمة بعبادة
او ملكة غير مستغرق والكامل من جهة هذا
المسألة ذكر الحكماء كثيرة وقطعت بان هذا المعنى
من معاجزة الذي يحزنه من حل تحتها بالمشا
حين حل بصبغ على ومنها ان قام المعروف فتمتع
بجميع الغم الى الغم بالله بها على السموات والارضين
والمواليه وكل ما في بين ذلك من الملائكة والانبيا
والاولياء والملوك وغيرهم وذلك ان فيه اجزاء
كل منها يتحد وحده شيء من المعجرات فهو
شيعة اجمالية جامعة لجميع المعجرات وكل من
منه اذا تتبعنا تفصيل انفسه بتلك الشارة

تیز نظری اور غور و عنایت ہوتی ہے ساتھ ہر شے کی طرف توجہ
اور اس کے سلسلہ از نسبت اور قربات کے اور اس کی قریب اور
آنکھ کی نسبت کے اور اس کا کل معرفت کی اس عنایت کے ساتھ اللہ
تعالیٰ عنایت مخلصہ جاتی ہے اور یہ بات اس واسطے ہے کہ اس کا
نفس جو کہ درایت جسم سے مجرد ہو جائے اور ملاطفت سے
مجانہ اور رائی کی شکل بنی ہے۔ اور وہ حق کی جگہ کے موافق
استعداد اس شخص کے ہوتی ہے کہ اس کو اس کی شکل کی اور
نکستہ ہے جسے مغرب النسل میں میوئی اور صوفیہ کہا ہے تو معلوم ہوتا
ہے کہ نفس کی حق سے اور جو تباہ ہو گیا ہے اس کی شکل کی تباہی میں سے
جو خلقت کی طرف ہیں اس سبب نصیبت و امتناع و قتل و اندک و کثرت
طرف اشارہ کیا گیا ہے اس وقت اس کا نفس متوجہ ہوتا ہے اس کی طرف
اور اس کی توجہ میں ہوجاتی ہے اس واسطے کہ خلقت اس کی شکل کی
طرف توجہ قرار دے یہ ہو گیا یا اس کے پہلو کی پڑو میں اور اس کے شعریں
اور رگوں میں اور پتھو میں تو محتاج ہوجاتی ہے نظر الٰہی ان سب میں
تو وہ شخص کیسے سمجھتا ہے جس کے لوگوں کو شفا پہل دے پری مرقوس
کی رگوں اور پتھوں سے دوشے ہے جس کی طرف نفس سے تھکے تھکے
ہوا کہ خلقت اور ملک غیر مستقر کے اور اس کا اس کی شکل کی ستر
کی جہت کے اس کا صوماء بہت ہیں اور یہ تباہ ہو گیا ہے اسماعیلی میں
یہ اس حرکت کی جو مقابل اصل مخلصہ یا مستری کو ہے بہر متعلول
کرنے رنگا لہی کے اور ان میں سے لیا ہے کہ کامل معرفت کو وہ
نعمتیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دی ہیں سب مانو نامہ
سب زمینوں اور موجودات اور جو ان میں ملائکہ اور فریا اور اولیاء اور
بادشاہ وغیرہم اور یہ امر اس واسطے ہے کہ اس کی اصل معرفت میں
جو اجزا ہیں تمام موجودات کے مقابل میں ہو گیا کہ وہ ایک شخص الٰہی ہے
یا اس تمام موجودات کے ایک شخص الٰہی ہے کہ اس کی اصل معرفت میں

فکل ما وقع من نعمة فانما محلها الجرح من الاجزاء
 وهو مطلوب بشكر كل هذه النعم وليس كلا
 منها من قبيل المسامحة والتجوز بل هو الحقيقة التي
 لا يتجاوزها نفس الانعم اذا تجرد الشخص الكلي
 المنبث في جميع المحلوقات حضر هذا السفر اذا
 الحذر الى باي الشخصيات الجرحية استأثر عنه
منتهى آخر كنت منتظرا المعجزة
 سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كان ربنا
 قبل ان نحلق خلقه قال كان في عمار فافيض على هذا
 السر فتمثل لي نور عظيم في عالمي تبدل هينو لاني
 قد احاطت بجميع هذا البعد تدبيرا بالخطوط الشعاعية
 صمدية منه الى جميع نواحيه وقيل هذا هو المشار
 اليه بقوله عليه السلام كان في عمار وهذا البعد المعلوم
 هو العمار وهذه الاحاطة بالخطوط الشعاعية
 هي القصر المشار اليه بقوله تبارك وتعالى هو القصر
 فوق عبادته فحين ظهر هذا السر لم قبله كمال الاجد
 شبهة ولا مسئلة اسأل عنها ثم من بعد ذلك
 الحذرت الى حين افكر ففطنت ان الذات الالهية
 اقتضت واستلزمت ظهور استعدادات كانت
 مندرجة فيها فظهرت هناك في مقام الوجب
 ظهور اعقليات ومثلت هناك بهن الظهور
 اعيان الممكنات وشؤون ظهور الواجب في كل
 نشأة وقد البت في كل برزخ واقضت الذات الآ
 الهية بالقصافها هذه الظهورات مدونة مادة
 وخارجا فظهر فيه ما كان منظوبا في كونه

المشاهدة السابعة والعشرون

سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كان ربنا قبل ان نحلق خلقه قال كان في عمار فافيض على هذا السر فتمثل لي نور عظيم في عالمي تبدل هينو لاني قد احاطت بجميع هذا البعد تدبيرا بالخطوط الشعاعية صمدية منه الى جميع نواحيه وقيل هذا هو المشار اليه بقوله عليه السلام كان في عمار وهذا البعد المعلوم هو العمار وهذه الاحاطة بالخطوط الشعاعية هي القصر المشار اليه بقوله تبارك وتعالى هو القصر فوق عبادته فحين ظهر هذا السر لم قبله كمال الاجد شبهة ولا مسئلة اسأل عنها ثم من بعد ذلك الحذرت الى حين افكر ففطنت ان الذات الالهية اقتضت واستلزمت ظهور استعدادات كانت مندرجة فيها فظهرت هناك في مقام الوجب ظهور اعقليات ومثلت هناك بهن الظهور اعيان الممكنات وشؤون ظهور الواجب في كل نشأة وقد البت في كل برزخ واقضت الذات الآ الهية بالقصافها هذه الظهورات مدونة مادة وخارجا فظهر فيه ما كان منظوبا في كونه

توجعنت واقع موكي اسما محل كوني جزو هو كذا من
 اورم يان لغو كذا شكر مطلوب او همارا كذا سر سري
 مسامحة وتجوز من بين يديك حقيقة نفس الامر
 بان يرحب بغير موكا كذا بوقت مجرد من كل شخص
 كلي كذا من تشريح مخلوقات من اوجرت بيتي من جلا
 جات شخصيات جرحية كذا بغير اسر من پوشيده هو جات
منتهى آخر كنت منتظرا المعجزة
 سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كان ربنا
 قبل ان نحلق خلقه قال كان في عمار فافيض على هذا
 السر فتمثل لي نور عظيم في عالمي تبدل هينو لاني
 قد احاطت بجميع هذا البعد تدبيرا بالخطوط الشعاعية
 صمدية منه الى جميع نواحيه وقيل هذا هو المشار
 اليه بقوله عليه السلام كان في عمار وهذا البعد المعلوم
 هو العمار وهذه الاحاطة بالخطوط الشعاعية
 هي القصر المشار اليه بقوله تبارك وتعالى هو القصر
 فوق عبادته فحين ظهر هذا السر لم قبله كمال الاجد
 شبهة ولا مسئلة اسأل عنها ثم من بعد ذلك
 الحذرت الى حين افكر ففطنت ان الذات الالهية
 اقتضت واستلزمت ظهور استعدادات كانت
 مندرجة فيها فظهرت هناك في مقام الوجب
 ظهور اعقليات ومثلت هناك بهن الظهور
 اعيان الممكنات وشؤون ظهور الواجب في كل
 نشأة وقد البت في كل برزخ واقضت الذات الآ
 الهية بالقصافها هذه الظهورات مدونة مادة
 وخارجا فظهر فيه ما كان منظوبا في كونه

ظاهر كذا في جرحية كذا

الاعیان والاسماء واول ما ظهر هذا في قوله
 اخذ بجميع العلوم والمادة وتسلط عليه وهو
 قائم مقام الذات الالهية وهو قولهم بالزمان لان
 الزمان والمكان والمادة عندنا شيء واحد هو هذا
 الاستعداد الذي سميت به بالعدم والحاج وفيه
 الارادات المتجددة وهو اول شيء نطق بشانه
 السنية الشرائع وذلك لانه انما سئل عن
 اين ولم يكن حينئذ يصلح له الجواب الا تطلع على الحاج
مشهد آخر فاض على من جاب المقتدر
 صلى الله عليه وسلم كيفية ترقى العبد من حين
 الى حين القدر من في الجنة حيث كل شيء كما اخبر
 عن هذا المشهد في قصة الطولح المنك فرجا
 رجع نظرة قهقري الى ما جرى عليه من التلخ
 فيعرف ما كان منها الهام من الحق وتقرى به ما كان
 من الطبع وتنبه الى الشيطان وربما علم علاما صرح
 ما يكون ما يتبدل ولها المادة الاعلى من العلوم النافذة
 والاندالبا لوقائع الآيات وخاصة الناس تنزل
 الى ملاركهم واحتيا لافك عقدتها ما يناسب
 تلك العلوم في تلك النشأة ومن هيات المادة
 الاعلى ومقاماتهم ومقامات الملوك وتوافوا
 الاولياء والانبيا والملاء السافرة ايضا هذا
 وهذه العلوم كلها علوم القرون العظيمة فليت
 من طرح جلبابا للطبع والجمع عن الاف والعادة
 والمحسوسات والافصاح بصحة تلك الحقيقة امرا
 عظيم ما تم قبل في هذا حضوره في الحضور كلام

اعيان بين اور اسرار بين اور جوت سے پہلے نور الہی برہم اس نے
 جمیع عدم اور مادہ کو اخذ کیا اور اس پر تسلط ہو گیا اور وہ
 قائم مقام ذات الہی کہ ہے اور وہ قدیم بالزمان ہے اس واسطے کہ زمانہ
 اور مکان اور مادہ ہر تریک ایک شے واحد وہ یہ استعداد ہے
 جسے ہم نے عدم اور خارج کہا ہے اور اس میں ارادات تجدید
 ہیں اور وہ اول شے جسکی شائیں بنان شروع مطلق ہیں
 اس واسطے کہ تحقیق سوال کیا گیا لفظ این سے امر کی جواب کی
 صلاحیت وہ چیز کھتی ہو جو خارج سے ظاہر ہو مشہد آخر
 ہے جو جبریاہ قدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بند
 کی اپنے مقام سے مقام قدس کی طرف ترقی کرنے کی کیفیت
 پھر اس وقت اسکو شہر روشن ہو جاتی جو جیسا خبر ہو گئی ہے
 اس مشہد کے قصہ حراج منامی میں تو اکثر اوقات آدمی کی نظر
 پیچھے ہٹتی رہے پاور ان قول کی طرف جو سرگزشت میں
 توجہ نہ جاتا ہے ان اوقات کو جو الہام فرماتا ہے وہ طبعی خیالات
 اور ماہ شیطانی سے ہوتے ہیں اور اکثر اوقات اسکو علم صریح
 ہو جاتا ہے جو برتتے ہیں ملا علی علوم ناموسیہ اور انکی دلی
 واقع سے ڈرنے کا اور لوگوں کے جھگڑیکا اور دے تزل کے
 انکی مدارک کی طرف اور عند وجہ کی واسطے اسکے عقد کھلنے
 کے جو مناسب ان علموں کے ہے اس عالم میں اور
 ہیئت ملا علی کی اور ان کے مقامات ملائکہ اور اول
 اولیاء و انبیاء اور ملا اسفل اور چو اسکی مانند ہوں اور
 یہ سب علم قرآن عظیم کے علم بین تو میں دیکھا طبیعت کے
 پر وہ دور کرنے اور بالوقت اور عادات اور سوسائے مجر ہوئے
 اس درگاہ کے رنگ سے رنگے جائیے ایک امر عظیم
 اور مجھے کہا گیا کہ بدگاہ ورت ہے نہ درگاہ کلام

علم مقاصدہم والاقتصار علی نفہم من لفظ
 السبعة وليس فیہ تاویل بعید ولا ضرب بعض
 الاحادیث بضعاً ولا دفعاً لحديث صحیح بقول
 احاد من الامة وهذه الطریقتان اتمها الله والحمد
 لله فی الکرمیت الاحمر والاکبر الاعظم ثم نفخ نفخة
 اخرى فطنت فیہا وصاة منہ بلخذ طریقة التبیان
 والتمثل لاعمالہم والصدقین محل الاقوال فیہم والشفقة
 علی الناس تعلیم اور ارشاد اور علو رتبتہم
 طلبا لیکون فی صلاحہم طاهر اور معنی وحقنا
 اللہ سبحانہ للاخذ بسنة نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
مشہد آخر توجہ ہاں ہی توجہ ہاں
 البیت رضوان اللہ علیہم اجمعین فی حدت
 بہم طریقتہ خاصہ ہر طریقت الاولیاء وانا
 ائین لک لتلك الطریقة وایمن لک ما کان فیہم
 حق صاریقہ الاولیاء فاقول طریقتہم الا
 لتقات الی الیاد اشتد علی التیقظ الاجالی الی
 المبلد ولومن وراء الحجب ولكن مع الذہول
 عن الحجب ومع الذہول عن ان هذا التیقظ
 من جوہر النفس ومن العلم الحصی لہ وبالجملة
 تیقظ بسیطر التفات الی هذا التیقظ بنوع
 ما فیہ طریقتہم ولما فی جوہر النفس من الاولیاء
 فی هذه النقطة صار لفتا لہم ہیئتہ اخرى ولاء
 التفات ثم الہو سیلاب ہدوت بہا لک الفناء
 فظہر الاولیات بطولہا وعرفہ کمشاہد
آخر استقلت من جناب البی صلی اللہ علیہ وسلم

مشاہدات الثانیۃ والثالثون ۲۲

مشاہدات الثانیۃ والثالثون ۲۳

اور فقہ حقیقین نہ تو تاویل بعید ہے اور نہ ضرب بعض
 کے بعض پر اور نہ ترک کرنا ہے حدیث صحیح کا ساتھ قول ایک
 امت میں ہے اور اس طریقت کو اگر اللہ تعالیٰ پورا اور کامل کرے
 تو کیرت احمد اور اکبر اعظم ہے پھر ایک شیوہ الی اور میں
 میں نے دریافت کیا وصیت کو اس سے واسطہ اختیار کرنے
 طریقتہ نبی کا اور تحمل کرنا انکی طرح غنیوں کا اور تنصیفی یا
 انکی خلافت کا اور لوگوں پر شفقت کرنا زکوٰۃ تعلیم اور ارشاد
 اور انکی دعا فرماہیت کرنے اور صلاح انکی واسطہ طلب کرنے
 ظاہر اور باطن اللہ سبحانہ بہکے توفیق بخشے سنت نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی مشہد آخر توجہ ہاں ہی توجہ ہاں
 اہل بیت کے رضوان اللہ علیہم اجمعین کے توفیق میں نہ پایا یا
 ایک طریقتہ خاص کہ اصل طریقتہ اولیاء کا وہی ہے سو میں
 مختص بیان کرتا ہوں وہ طریقتہ اور تم سے بیان کرتا ہوں
 جو اس طریقتہ سے منضم ہو گیا ہے یہاں تک کہ وہ ہو گیا ہے
 طریقتہ اولیاء کا سو تم سمجھو وہ انکا طریقتہ یا داشت کی طرف
 التفات ہے یعنی ایک تیقظ اجمالی سب کی طرف اگرچہ ہر
 کے پیچھے ہو لیکن وہ ہر دون سے اور قبول اس امر
 کہ یہ بیلوی جو ہر نفس ہے یا علم حصولی سے جو غرض تیقظ
 بسیط ہے اور التفات اس بیلوی کے کس نوع سے
 ہے پس یہ طریقتہ انکا اور جبکہ فانی ہو گیا جو ہر نفس
 اولیاء اس نقطہ میں تو ان کی فانی اور ہی صورت
 ہو گئی سوائے التفات کے پھر ان کو ایسے سے
 الہام ہوئے جن سے ہدایت پائیں طرف فنا کے
 پس ظاہر ہو میں ولایتیں منہ طول اور عرض کے تمام
 مشاہدہ آخری مستقیم میں گاہی صلی اللہ علیہ وسلم

تہذیب اردو فیوض الحرمین

مشاہدات الثانیۃ

ان کل من حصل منه قصور فنقص العلاقات
 الحبیة من قلبه واثبات محبة الحق سبحانه و فی
 عداوة الخیر والسوی كما قال سیدنا ابراهیم
 علیه السلام انهم عدو لدار العالمین والاد
 کباب علیہم ان به تحقیقا لا معرفة فقط فانه
 مغرر رکائنا من کان سوا صنفه عن هذه
 الحالة العلاقات الطبیعة والاستغراق فی شغل
 سرایان الوجدان فی الکثرة بحیث یصلین بحال کل
 لما فیہ من سرایان محبوب او غیر ذلک من الموانع
 واستقدت منه صلی الله علیه وسلم ثلثة امور
 خلاف ما کان عندنی ما کانت طبیعة تمیل الیه
 امثال میل فصارت هذه الاستفادة من براهین
 الحق تعالی علی احدها الرضا بترك الافعال الی
 التنبی فانی کما اتخذت الی طبیعة غلب
 علی العقل لمعاشی فصرت احب التنبی
 وبحول فکری فی تمهید الاسباب التي یحصل منها
 الاولاد والافعال وکما لحقت بالنبی صلی الله
 علیه وسلم بالملک الالهی جردن عن هذه الذی
 اخذت منه العهود والمواثیق ان لا التنبی حتی
 صارت مناقضة لهذا الذلک محسوسة بمنزلة الظن
 والنور والتسیم الطیب المحروس والکرمانی من
 الامور لا مناقضة فیها بل هی علی متن الصواب
 بحمد الله لیکون طبیعة مستسل للادلهما من کل
 انقی علی کل شئ من مناقضة هذا الامر لیرغب
 وتأییدها الوضات بالتقید بهذه المذاهب الاربعة

فیوض الحرمین
 جلد اول
 صفحہ ۶۳

کتاب
 التنبی
 فی الحقیقۃ
 المعانی

التمهید
 جلد اول
 صفحہ ۶۳

کہ جس شخص سے قصور ہوا اسکے دل سے نقص علاقہ ہوتا ہے
 اور اثبات محبت حق تعالیٰ میں اور اسکے بغیر سوا کی عداوت
 میں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انھیں عدو قرار
 دیا ہے عالمین اور منہ کے بل گرفتہ میں سب اس کی سرکشی
 عشق میں اندوختن کے نہ فقط معرفت نہ خود شخص نہ خود
 اس میں کوئی ہیرا بہت کرے نہ کیا ہو اس حالت سے علاقہ
 طبیعت یا شاہد سرایان محدث کے اکثریت کا استغراق
 اس حقیقت سے کہ ہر کوئی دوست کھائے لے گا اسکے محبوب کا
 اس میں سرایان یا موانع اسکے اور کوئی موانع میں کہ در
 استفادہ کیا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین امور
 اپنے عندیہ کے خلاف اور اس کے خلاف جہد ہر مری
 طبیعت بہت باطل تھی تو یہ استفادہ ہی ہو گئی میری واسطے
 برہان حق تعالیٰ کی ایک وصیت ترک التفات کی طرف
 تسمیہ کیونکہ جب میں نزول کرتا تھا طبیعت کی طرف
 تو ہمیشہ عقل معاش علیہ کئی تھی میں دوست کھاتا تھا
 اسب معاش کو اور دوتا تھا فکر کو تہا اسباب میں جس سے
 حاصل ہوا اور اولاد اور حب میں لاج حق ہوا ہی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اور ملا علی سے اس نزولیت کجا اور آنا ہو گیا
 اور مجھے عہد و پیمان لیا گیا کہ چھوڑ دوں تسمیہ کی بیان ترک
 کہ مناقض این دونوں امر میں محسوس ہوا ہنزلہ ظلمت اور کور
 یا اچھی ہوا اور گرم ہوا کے اور اکثر مجھ میں جو امر تھے ان میں
 مناقضہ تھا بلکہ وہ بطریق صواب کے تھا الحمد للہ
 کہ طبیعت سلامتی طلب تھی واسطے الہام کے لیکن باقی
 تھی ایک شے پر مناقضہ سے واسطے ایک سرچشمہ کے اور
 دوسرا امر ہے ان مذاہب اربعہ کے تعلیم کی وصیت

الارض منہا والوقوف ما استطعت جلیلہ التقدیر
 و تائف منہا ساو لکن شئ طلب فی التقدير بخلاف
 نفسه و هذا لک طوبیة ذکرہا و قطفنت بحی اللہ
 سیر ہذا الحبلہ ہذا الصباۃ و التہا الحبلہ
 الشیخین رضی اللہ عنہما فان طبیعتہ و فکریہ و ذہنیہ
 و انفسہما افضلنا علیا کرم اللہ وجہہ و احبہا شد
 محبتہ و لکن شئ طلب فی التقدير بخلاف المشقہ
 و ہیہات ہذا المذاقضات مفلو لان شتہا لای معیہ
 ہی التاویض فی ذلک **مشہد آخر** رایت
 و ان اطوف بالبيت العتیق لفسہ نور اعظم ما یغشی
 الاقالیم و یسہل ہلہا و قطنہا ان القطبیتہ اعظم شایعہ
 انما یصح بمثل هذا النور الذی یمہر ولا یدہر و یجیب
 ولا ینفد ان من شئ الیاتی علیہ ولا یوقی قتلہا
مشہد آخر هذا البيت العتیق و البناۃ
 الشاخر رایت فیہ ہمہ المادۃ العلویۃ المادۃ السافلہ
 ملاصقۃ بہ متعلقۃ تعلقا شبیہ تعلق النفس
 بالبدن و رایت محشوا باہم ہمہ و اوحہم
 کاورد یلون محشوا باہم اورد و القطنہ یخللہ
 الہواء و رایت تبعات دواعی الناس الی هذا
 البیت لا تنبأ طہمہم من حقہ فی المادۃ العلویۃ السافلہ
مشہد آخر اطعمہ اللہ سبحانہ علی ماہی
 قافل فی رواجہ من النیم الظاہرۃ و البالذت و اعطی
 العصۃ من المواخذۃ دینا و آخرۃ کل ما جرى
 علی من الشدا ئد فانہا ہون من مقتضیات الطبیعت
 لا من بالواخذۃ من علی بہد ان اخباری

الشاہدۃ الرابعۃ و التالیف ۳۴

الشاہدۃ الخامسۃ و التالیف ۳۵

الشاہدۃ السادسۃ و التالیف ۳۶

کہ میں نہ نکون اسنے اور موقوف کرونی بقدر وادھیری سرشت
 انکار تقلید کا اور انکار اس سے روک دانی کرنی تھی جو شے طلب کی گئی
 مجستہ تقلید کی پیروی ہے بخلاف میری نفس کے اور بیان کیا گئے
 ہے کہ میں نے سکا ذکر موقوف کیا اور الحمد للہ کہ مجھ کو اس جہت اور
 اس ہیئت کا راز دیا ہو گیا اور قیامِ حیات میں اس کے فیض
 شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کیونکہ جب میری طبیعت اور
 فکر چھوڑی جاتی تھی تو وہ دونوں تفصیل کرتی تھی حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کی اور اسے بہت ہی محبت رکھتے تھے لیکن اس میں بھی
 مجھے اسکی تقلید کرنی جاتی خلاف خواہش کے انھوں نے میرا
 مجسما کرتے ہوئے شدت جامعیت نہی میں نے مجھ کو اس میں والا
مشہد آخر میں نے دیکھا جو وقت میں طواف کر رہا تھا کہ
 شریف کا اپنے نفس میں ایک نور عظیم کا اس نے دیکھا ایک
 شہر و ملک و دروش کو بلکہ اہل کو میں نے دریافت کیا کہ یہ
 یعنی ارشاد بہت صحیح ہوتی ہے اسی نور سے کہ سب پر غالب کیسے
 کسی سے مغلوب نہیں ہوتا و در سب کو روشن کرنا و اچھا کر کوئی ممکن
 نہیں کرنا اور ہر شے اس کی ہے اور کہیں نہیں جاتا
 پس عجز کر **مشہد آخر** اس بیت عتیق یعنی کعبہ شریف کو
 اور اس بنیاد بلند کو مجھے گھبراہٹ میں ملتا اعلیٰ کی اور
 ملا اسفل کی ملاصق ہیں اس سے اور اس سے ایسی خلق ہیں
 جیسے نفس ہیں اور میں نے دیکھا اسکو بھلوانکی ہمتوں اور انکی
 ارواحوں جیسے گلاب کچھول ہیں و گلاب اندرون میں ہوتا
 اور میں نے دیکھا بارگشہ ہوا لوگوں کی خواہشات کا اس بیت
 شریف کو کھڑکے سے پہنچنے والی ہمتوں کو کس قدر اس کے جہتیں ملتا
 اعلیٰ و ملا اس **مشہد آخر** اللہ تعالیٰ ہی جو اللہ سبحانہ نے اس
 کے وجود محمد کریم اللہ تعالیٰ ہی کو نہیں ظاہر باطن باہر

علائی و حقیر حضرت زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں تشریف لایا کہ میں نے یہ سب دیکھا ہے

فیوض الحرمین
 فیوض الحرمین

بانه شئ قل ما صیرہ لولیا و اعطانی برک العتیر
 و جعلنی لمن کل سعادة تصدیا معتدا انکسافی
 خلعة الحلافة الباطنة فظهر هذا الشرح و بهر
 عقله انفس علی بعد فقهت الامر علی ما هو علیہ
حقیق شریف قد یكشف علی اللسان
 ماسیاً تبه من نعم الله سبحانه و اهل الله علی طبعین
 فی کشف هذه الامور فاصحاب الکشف الالهی و فی
 تلك الموافقة فی صراة الحق اعلى من حدی الحق
 بهذا العبد و یعرفون اعتقاد اراحة فی الملاء
 الاعلی باجماد کذا و کذا و تقوی کذا و کذا فی
 نظرهم ینصرف الی نفس تلك الواقعة فذلک
 لا یستطیعون ان یخبروا عن تفاصيل تلك الواقعة
 كما یخبر عنها صاحب الکشف المکون فی انکشف
 له خزانة تلك الافاضات من الملاء الالهی و
 كما قال عز من قائل و ان من شئ الا عند خزائنه
 و انزل له النزل بره علم فیہ لیس لیس لیس
 و الباطنة الی الخ لیس لیس لیس لیس لیس لیس لیس
 ما یتشعشع علی من انوار الخزانة و المنایع الی الخ
 ما هذا المقدر الذی یترک له هذه الحصة العجیبة
 ینفع ان یحتاج فیها الی امثالها طبع تلك الحصة و
 و فکول حدیث نفس فی الصغیر کما یزاد الحقیق
 عظیماً طبع فی الملاء فی غیر کثیر هذا المقدر الی الخ
 و عظیم فیکذلک هذا لحد مظان قول تبارک
 و تعالی و ما ارسلنا من قبلك من رسول الا
 الا اذا کنه الله الشیطان فی امنیته و احوال

ملقة الملاء الملاء

۵
 اور ایسی کوئی شے
 نہیں ہے جو اس قدر
 ہو کہ اس کے
 میں ۱۲
 اور اس کے
 شریف
 ۵
 میں ۱۲
 اور اس کے
 شریف
 ۵
 میں ۱۲
 اور اس کے
 شریف

شرف

۱۲

کہ وہ ایک ایسی شے ہے کہ کم ملی ہے اولیا کو او عطا کی ہو
 خوش زندگانی اور بر سادت سے عطا کچھ حاصل یا او عطا
 خلافت باطن کی خلعت پہنایا پس ظاہر ہو گیا کہ وہ اور
 شرف ہو گیا میں ہی ظاہر ہو گیا کہ وہ اور شرف ہو گیا میں
حقیق شریف کہی عارف پر کشف ہو جاتی ہیں
 وہ نمیتیں جو اللہ کریم سے کہنے والی ہیں پس ان امور کے کشف
 کے اعتبار سے اہل اللہ کے دو گروہ ہیں اصحاب کشف الہی تو
 دیکھتے ہیں اس واقعہ کو مرآت حق میں یعنی دیکھتے ہیں حقیقی نظر
 اس بندہ پر اور پہچان لیتے ہیں اس ارادہ مقدس کو مکمل
 اعلیٰ میں ایسے اور ایسے یا اور تقریب کے ساتھ اور انکی نظر
 اس واقعہ کی حقیقت کی طرف کی تو اس واسطے وہ غیر نہیں دیکھتے
 اس واقعہ کے تفصیل کو جو ضرورت ہے اس کی حسب کائنات
 کوئی اور کہی انکو منکشف ہوتی ہیں انے افاضات ملاء
 اعلیٰ کے اور انکے شے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان کتابا
 فی الامنة نازلنا منہ و انزلہ الا بقدر معلوم۔ پس غائب
 ہو جاتے ہیں حواس ظاہری اور باطنی پر خزان اس کے اور
 چشموں کوہ الوار جو اس پر چلتے ہیں اور انہیں دریافت ہوتا
 کہ کس قدر جو نزول ہو گا اور یہ دیکھ گاہ عجیب ہے چاہئے کہ
 احتیاط کرے اس میں تا مخلوط نہ ہو جائے یہ درگاہ رب
 و تعالیٰ حدیث نفس ہے کہ دیکھے صغیر کو کبیر اور حقیر کو عظیم
 بسبب معنی مرآت کے تو خردی بڑائی اس مقدار دل
 کی اور عظمت کی تو پھر جو چھوٹا پھر سے اور بڑے
 ایک منظر ہے مظان سے قول اللہ تبارک تعالیٰ
 و ما ارسلنا من قبلك من رسول و لا نبی الا
 اذا کنه الله الشیطان فی امنیته۔ اور اصحاب

الکشف الکونی بطاعون علی تلك الواقعة بمثل
 رؤیا او واقعت من غیر معرفۃ الخیر من المبادی
 فانکنا من لا یحتاجون الی تعین موافقة تصور
 خیالهم بتصور الطبیعة الکلیة لمعة منالی
 فی جسد ارضی جسم او جسمانی کان الامر علی ما اورد
 تفاوت والا احتیاج الی التعمیر وکان الوقت علی
 حقيقة الامراض وخصه الفناء **ایضا**
تحقیق شریف للائمة المرحومة
 اسوة حسنة بن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 الخليفة الطاهرة اعلم العتین باقامة الخیر
 واعلاء اذوات الجہاد وسد الشور واجازة الوفود
 جباية الصدقات والخراج وتفريقها علی مستحقها
 وفصل الاقصية والنظر فی الیامی وادوات
 المسلمین وطر فہم ومساجدہم واشباہ ہذا
 فمن کان مشغلا بهذه الامور سیم بالخلیفة
 الطاهر لہم اسوة حسنة بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فیما سن من هذا الباب لتفصیل المذكور فی کتب
 الحدیث لا حدیث ابی خلافة الباطنیة عن العتین
 بتعلیل الشرائع والقرآن والسنن والامرین بالمعروف
 والنہیین عن المنکر والذین یحصل بکلامہم
 نصرة الدین امام المجاد لہ کلماتہن ابوالموظع
 الاسلام وبعینتہم کتایب الصوفیة والذین
 یقیمون الصلوة والجمہ والذین یدلون علی طریق
 اقتساب الاحسان والرعون فی التمسک والهدی
 والقائمون بعد الامر ہم الذین نسیمہم

کشف کوئی مطلع جو تہمین اس واقعہ پر مانند خواب یا یافت
 کے لیے جانے خزانہ اور دیباچہ کے تو اگر ہوتے ہیں ان سے
 جو تعبیر کی حاجت رکھیں بسبب افق ہونے انکے خیال کے
 تصور کے تصور طبعیہ کلیہ کے ساتھ وسط معنی مثالی کے
 جو جسد ارضی میں ہے جسم ہو یا جسمانی تو یہ ہے وہ مرکب
 ہے جیسا انھوں نے دیکھا با تفاوت اور نہیں تو حاجت
 ہوتی ہے تعبیر کی حقیقت امر پر اس وقت واقف ہونا وقت
 بخار دار پر ہاتھ پھیرنے سے زیادہ دشوار ہوتا ہے **تحقیق**
شریف امت محمدیہ کو اسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پیروی بہت ہے اصحاب فلان ہری کہیں جاری کرنے
 اور اسباب ایجاد کیا نہ اور حدیث و کتابت کہنی اور المحدثین کو
 اجازت دینی اور فراہم کرنا عقلات کا اور خراج کا اور سکوت کے
 مستحقوں پر تفریق کرنا اور قضایا فیصل کرنے اور پیروکار
 غور کرنا اور مسلمانوں کے اوقات اور رسوم کی حفاظت
 اور مسجدوں کی خبر گیری اور علی ہذا القیاس جو ان امور
 میں مشغول ہوا سکون ہم خلیفہ ظاہری کہتے ہیں اس کے واسطے
 پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت اچھی ہے جو حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس باب میں اور اسکی
 تفصیل کتب حدیث میں مذکور ہے اور جو اصحاب باطنی
 ہیں یعنی شرائع تعلیم کرتے ہیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف
 اور اچھی باتیں بتاتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور
 کلام سے دین میں بغیرت حاصل ہوتی ہے یا تو مجاہدہ سے جیسے
 متکلمین یا عیسائی و عیسائی یا عیسائی یا عیسائی یا عیسائی
 کرتے ہیں یا زور و جبر اور کرتے ہیں جو لوگ نہ ہائی کرتے ہیں کہ
 حاصل کیے اور یہ ہے دین عبادت اور مذہب کی ان کو کوئی کہتے ہیں

ہر تالیف الخلفاء الباطنین لہم اسوۂ حسنۃ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سن من هذا الباب
 بالتفصیل المذکور فی کتاب الحدیث فہو المقتد
 بکلیتہا بحکم علیہا ولذا لکثر فی الفقہاء یاخذون
 بسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امثالہ حد
 المظان ویساکون بہذا لک ولما اصلنا هذا
 الاصل قلنا ان نقرہ علیہ التخذ بالبیعة وقولنا
 هذه المسئلة فی القول بحکم فی بیان سواء السبیل
 ولما ان یقرہ علیہ بعث الدعاء والرسول فان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث فی الہط
 والقبائل من یدعونہم الی الایمان باللہ ورسولہ
 ویبلغہم الشرائع کما بعث ایاہم فی رضی اللہ عنہ
 الی الاسقرہیین واذورہ رضی اللہ عنہ الی غطف
 واسلم وعمر بن حمرہ رضی اللہ عنہ الی جہنہ وعمل
 الحضرة العوفی رضی اللہ عنہ الی بنی عبد القیس وصعب
 بن عمیر رضی اللہ عنہ الی اہل المدینۃ والہجرین
 الیہم شیئا من مور الخلاقۃ الطاہرۃ اما کان شاکم
 دعوة الناس الی الاسلام وتعلیم القرآن وسنن
 و فرق بین الخلیفۃ الطاہر والخلیفۃ الباطن من
 حیث ان تعدد اہل الباطن لا یقتضی ان یخلفوا
 نزاع دون الخلافة الطاہرۃ فرق بین الخلیفۃ
 و بین الداعی والرسول فان الخلیفۃ ینبغ ان ینبغ
 عالمنا وسیع العلم وسیع الکلام والداعی ینبغ
 ان ینکب لہ عہد یجمل علیہ لیس لہ واعدلہ
 یرجع فیما اشکل الی الخلیفۃ واکثر سن الدنیا

نسخہ شریعہ
 ✓

فرق بین الخلیفۃ
 الداعی

خلیفۃ باطنی لکند واسطہ بیرونی اچھی ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے جو فراموشیات آپ نے اس باب میں کی تفصیل
 مذکور ہے کتاب حدیث میں اس میں مقتدہ کل پر اجماع ہے
 اور اسی واسطہ ہم دیکھتے ہو کہ فقہاء ان کے مین سنت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند لیتے ہیں سنت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں اور جب ہنہ سبھل
 قرار دیا تو ہمارے واسطہ جائز ہے کہ ہم اس پر بیعت لیں کہ اسے متفرق
 کریں اور اس مسئلہ کو ہنہ قول بحکم فی بیان سواء السبیل میں ذکر کیا
 لہذا ہمارے واسطہ ان جیسا کہ میں ہے کہ ہم فقہاء میں اس پر
 بھیجنا اور انہوں نے ان کا کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بھیجتے تھے اطراف میں اور قبائل میں ایسے لوگ جو داعی ہوں
 اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے بغیر اور ان کو احکام شرعی
 پہنچائیں چنانچہ آپ بھیجے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو قبیلہ شوی
 میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غار اور اسلم میں اور عمر بن
 رضی اللہ عنہ کو طرف جہنہ کے اور عامر رضی اللہ عنہ کو
 طرف بنی عبد القیس کے اور مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ
 کو طرف اہل مدینہ کے اور ان کو کچھ تفویض کیا اور انہوں نے
 ظاہر میں سے پس ان کا یہ کام تھا کہ لوگوں کو اسلام کی
 اور تعلیم کریں قرآن شریف اور سنت اور فرق خلیفۃ طاہر
 اور باطنی میں یہ ہے تعدد اہل باطن سے نزاع باہمی نہیں ہوتا
 انکی آپس میں خصومت نہیں ہوتی بخلاف اہل ظاہر کے
 اور فرق درمیان خلیفۃ اور داعی کے اور الہی کے یہ ہے کہ
 خلیفۃ تو چاہیے عالم وسیع العلم وسیع الکلام اور داعی
 کو لکھ دیا جائے کہ دستور العمل اس پر عمل کرے اس کے سوا جو
 مشکل بات ہو تو خلیفۃ سے رجوع کرے اور اگر نظر لیتے رہیں

المشاهدة السليمة والثابتون ۳۸

المشاهدة الثابتة والثابتون ۳۸

والرسل تؤخذ من بعث النبي صلى الله عليه وسلم
اي اعم الى قوامهم قبل الهجرة قد بين **مشهد**
اخر وجدت روي تضا عفت وعظمت
وسبغت واتسعت فقامت في هذه الجبلان
فقطت بان شئ يجده العارف في حلال
الحضرات الالهية المنعقدة في الملائكة البرية
ونزل البركات السماوية الالهية المنعقدة في الملائكة
الجميلة اولاً ولمنفسه بآيات متتالية على قلب
رسول محبتي واسماء مشهورة صادقة بغير بها
عن المحي بحسب صلاتك انك انما عجلت عجلت
وطبيعة ووديد نافي الناس ثانياً فحول تلك الحضرات
والبركات بروح صيرت فيهم سعة وقوة فلن تن
احل الجدل في مثل هذا الرجل الامانة منه
رعباً تعظيماً اظهر من سمات وجهه كرم
ذات وظهرت البركات في فراسته وحمته فهذا
سر هذا الرجل واصل **مشهد اخر**
رائت حضرة سببها من لطيفة الكلية نسبة
قوة الإرادة والعزم المقرونين بالحرارة وطبيعة
فرد من افراد الانسان فكما ان خيال الانسان
يتمثل فيه لذة حليب نفع او دفع ضرر ثم يصطف
لخيال خلاصة هذه الصورة فيايقه في تلك
القوة فتنبعث القوة فيحصل العزم فيحصل تهيؤ
العضلات الى الفعل المطلوب فكذلك النفس
الفوية المتجردة يتمثل عند هاهنا ظهور
واقعة في الناسوت فتصطبغ خلاصة تلك الصورة

اورا بچوں کے اخذ کے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے داعی اور اعلیٰ بھیجے سطرن قوم کو حرکت پہلے پس محمد
مشهد اخر میں اپنی روح کو پایا کہ وہ دھندلا و غیظ
اور فراخ اور وسیع ہو گئی تو میں نے پائے کو سوچا تو دریافت
کہ عارف اس شے کو پائے اور اسکا ناز یہ ہے کہ حضرات الہیہ کے
اسرا جو معتقد ملا اعظم میں عارف کی روح میں حلول
کرتے ہیں اور نزول ہوتا ہے برکات اسماء الہی کا جو معتقد ہیں
مدارک جلیب میں اولاً اور منفس میں سات آیات متتالية ہوا
قلب رسول محبتي کے صلی اللہ علیہ وسلم یا اسکا مشہورہ
خبر کو تعمیر کرتے ہیں حق برافق مدائن ان کے اس اندر دست
وجہات کے لطیف و عادات کے ثانی پس ان حضرات کا
اور برکات کا عارف کو کوئی روح میں پیدا کرتا ہے وسعت فراخی
اور قوت پس دیکھو گا کہ کسی کو وہ ایسے شخص کو تو دیکھو اس کے
رعب میں نہ آجائے اور اسکی عظمت اور تعظیم سے خشن نہ
اور ظاہر ہوتا ہے اسکی جلالت چہرے اسکی ذات کا کرم اور اسکی
فراست ہمت میں برکتیں پس اس صہبان کا سر اور اسکی صل ہے
مشهد اخر میں دیکھی ایسی نگاہ کہ اسکی نسبت طبعیت کہ
ایسی ہے جسے نسبت قوت بارہ غم کی رہا لیکر متون ہوا
حرکت طبعیت کسی فرد کے افراد انسان میں کہ سطح انسان خیا میں
لذت نفع حاصل کیگی بافر دینے کی کمی متشمل ہوتی ہے خیال
خلاصہ اس صورت کا چہانت لیتا ہے اور اس وقت میں اسکو
ڈال دیتا تو وہ قوت برائی گھٹے ہوتی ہے تو غم حاصل ہوتا
پھر عضلات کو حرکت حاصل ہوتی ہے طرف مطلوب کے
سطح نفس قوی مجر کے نزدیک متشمل ہوتی ہے ہمت ظهور
واقعہ کے عالم ناسوت کے اور محال لیتی ہے خلاصہ اس صورت

عالم النور

من العبد

العبد

المطلوبۃ فتمایا مع معرفتہا بہا الی نزل الخ
 فینبعث القضاء من قلب الطبیعة الکلیۃ
 محض صورۃ الواقعة فی المثال ثم اذ اجازت
 حلا وراثۃ الواقعة فی الناسوت احد ثما الله
 کما خلقہا فی المثال و فطنت ان تاثیر الہیۃ بالوجہ
 الذی ذکرنا ہو کمال الانسان و انہ معد لصیرتہ
 النفس جاذبۃ من مجازہ الحق فی السیرۃ
تحقیق شریف قد نکشف علیہ
 ان القضاء تعلق حتما بالاجاد الواقعة الفانیۃ علی الخ
 کذا و کذا ان القدر فی ذلک المبرم ثم یدعی اللہ
 هذا العارف بحکمہ و یلج فی الدعا حیث یقلب
 القضاء قضاء بالاجاد علی الخ فوجہ حسب
 الہمت و ذلک کما روی عن سیدی عبدالقادر
 الحیلانی رضی اللہ عنہ فی قصۃ تاجر من اصحاب
 حماد الریاس و کما وقع لسیک الوالد رضی اللہ عنہ
 فی قصۃ صرنا لہایت اللہ و غیر حافیہ من الام
 و لا یخفی و الحق عندہ انہ یکون علی و حین احد
 ان بعض الاسباب العالیۃ اقضیہ ہذا الامر
 اقضاء اما کذا و کل اقضاء فانما فیہ شئ واحد
 و لیس فیہ احتمال نقضہ و انما فیہ صورۃ
 الواقعة کاملة و اقترع من غیر نقیض یزید علیہ
 بسبب آخر انکشف علیہ ہذا الاقضاء المتاکد
 بصورتہ و ہیئۃ و رای منبع القدر المبرم من
 کون ہذا الاقضاء و لہیرہ صراحتا فطرانہ
 القدر المبرم ثم ان ہمت صارت سببا من الاسباب

قضاء

قد

سلسلہ

عبرۃ

ف

۱۱

مطلوبہ کا اور ثما الیجاتی ہے اپنے رب کی معرفت کے ساتھ
 اس گاہ میں پھر رائیگہ ہو تب حکم طبیعت کی کتاب
 اور عالم مثال میں صورتی اقدائی ہو پھر وقت عالم ناسوت
 میں اس واقعہ کے پدید ہونے کا وقت طیب اللہ اسکو پیدا کر دیتا
 جیسے پیدا کیا تھا عالم مثال میں قیامتہ دریا گیا کہ ہمت کی
 تاثیر اسوجہ سے جو چنے بیان کی یہی انسان کا کمال ہے
 اور وہ معدی اس بات کی کفایت ہے جو ہوا و خفا کی جڑ ہے
 عالم برزخ میں تحقیق شریف کبھی نکشہ ہوتا
 عارف کو اقضاء و متعلق ہے فلان اقدائی ایجاد کر میں
 اس طرح اور اس طرح اور اس میں تقدیر مبرم ہے پھر عارف عاکر
 اپنی کوشش ہمت سے اور دعائیں و الحاح کرتا و یہاں تک کہ
 قضا منقلب ہو جاتی ہے ایجاد میں و سری طرح پر اور پاتا
 اسکو حلیہ و چنانچہ روایت ہے حضرت سیدی عبدالقادر
 حیلانی رضی اللہ عنہ سے بیان میں ایک داگر کی جو حضرت
 حماد ریاس کی اصحاب میں سے تھا و حیا کہ واقعہ ہوا الخ
 رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ مراد لایا اللہ و غیر کے اور میں
 اشکال سے خفی نہیں ہوا و حق میری نزدیک ہے کہ یہ امر
 و حق ہے ایک یہ کہ بعضی استیعالیہ قضی ہوئے ہیں امر
 اور اقضاء تاکد کے اور بیشک ہر قضا میں ایک واحد
 اسکے نقض کا احتمال نہیں ہے اور بیشک اس میں صورت
 واقعہ کی کمال اور وافر ہے بغیر کسی نقیض کے جو اس پر وارد
 ہو کسی اور سبب سے نہ نکشہ ہو تب عارف پر یا قضا
 تاکد اپنی صورت اور ہیئت پر اور کچھ ہے نہ ختم مبرم کا
 روز ہے ہر اقضاء کے اور اسکو نہیں دیکھتا میری اس کتاب
 ہے کہ قدر مبرم جو پھر اسکی ہمت بہت ہو جاتی ہے اسباب

بل ربما یكون ضئلا وعزفا وتذلیسا فیکون من
باب النقصه والله منزه عن هذا القسم ربما
یکون بطقا بالعبد وسببا لتزیه وتقربا لیکون
من صفات الکمال ولهذا تطاثر منه تقدیم کلمه
او تاخیر هامن عملها لضروره رعاية الفاصله
کذا لا التکلم بالجواز لضروره حذف کلمه عمل یمن
الحقیقه فی العذوبه او مثله فان خذنا ذلك
بعینه الاضطراب وعدم القدره کان نقصه
ان اخذناه بعینه نزل القرآن علی لغه قریش
وکان من لغتهم التقدیم والتاخیر لرعاية الفاصله
والجواز لعذوبه فانزل وفق لغتهم من غیر اضطراب
له فی ذلك ولكن لطفایهم لیکون الکتاب لغتهم
التي یعرفونها فیتدل برؤیه حتی تدبر کان من صفات
الکمال فلهذا قولهم وهذا قجیهم تحریر الکتاب
نقول هذا وجدان حق انکشف لهم ثم رجعوا
بعد ذلك الی رؤیتهم واستقبلهم علیهم السلام
خزنتها صدورهم فتمت منها تأویل وجدان
وتزلطمینان قلوبهم بالوجدان الطمینن لیل
التأویل المنحوت من حیث لا یشتبهون وکثیرا
ما یفوق ذلك وهذا بعینه منطیر مسئلتنا
فکما ان اوعده حق واملو عود قد لا یظهر کذا لا
التضلیه فی تأویل منحوه فتدبر والحق
الصراح ان الالهام ضرب من تجلی الحقائق
للعبد علی ما هی علیه لما اسئل بنی قریبین حاله
الجد الصراح حیاتی صادق بنی بنیها الحق والقد

بلکہ یہاں اوقات وعدہ وفا نہ کرنا کمال و عزو اور تذلیس و جہاں
تو یہ نقص جو اور اللہ تعالیٰ نقصان پاک ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ
لطف اور اسکی ترقی کا سبب اور ترقی کے تقرب تو یہ صفت
ہوئی کمال کی اور اس کے واسطے نظیر بن ہین و نظیر بن
سے ہے تقدیم کلمہ کی یا تاخیر اس کے اس کے محل سے واسطی ضرورت
رعایت فاصلہ کی اور اسطرح کلام کرنا مجاز اسبب ضرورت
ہونے کلمہ کے مثل اسکی حقیقی غزوت میں یا ماننے کے اور کرم
اسکا اضطراب اور عدم قدرت جانیں تو نقصان اور اگر ہم
کہ قرآن شریف لغت قریش میں نازل ہوا اور ان کے لغت میں تقدیم
و تاخیر ہوتی ہے واسطے رعایت فاصلہ کے اور تجوز عذوبت
کے یہ ان کے لغت میں نازل ہوا ہے اضطراب کے سبب نہیں بلکہ
اپنے لطف کے کہ کتاب ان کے لغت میں ہے جسے وہ جانتے
ہیں تو وہ آپس میں تدبیر کریں مسجد تدبر جائیے تو مفاہم کمال
ہی ہیں یہ قول ان کا اور یہ ہے توجیہ اور تحریر اس کی
لیکن ہم یہ کہتے ہیں یہ وجدان حق ہے شکستہ لہذا
رجوع ہو وہ بعد اسکے طرف روئے کے تو روئے کے ان کے علم
جنگا خزانہ کے سینہ میں کھل گئی ان سے تاویل ان کے وجدان
اور ان کے قلوب کو اطمینان حاصل ہو گیا اطمینان اس تاویل
تراشی ہوئی سے اس چارے سے کہ انکو خبر نہیں اور ایسا اکثر
اتفاق ہوا ہے اور یہ بعینہ ہمارے اس مسئلہ کی نظیر ہیں
جیسا کہ وعدہ حق ہے اور عود کبھی نہیں ظاہر ہوتا اسطرح
تعلیم جو ہو اور اس میں تاویل تو شاید ہے قدس پر ہو جو اور
یہ کہ الہام ایک قسم ہے تجلی حقائق کی واسطے بند کے علی بن علی
جو وقت چھوڑ دیا جاتا ہے درمیان بند کے اور بنی خدیجی صریح کے
حجاب سنگ تہاں دیوان بند اور حالت تجلی کے جو مگر قدر

حلقہ بین الاربہام والمسیحة انقلاب الخ خطا یا
والہام اور خاطر و ہاتھ حریف خلائق اس قدر قوت دراکر اور
اسباب کلمہ فی الوقت کے اور یہ ہوا اس طرح تو سبب ہم
وقوع موعود کی دو باتیں ہیں کہ ان دونوں کی ایک یہ کہ
منکشف ہو بندہ پراقتضا کسی سرور کا سادات ملا علی
اس حیثیت سے کہ اگر جمع ہوام ساتھ اسل قضا کے فقط قور
یہ اللہ کی حکمت میں یہ کہ قبول ہو رہا اسکی اور زیادہ کیا جا
اسکے وسط اسکا اقتضا لیکن وہاں ایک اقتضا ہے
اسکے مانند اس سے موکر کہ واجب ہے اللہ کی حکمت میں
حریف و دونوں اقتضا جمع ہوں اور ایک سر سے مقابلیہ کرنا
قوت میں وہ قوت کہ طبیعت کلمہ کے قلب میں ہے بمنزلة قوت اللہ
عزم مقرون کے عضلات کی تحریک کے تو حکم ہو دوسری طرح
اور پائی جائے مثال میں دوسری صورت تو میں بندہ جیسا اور
نہیں پہنچا اس صمیم قوت عازم کو طبیعت کلمہ کے قلب میں ہے
اور بیشک میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مرکز میں ہے تحقیق مرکز
واسطے اسکے ہو گیا ہے ٹھکانا غنا صہ و الیک تاکا اضافہ ہو کی
طریق بلا واسطہ اور مواخذ کر اس طرف اسکے بلکہ یہ طرف
خلعہ سید و صفات کو اور دیکھے اس میں قوت عازم کو
تا مخاط ہو جائے رنگ مرآت اور مٹی کا لکھیں اور تقاضا ہو سکا
علم خاطر اسباب سے پہنچنے سے تو اس حقیقت کے تو نہ پہچانے
وہ بندہ مگر یہ اقتضا اور اس کا حکم اس واسطے کہ بہت اس
سید کی جامع ہے ان احکام کی اور مانع ہے اسکا حکام
متضادہ کو پس ہر ایت کرتی ہے حج اور منع اس میں
اس حیثیت سے کہ معلوم ہو یہ پھر منقلب ہو جاتا
ہے یہ انکشاف خطاب سے ساتھ ان سیدوں کے

حلقہ بین الاربہام والمسیحة انقلاب الخ خطا یا
والہام اور خاطر و ہاتھ حریف خلائق اس قدر قوت دراکر اور
اسباب کلمہ فی الوقت کے اور یہ ہوا اس طرح تو سبب ہم
وقوع موعود کی دو باتیں ہیں کہ ان دونوں کی ایک یہ کہ
منکشف ہو بندہ پراقتضا کسی سرور کا سادات ملا علی
اس حیثیت سے کہ اگر جمع ہوام ساتھ اسل قضا کے فقط قور
یہ اللہ کی حکمت میں یہ کہ قبول ہو رہا اسکی اور زیادہ کیا جا
اسکے وسط اسکا اقتضا لیکن وہاں ایک اقتضا ہے
اسکے مانند اس سے موکر کہ واجب ہے اللہ کی حکمت میں
حریف و دونوں اقتضا جمع ہوں اور ایک سر سے مقابلیہ کرنا
قوت میں وہ قوت کہ طبیعت کلمہ کے قلب میں ہے بمنزلة قوت اللہ
عزم مقرون کے عضلات کی تحریک کے تو حکم ہو دوسری طرح
اور پائی جائے مثال میں دوسری صورت تو میں بندہ جیسا اور
نہیں پہنچا اس صمیم قوت عازم کو طبیعت کلمہ کے قلب میں ہے
اور بیشک میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مرکز میں ہے تحقیق مرکز
واسطے اسکے ہو گیا ہے ٹھکانا غنا صہ و الیک تاکا اضافہ ہو کی
طریق بلا واسطہ اور مواخذ کر اس طرف اسکے بلکہ یہ طرف
خلعہ سید و صفات کو اور دیکھے اس میں قوت عازم کو
تا مخاط ہو جائے رنگ مرآت اور مٹی کا لکھیں اور تقاضا ہو سکا
علم خاطر اسباب سے پہنچنے سے تو اس حقیقت کے تو نہ پہچانے
وہ بندہ مگر یہ اقتضا اور اس کا حکم اس واسطے کہ بہت اس
سید کی جامع ہے ان احکام کی اور مانع ہے اسکا حکام
متضادہ کو پس ہر ایت کرتی ہے حج اور منع اس میں
اس حیثیت سے کہ معلوم ہو یہ پھر منقلب ہو جاتا
ہے یہ انکشاف خطاب سے ساتھ ان سیدوں کے

ایک اور

الکلیہ

مما ذکرنا و مما طوینا ذکره و لیس هذا اخبارا
 شفاہیا حتی یکون صدقا البتہ و یالیہما ان تکشف
 له امر محمل و یقول هذا انکشاف الجمالی الہاما
 جملا فیتبادر الیہ العلوم الخفیۃ قصیدہ فشرح
 شرحا من حیث لا یدرس و کما انہا شریح الانکشاف
 الراجالی فی المناہض صیر و یا محتاج الی التبعین
 فکذلک هذا المختلط من الہام اجمالی و مخرج
 و تفسیر مخفی من العلوم الخفیۃ محتاج الی
 التبعیر و لا عبرۃ حینئذ بالتأمل و الطمینان لانه
 فی الحقیقۃ تجلایا امر اجمالی من حیث هو محفوظ
 فی هذا الشرح و ربما تدور الیہ ہا جس نفس
 و استعجال طبیعۃ و تسویل شیطان فقصر
 نظره عن التعمین فبقی الامر عند غیومین بالجملة
 فمن دای هذه الصورة الخلطۃ قال و عدو
 لم یوجد الموعود و من دای کل شے متمیز
 من غیب قال الوعد اجمالی و قد فی بدو لونی
 نشاء دون نشاء و شہد دون شہد و الصولۃ
 منحوتہ ما ہما و تفسیر لہ محتاج الی التبعین
 و لم یعی عن التبعیر و اما الخاطیون بالصدق
 و لم یبق علی صرافہ و بالجملة فالوجه اجمالی
 انما یعزبان الملتویستین اما اهل الکمال فہم
 بمعزل من ذلک اللهم الا محتاج الی التبعین
 و لکنہم لیس لہم فی احکام النشأت اجمع علیہم
 الا انہم اعلم بحقیق و تمثیل
 اعلم ان الارادة ہے مرفی علی صولہ الخیر

جو سمجھے ذکر کئے اور کما ذکر نہیں کیا اور نہیں بتائی خبر دینی
 سامنے اور درود کے تاکہ تجی ہو ضرور اور دوسری بات
 دو لوزن یا تو میں سے یہ ہے کہ اس شخص کو ایک امر تکلیف
 جمل اور محمل ہو گیا انکشاف جمالی الہام محمل کی طرف سے
 کریں اسکی طرف اسکے سینہ کے علوم اور اسکی شرح کریں
 اس حقیقت کے دریافت نہوا دھیا کہ اسکے علوم شرح کئے
 ہیں انکشاف اجمالی کے سونے میں اور وہ ہو جائے
 ایسا خواب کہ محتاج تفسیر کا ہوا سید طرح غلط الہام جمالی
 اور شرح اور تفسیر تراشیدہ علوم مخفیہ سے محتاج تفسیر کا
 ہوتا ہے اور اس وقت کچھ اعتبار میں ٹھہر کہ ادا طماننا
 اس واسطے کہ فی الحقیقت یہ دلی تسلی ہے ایک امر اجمالی
 امر حقیقت کے کہ وہ محفوظ ہے اس شرح میں اور کھلی سکی
 طرف متبادر ہوتے ہیں فطرت نفس اور استعجال طبیعت
 اور دھوکہ شیطان تو آدمی کی نظر قاصر ہوتی ہے نیز یہ
 تو وہ امر اسکے نزدیک غیر میں ہوتا ہے الغرض جو دیکھے
 اس صورت مختلط کو وہ کیسا کہ وعدہ کیا اور وعدہ نہلا اور جو
 شخص دیکھے ہر شے کو تمیز دوسرے سے وہ کیسا گاہ اجمالی ہے
 اور وہ وفا ہوا اگرچہ عالم میں ہوا اور کسی فالہ میں ہوا
 اور صورت تراشیدہ یا سا تھا اس شے کے کہ وہ اسکی تفسیر
 محتاج تفسیر کی تھی اور تفسیر نہ پائی جیسی چاہیے تھی اور یا
 مخلوط ہو گئی اس سے جس کو وہ بصدق اور اپنی مرضی
 پر ہے خلاصہ کہ یہ دونوں وجہیں عاری رکھتی ہیں
 متوسلین کو مگر اہل کمال اس سے علیحدہ ہیں مگر ان
 کہا گیا کہ محتاج تفسیر ہیں لیکن اپنی خبر کے حکام عالم میں رہا
 نہیں ہوا انہم حقیق و تمثیل چاہئے کہ حق ارادہ کا

ولکن الإرادة علة تصرفها وهي قضاء الذات
لها واستلزامها أياها لا يقتضي في ذاتها أحد
الإرادة ليست واجبة بذاتها لكنها واجبة بذات
الواجب تقع ههنا في مشكل جدا هل تعلق الإرادة
بهذا دون ضده من جهة خصوصية هذا
وتعينة واجب بذات الإرادة لا يرد في ذلك
جواب في الذات الواجبة أو يرد في وجوبها
من هذه الجهة أيضا إلى الذات الواجبة كما يرد في
جواب الإرادة نفسها أليها فاستمر هذا السر على
أكثر الناس وأحق أن الفاقد لوجوبه وجوده
من جذر ذات فاقد لكل كمال يخلو له وجوده
ووجوبه باعتبار ذاته التلبس به بذات الكمال من الكمال
تلبس به بالوجوب فليس تعلق الإرادة بالأحد و
ابتناسط الاستعدادات التأثيرية المستمرة بالاسماء
والاستعدادات التأثيرية المسماة بالأعيان من
جهة اقضاء الذات واستلزامها وابتساط
تلك القبلتين له حصص يمنع الزيادة والنقص
ناشئة من جهة الذات وتضرب لذلك مثلا ليس
أن الحاسب إذا تعلقته ارادة بما لو احدث شق
منه واحدا وواحدا بتثنية النظر في ذات الشان
وشق منه واحدا وواحدا بتثنية النظر
فقد ثبت ثلثه وبالجمله اذا تعلقته ارادة بضم مشتق
المشتق قدس مابعد علمه في ذات مرتبة لاحدا
والعشرات والمائات الا انهم جميع بعضها بعض
بقدر ما يسعه ففضل العقل جاءت امور غير متناهية

لیکن ارادہ کا ایک محل سے علتہ جہان سے وہ صادر ہوتا ہے
اور وہ کیا ہے ذات کا مقتضی ہونا اس ارادہ کو واسطے اور
مستلزم ہونا اس ارادہ کو اس امر میں گیا و شکر نہیں
اس واسطے کہ ارادہ بذات خود تو واجب نہیں ہے لیکن ارادہ
واجب ہوتا ہے واجب الوجود کے واجب کرنے سے باقی رہی
ہر ان ایک بات بہت مشکل وہ یہ کہ آیا تعلق ارادہ کا اس
اس کے ہوتے اس کی ضرورت سے سبب کی خصوصیت کے
اور تعین اس کی واجب ہے اس استعدادات ارادہ کے نہیں مرتفع
ہوتا واسطے اس کے جو طے فی ذات واجب کے باقی مرتفع ہوتا ہے
واجب اس کا اس وجہ سے بھی طرف ذات واجب کے مرتفع
ہوتا ہے وجوب نفس ارادہ کا طرف ذات واجب کے پس یہ ارادہ
اکثر لوگوں پر مشہور ہوا اور حق بات یہ کہ جو فاقد کمال
وجوب ذات اس کی کے اور اس کے وجود کی اصل اس کی ذات وفاقد
واسطے ہر کمال کے جو یہ ہو واسطے اس کے بعد اس کے وجود اور
وجوب کے باعتبار اس کی ذات کے نہیں نیست کما سکا واسطے
کرتا ہے اس کمال سے وہ ہوتا ہے اس کے ساتھ وجوب
کے اس سے نہیں ہے تعلق ارادہ کے مقابل فراخی
استعدادون تاثیر کے جب کا نام سہا ہوا استعدادون تاثیر
کے حکام اعیان سے سبب اقضاء ذات اور اس کی مستلزم
ہو نیکی اور فراخی ان دونوں استعدادون تاثیر یہ کہ واسطے
اس کا ایک حصہ کہ منع کرتا ہے زیادتی کو اور نقصان کو
جو ظاہر ہو ہوتی ہے اور ہم ایک مثل اس کی بیان کریں کیا
یہ نہیں ہے کہ محاسن کی جڑ ہے متعلق ہو واسطے کہ یہ ہوگا
اُس کا صدر سے قطر سے تو واسطے کہ وہ اور پھر کمال اس سے
ایک اور ایک یک قطر سے واسطے کہ وہ اور پھر کمال اس سے

صفت ہونا ارادہ کا یا اشتقاق اور ذکر مشتق سے ہم کو یہ بقدر درصحت سے علم نہ ہوا اور ہر ایک سے علم نہ ہوا اور ہر ایک سے علم نہ ہوا

ارادہ کی صفت ہونا

الغیہ

فی القسمہا محصورة بالاضافة الى الواحد وانها
 يشاق منه دون غيره وبتعيين البعض المراتب من
 بعض من جهة نحو الاشتقاق فاخذ على ظهور
 هذه الصور العددية المتكثرة تعلق الإرادة
 بظهور كمال الحاسب من شأنه تلك المراتب
 بالترتيب والاختصار والاضطراب بحيث لا يزيد
 لا ينقص هو الطبيعة العددية المحفوظة قبل الإرادة
 كانت الإرادة حكاية لطبيعتها كمنصة تظهور
 أحكامها فنسبت الحجل والايحاء الى الماهيات
 كنسبة تأثير الحاسب في الأعداد من جهة
 ظهور صورها بعد ما لم يكن ونسبة الماهيات
 ولوارمها الى مفوضها قبل الحجل كنسبة مراتب
 الأعداد الى الواحد وتقدم بعضها على بعض
 ولزوم خواص تلك المراتب لها من قبل الطبيعة
 العددية فقط فهذا معنى قولهم الماهيات
 غير مجموعلة والحجل والايحاء هو الظهور والفيض
 المقدس وارتباط الماهيات بمفيضها كارتباط
 المراتب العددية بالواحد فتعينها خواصها
 كتعين تلك المراتب بخواصها فثبت ان تعيين
 وجوده هو الفيض الاقدس فكما ان للعدد
 سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض ممتدة من
 الواحد الى ما لا يتناهى كامن في الواحد من جهة
 الفرض والتقدير لا من جهة التقدير بالفعل
 فكذلك الطبيعة الكلية بما في حيزها من اركان
 ومواليد سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض

الإرادة ممتدة
 ظهورها في الطبيعة
 ٢

الايحاء
 ٣

الحجل والايحاء

العدد

الطبيعة الكلية

بذات خود محصور نسبت کرنے طرف واحد کے کیونکہ مشتق
 ہوئی ہیں اس سے نہ اس کے سوا سے اور تمیز ہیں بعض
 مراتب بعض سے بہت طریق اشتقاق سے تو اس وقت بھی
 علت ظہور ان جو عددیہ متکثر کے تعلق ارادہ کا ساتھ ہو
 کمال محاسب کے اور نشانہ ہیں ان مراتب کا ساتھ ترتیب و
 اختصار و اضطراب کے اس کیفیت سے کہ نہ زیادہ ہو نہ کم
 طبیعت عددیہ ہے جو محفوظ ہے ارادہ سے پہلے گویا کہ ارادہ
 حکایت ہو اس کے طبیعت اور مفوض ہو اس کے ظہور کا
 تو پس نسبت جعلی اور بجائے کی طرف مہیات کے ایسی ہے
 جیسے نسبت تاثیر محاسب کے بیچ اعداد کے بہت ظہور کی طرف
 کے بعد اس کے معنی اور نسبت مہیات اور ان کے لوازم کے
 طرف ان کے مفوض کے قبل سے پہلے ایسے ہی جیسے نسبت
 اعداد کی طرف واحد کے اور تقدم ان کے بعض کا بعض سے اور
 لزوم خواص ان مراتب کا طبیعت عددیہ کے قبل سے ہے
 فقط پس یہ معنی میں ان کے قول کے الماهیات غیر مجموعہ
 اور جعلی ایجاد و ظہور و فیض مقدس سے اور ارتباط مہیات
 کا اپنے مفوض سے ایسا ہے جیسے ارتباط مراتب عددیہ
 کا ساتھ واحد کے اور تعیین مہیات کا ساتھ خواص
 اپنے کے ایسا ہے جیسے تعیین ان مراتب کا اپنے خواص سے
 فرضاً پہلے اس سے کہ متعین ہو وجود اور وہ فیض اقدس ہے
 پس جیسے واسطے عدد کے ہے سلسلہ ترتیب بعض بعض
 کے کہ متدہ ہے واحد سے نامتناہی کے پرشیدہ ہے بیچ واحد کے
 بہت فرض سے بہت تقریر بالفعل سے وسیط ہے تو طبیعت
 کلیہ کے ساتھ اس سے کہ جو اس کے خیز میں ہے اركان
 ومواليد سلسلہ مرتبہ بعض بعض کے

معلومہ الحوائج فی المراتب کما قال عوفی اللہ عنہ
 عن تلافی الحقائق وہذا اللفظ مقام معلوم متفق
 الی انواع اقسام حاصل الی زید ولا ینقص
 لا یمکن ذلک ابداً ثم تنفسر تلك الانواع الی الافراد
 بضررہا فی الاوصالات الفلکیة والارضیة واد
 خطات الوضع السابق المعدل الموضع اللائق
 الی غیر النہائیة مہمۃ ہذا السلسلۃ من ہیئۃ
 الماہیات وحقیقۃ الحقائق الی الملائکۃ
 فی حقیقۃ الحقائق والبسط الاشیاء من جہہ
 الفرع والامکان لا من جہہ التقرب بالفعل
 ثم ارتباط بحقیقۃ الحقائق الخارج وظہر فی صور
 حقیقۃ الحقائق وارتباط بالخارج بحقیقۃ الحقائق
 کمثل ارتباط الوازم بالماہیات فصدور من ہذا
 التجل بالارادة والاختیار طبیعۃ کلیۃ واحده
 ہی کاشخص واحد صدور من بواسطہ الارکان
 والعناصر ثم حصل من اقتران القیلین المولود
 وادرك هذا الشخص الواحد رب الفرع الصمد
 فی خصال الفصائل صورۃ علیۃ کیفیۃ علیۃ
 باعتبار نفس المعلوم باعتبار نفس العلم
 باعتبار رتبتہ اول تجل فی طبیعۃ الکلیۃ ثم
 نزلت فی الملائکۃ المقیدۃ فصارت حقائق
 منها خطیۃ القدس وغیرہا مشہل
 اخر من اخلاق الانسان خلق یمشی بالسمت
 الصالح حقیقۃ ینفط النفس الناطقہ باعمالہا
 واخلاقہا لہی فیہا بنیۃ وبنیۃ اللہ وبنیۃ

المتاخذة الاسم الثلاثون ۳۹

معلوم الخواص والمرتبات بنیۃ اللہ تعالیٰ اور حکایت
 ان حقائق کو بیان فرماتا ہے واما الالفاظ معلوم
 کہ تنفسر بہ طرف الیاء کے اقسامہ اصغر الیاء کہ زیادہ نمک
 اور ممکن ہو یا نہ کہ یہ تنفسر ہوتی ہیں وہ نوعین طرف
 کے جیسا کہ ضرب کرین القسالات فلیکد ارضیہ اور
 ملا حظ کرین وضع سابق کا واسطے وضع لاحق کے تاثر
 نہایت مستند ہے یہ سلسلہ ماہیات الماہیات سے اور
 حقیقت الحقائق سے طرف الہامیات کے کہ نہایت ہے
 حقیقت الحقائق میں اور البسط اشیاہیہ باعتبار فرض
 وامکان کے نہ باعتبار جہت تقریر بالفعل کے یہ ترتیب
 ہو ساقۃ حقیقت الحقائق خارج کے اور اس میں ظاہر
 ہوئی صورت حقیقت الحقائق اور ارتباط خارج کا
 حقیقت الحقائق سے ایسا ہے جیسے ارتباط لوازم کا
 ماہیات کے پس صادر ہوئی اس تجلی بالارادہ والاقتیار
 سے طبیعت کلیۃ واحده کہ وہ مانند ایک شخص واحد کے ہے
 کہ جس سے صادر ہو سکے واسطے سے ارکان عناصر واصل
 ہو اقتدر ج عناصر و ارکان سے موالید اور اولاد کا اس
 شخص واحد کے ہے رب کو صدور ہے خیال وین حاصل
 ہوئی صورت علیہ کہ وہ کیفیت علیہ ہے ایک اعتبار سے اور
 نفس معلوم ہے ایک اعتبار سے اور نفس علم ہے ایک اعتبار
 سے اور یہ پند تجلی ہے طبیعت کلیۃ میں پھر نازل ہوئی ارکان
 مقیدہ تو ہو گئے حضرات ابنین ہی تخیل قدس وغیرہ
 مشہد اخر اخلاق انسان بن سے ایک خلق ہے
 اسکا نام صمد صالح ہے اسکی حقیقت یہ کہ وہ نفس
 ناطقہ کا ہے اعمال اور افعال کا جو ہر اللہ تعالیٰ بن

الانواع الی الافراد

احسن الطبیعۃ

وبين سائر الناس اختلفت اهل النظام صالح فيها
يرضاه الله من عباده فاحشاء الله لعباده خيرا
فقهه بتلك الاعمال والخلق وهذا النظام صالح
فيها تفقيها مفاض من حصص الرحمة من غير فكر
وروية منه وهذه الافاضة انما تكون بركة تنقو
في خلق السموات والارض وهذا هو معنى قوله عز وجل
قائل واوحينا اليه فعل الخيرات واوامر الصالح
وهذه الصورة ايجاد الفعل يتبع هذا اليجاد
ايجاد علم بتلك الاعمال والخلق ونظامها
المجرب لا يتكامل احد من عباد الله الا بها
تين الهل يتبين لكن كثير من افراد الانسان
لا يستوجبون اليجاد الشافعي من حصص الرحمة
بغير واسطة فكان الخبز حينئذ ان تتوجه الرحمة
الى كمال من البشر يستحق بمجملتان ينسلك من
احكام افراد الخاص ويتقبأمة من الناس بحسب
امزجتهم ويليق بها من الاعمال والخلق
يكفي تزيينهم الطبيعة المقادير لهم من
القرب ويستوجب ايضا كبطرة ان يجذب
من حيز الطبيعة الى حيز القدر من قنصر
عنا لا نفس بلون اليمانيين ويحيط بهما تحقفا
يتبين افاذا توجهت الى كمال هذا لغة ختمت
ليها وعظمت وانطبع في السر المراد وتستهلك
هذا السر الجمالي بصيرة بقاءه باحكام تلك
رمة تيسر عنه وقوله عز وجل ثم يد الى حيز
فكر الروية فيتم كماله واعي وهذه حقيقة

التي هي في

۵
افواجی بی بی غنہ
انکی طرف اچھے
کاموں کے لیے
خیرات فرمادے
کی ۱۲

125

اعمال و اخلاق در میان اسکندر و لوگوں کے ہیں اور ان کا ہدایت
پانا ہے جو اس نظام صالح کے کہ اللہ تعالیٰ ماضی ہو اپنے
بندہ کو جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اس کو کچھ
دیتا ہے ان اعمال و اخلاق کی اور ہدایت کرتا ہے اس کو ان کے
نظام صالح کی وہ سمجھ افاضہ ہوتی ہے درگاہ رحمت سے
بفکر و رویت کے اس سے اور یہ افاضہ تحقیق ایک نکتہ
ہوتی ہے نفع بیگنی خلق سمیت صالح میں اور یہ معنی ہیں
اللہ تعالیٰ کے اس قول کے و اودعینا الیہم فعل الخیرات
و اقام الصلوٰۃ اور یہ صورت ہے ایجا و فعل کی اور تابع
ہوتا ہے اس پر ایو کے ایجا و علم ان اعمال و اخلاق اور
ان کے نظام محبوب کے ساتھ اور اللہ کے بندہ میں سے کوئی
کامل نہیں ہوتا مگر ساتھ ان دو ہدایتوں کے لیکن بہت
افراد انسان ہیں کہ مستوجب ایجا و مشافہ کے نہیں درگاہ رحمت
بغیر واسطہ تو اس وقت بہتری یوں ہوتی ہے کہ حجت عجب ہوتی ہے
کسی کامل بشر کی طرف جو استحقاق رکھتا ہو اپنی جبلت کے
سبب لہر کا کہ نکل کے احکام فرد خاص سے اور سچا اگر وہ مردم
میں ان کے فرائض کے موافق اور ان کے فرائض کے موافق اعمال و اخلاق
اور ان کی ترقی کے طبیعت کے مطابق جو ان کے واسطے تقدیر کیا گیا
اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نہ مستوجب اس امر کا اپنی قدرت کے
سبب کہ جب وہ فی طبیعت طرف خیر قدس کے اور وہاں منصف ہو کہ
نفس ساتھ لوں کی کسی گونے اور طاق کے لائن دونوں میں اور ان کا اندر
تحقیق آدمین کی پس حجت متوجہ ہوتی ہے طرف اس کامل کی
یہ صفت ہو کہ حجت اس کے کجا اور اس کو ان کے تو ہمیں منصف ہو کہ
یہ سر اور اور غالب ہو جائے سر اجالی انی بقا کی صورت میں ساتھ حکام
ان کو ان کے پس ایک و اس کے در حالیکہ طرف علم ہے پھر وارد ہو جز

دکترین اور دیتہ میں یہ کل کلام ہے جیسا کہ اسکو محض برہنہ اور ایسی حقیقت ہے

نزل الشرائع علی الانبیاء وحیاً ونزل الطرق
 علی التولیاء کشفاً والہاماً فیسم منہذا الحجتا
 الی الواسطۃ کلاماً والاعلیٰ النظام المراد فیہ
 البیہ قطرة فی اخذ منہا خلق السموات والارض
 والحکمة بتوفیق اللہ ما یناسب بخصیۃ نفسہ
 ویدع امر لعامة فیتقبل بین عینہ النظام الملاح
 ویکون حکماً فاضلاً فی جمیع امورہ فیفوز بالسعد
 ویكون ممن ھدی الی صراط مستقیم وکان
 سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من استوجب
 عقلہ بجل معرفتہ ما یناسب بخصیۃ نفسہ
 ان یعرف اشیاء من حالۃ الائمة فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم منہالہ علی ہذا الحالۃ
 لقد کان فیم قبلکم محمد بن الحارث وقال
 لو کان بعدی بنی لکان عمر ھذا وقلنا تانی بنی
 من ہذا الباب نصیباً فیفہم منہ اشار الی الناس
 فی قریبتہم من ما بہم فمن تالک الحضر ان
 الناس لا یعتد بقربیت حتی یخوضوا فی الطہارۃ
 ویعرفنقلہ ویعرفنالحج ابداً مسللاً بینه
 و بین ہذا النور من الطبیعة ویعرف کیفیۃ
 قہر الطبیعة ولا لیتجاہ الی ما انتہی لموغلوا
 وہیات نفسانیۃ تعبد الیہ ما فقد یجرب کل
 ذلک من نفسہ ویحیط بنفسہ من ہذا
 الجہۃ علموا حتی یعرف لذاتہ المباحات فی
 السجدۃ ویعرف کیف نقت روحہ وھو
 فی تالک الحالۃ دارتق بینہما لولین اللہ الحجاب

نزل الشرائع کی نبیوں پر ارکوحی اور نزل طریقہ پر
 اولیاء کے از رو کشف اور الہام کے تو محتاج واسطہ کا
 مستقلاً اس کے اسکا کلام وجود اللہ کرنا اور نظام امر کے پس
 ہوتی ہے اس کے لکچرف اسکی فطرت اس سے اور فہم کرتی خلق
 سمیت صالح اور خلق حکمت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بقدر کے
 خواص نفس کے مناسب اور چھوڑ دیتا ہے امر عام کو پیش
 ہو جاتا ہے اسکی اکھوں کے سامنے نظام امر اور ہو جاتا ہے حکم
 فیصلہ سبب رہیں تو وہ فائز ہوتے سعادت کو اور
 ہو جاتا ہے ایمن سے جھوٹا صراط مستقیم کی ہدایت پاتی ہے
 اور حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جتنی عقل مستویہ کی
 بعد معرفت کے اس سے کہ جتنا سمجھا انکے خواص نفس کو کہ جان
 اکثر چیزیں استحال کی ہیں فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اسی لکھی اگاہی کو واسطہ لگو۔ لکان فیم قبلکم
 محمد بن الحارث فرمایا۔ لکان بعدی بنی لکان عمر ھذا
 اور شریک مجاویذ اللہ تعالیٰ نے ایمن چھوڑ دیا
 مجھے لوگوں کے شرب اللہ کے قرب میں لگی تو اس گاہ سے بہت
 بھیجے کہ انسان ایمن قابل ہوتا ہے کہ مہلت ہو جائے تو
 طہارہ کو اور اس کے فہم ان کو اور جیتک پہلے طبیعت کے
 پرکھ کر دیکھو کہ وہ ایمن اپنے اور اس نور کے اور پہلے
 طبیعت کے علیہ اور اس کے علیہ کو اور ہیئت نفسانیہ کو
 جو اعادہ کرتی ہے اسکی طرف سے جو کم ہو گئی ہو جو بکرو
 اپنے نفس اور احاطہ کر اپنے نفس اس کے علم کے اور
 بہانہ کے پچانگت نہا جاتے سمجھیں اور پہلے کہ کو نہ کر
 اسکی روح کو رقت ہوئی اور صاف ہوئی اس حالت میں اور
 اٹھ گیا حجاب جو اس روح کے اور اللہ کے درمیان تھا

ما صاحب الدائم
 درستی بی بی
 دعوہ

فصارت مشافہة بالماجاہ کا نہ ملای العین
 وکف کیف یغان علی قلب بعد ذلک وکف
 یدفع ذلک بالانحاء الی کلمات تحشیة وھی
 بدنیة وفسائیة تقید الی حافقدہ وحتی
 یعرف الیقین او الجماع الحاکم الی اللہ العزیز
 علیہ وبعث ما یقر علیہ الخلق من اللہ
 فی الدعاء الخیر الدنیا والاخری وبعث من
 الفتن من جهة المعرفة ان اعمالہ واخلقه و
 اعمال غیری واخلقه وخصائص الزمان کلها
 لیست بیدہ واما ھی بید اللہ بفعلہ شیء وحقیر
 ما یجدی الی ہذہ الخلة من الاستخارة فی
 کل ما یرود علیہ ولفقر الی الدعاء و لا یغزو
 اضطراباً من جهة معرفة وبعث ان ما عدا
 اللہ فی الدنیا والاخرة فیما یرجع الی القربی و
 الجنة خیر من اللذات الفانیة الجسادیة حتی
 یعلم حجاب الطبیعة وکف یغلب علیہ ہذا
 الحجاب کیف یفسد علیہ نورہ واطمینانہ
 ثم کیف یعاجز بقہر الطبیعة وبعث حجاب
 الیسیم و سوء المعرفة فمن عرف ہذا القہر
 من نفسہ ولو یفقد خویرہ نفسہ فیہ الذی
 یقتل بقربیہ و هو الذی دخل فی قلبہ بشارتہ
 الایمان فعلم ان تلوک طیب نفساً ویاک
 ان تاخذ ہذا العلوم ظہر **مشہد آخر**
 اطلع الخی سبیلہ علی حقیقۃ الروح واما ھی
 جوت الانسان بانفکالہ عن البدن و ما یحس

الشاہد الادویض

تو ہو گیا شاد سبب مناجات کے جیسا انکھوتے دیکھا
 اور پہچانے اس کو کہ کیونکر یہ پڑتا ہے اس کے قلب پر بعد
 اسکے اور کیونکر منع ہو جائے ساتھ التجا کے شروع سے اور
 ہیبت بدنی اور نفسانی پر لاتی ہے اس کو جو مگر مگنی تھی
 اور یہاں تک پہچانے یقین کو یعنی جمع خاطر کی کو اللہ طرف
 اور اعتماد اللہ پر اور پہچانے کہ متضرع ہوتا ہے اس حالت پر
 تضرع بھیج دے کہ واسطہ بری دنیا اور آخرت کے دنیا
 مانگنے فتنوں سے اس کی معرفت سے کہ اعمال و خلاق کے
 اور اعمال و خلاق اسکے مولک کے اور مصائب مانی کے
 اسکے ساتھ ہیں نہیں اللہ کے ہاتھ ہیں جو خدا چاہتا ہے
 سو کرے اور پہچانے کہ خلت سے کیا ہدایت کرتی ہے
 استغفار سے شہر سے جو اس پر وارد ہوا اور بقرار سے طرق عا
 کے اور براہ مانگنی مضطرب ہو کر بہت معرفت اور پہچانے کیا
 اللہ نے اسکے واسطے ہتیا کیا ہے دنیا و آخرت میں اس حیرت
 جس سے رجوع ہو طرف قدرت کے اور بہت تیرے لذات فانیہ
 جسمانیہ سے اور یہاں تک جان لے حجاب طبیعت کا اور کیونکر
 اس پر غالب آجاتا ہے اور کیونکر اسکے نور کو فاسد کر دیتا ہے
 اور اطمینان کو بھڑکوا کر علی کیا جانے علی طبیعت کا اور
 پہچانے حجاب سم و معرفت کا پس میں شخص ان کو اپنے
 نفس کے پہچان لیا اگرچہ بعد جو ملے نفس کے تو وہ شخص
 مقرب ہے اول اسکے قلب میں یا مکی بشارت وہاں مکی پس
 پر لازم سمجھ لے کہ تو اپنے نفس کا طبیعت اور خرد داران علوم
 کو پس نہت کیجو مشہد **آخر** اطلع دی مجھے اللہ
 سبحانہ نے روح کی حقیقت پر کہ بیشک روح وہ ہے
 کہ اسکے بدن سے جدا ہونے سے انسان مر جائے اور سبھی جس

والحکمة والحیوة ولها طبقات ولها اقسام اقربها الى
البدن جسم هو فی مکان فی القلب ذمہ تشر
فی البدن وھل القوى الدلاکة والطیبة وشم
حقیقة من الیة وھل التي انعقدت قبل ظهورها
فی الناسوت ومنها اخذ المیشاق ثم حقیقة لاجتہ
وھل حصہ من الصوۃ الانسانیة مستندة فی
مستحضرة من قوى الغلاکة والعناصر عرقیة
للاحکام خاصة ثم صوۃ السانیة مع قطع النظر
عن المستحضرات ثم صوۃ یونیۃ ثم صوۃ نامیۃ
ثم صوۃ جسمیة ثم حصہ من الطبیعة الکلیة ثم
انبساط حکم باطن الوجود علی ارجاء الخارجم
قال ان الروح جسم لطیف حل فی البدن کحل
النار فی الفخ فهو صادق ومن قال بها عجز
فهو صادق ومن قال انما ذمہ فهو صادق ومن قال
انها حاکمة فهو صادق کما رجعتموہا لکن لا
یخفى ان الاصل تصور **تحقیق** قال اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوة مستجابة
فتعجل کل نبی عودہ الی اخیبات دعوی شفاعۃ
لا مع ان قلت کل نبی لدعوات مستجابة کذلک
لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم دعوات کثیرة مستجابة
کما وقع فی الاستقار وفي مواضع لا یحصر فی الی
دعوة اشار فی هذا الحدیث لا یعلم من السباق
انہا دعوة واحدة لکل نبی فلت ہذا الدعوة
لیست دعوة وغتہ خاصة فی شی من لطالب
بل کلامہ اللہ تعالی رسول طفہا ہدوہ وھدوہ
فلا یخلو حال العباد من امر من ان یطیع فی

وحرکت و حیات ہے اور اس کے طبقے اور اقسام میں اقرب
بدن میں انش کہ جسم ہوا ہے جس کا قلب میں ہے
بکھردہ منتشر ہوتا ہے بدن میں وراعتا ہے
قوت مرا کہ اور طبیعت کو بکھیرا کہ حقیقت منہ الیہ
ہے اور وہ وہ ہے کہ مستند ہوتی ہے عالم
ناسوت میں ظاہر ہونے سے پہلے اور اسی سے لیا گیا
ہے لہذا ان کثیر ایک حقیقت مدہم ہو وہ ایک حصہ ہے
صورت انسانیہ کا اسی صورت انسانیہ کہ کثرت کے جن
مشخصہ ہو تو ان فلان خاصہ سے حقیقی ہر اس کے احکامات
کے کثیر صورت انسانیہ سے قطع نظر شخصیات کے کثیر ہر ایک ہے
بکھردہ نامیۃ ہر حصہ ہر حصہ ہر طبیعت کے کثیر
انسان کا حکم باطن الوجود کا ارجاء خارج ہر جو شخص کہ روح
جسم لطیف ہو حلول کے ہوتے ہوئے جیسا حلول انک کا
کو لیس تو وہیں کہ اسے امر ہو کہ روح مجرد ہے وہ کبھی
سوا ہے اور جو شخص کہ اس کے قلم ہے وہ بھی صادق ہے
اور جو شخص کہ روحی حادثہ ہو وہ بھی صادق ہے
لکن جو ہو وہ لیس لیکن لیس ہر شے ہے کہ اقتدار تصور
تحقیق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوة مستجابة
فتعجل کل نبی عودہ الی اخیبات دعوی شفاعۃ
لا مع ان قلت کل نبی لدعوات مستجابة کذلک
لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم دعوات کثیرة مستجابة
کما وقع فی الاستقار وفي مواضع لا یحصر فی الی
دعوة اشار فی هذا الحدیث لا یعلم من السباق
انہا دعوة واحدة لکل نبی فلت ہذا الدعوة
لیست دعوة وغتہ خاصة فی شی من لطالب
بل کلامہ اللہ تعالی رسول طفہا ہدوہ وھدوہ
فلا یخلو حال العباد من امر من ان یطیع فی

۱- ۲- ۳- ۴- ۵- ۶- ۷- ۸- ۹- ۱۰- ۱۱- ۱۲- ۱۳- ۱۴- ۱۵- ۱۶- ۱۷- ۱۸- ۱۹- ۲۰- ۲۱- ۲۲- ۲۳- ۲۴- ۲۵- ۲۶- ۲۷- ۲۸- ۲۹- ۳۰- ۳۱- ۳۲- ۳۳- ۳۴- ۳۵- ۳۶- ۳۷- ۳۸- ۳۹- ۴۰- ۴۱- ۴۲- ۴۳- ۴۴- ۴۵- ۴۶- ۴۷- ۴۸- ۴۹- ۵۰- ۵۱- ۵۲- ۵۳- ۵۴- ۵۵- ۵۶- ۵۷- ۵۸- ۵۹- ۶۰- ۶۱- ۶۲- ۶۳- ۶۴- ۶۵- ۶۶- ۶۷- ۶۸- ۶۹- ۷۰- ۷۱- ۷۲- ۷۳- ۷۴- ۷۵- ۷۶- ۷۷- ۷۸- ۷۹- ۸۰- ۸۱- ۸۲- ۸۳- ۸۴- ۸۵- ۸۶- ۸۷- ۸۸- ۸۹- ۹۰- ۹۱- ۹۲- ۹۳- ۹۴- ۹۵- ۹۶- ۹۷- ۹۸- ۹۹- ۱۰۰-

فی حقہم افاضتہ بركات علیہم اور بعضی حقہ قلب
 ذلک اللطف مقنا وخطا وعضیاتی کل من الحان
 یاہم البتہ الہام نفث فی الودعان ین عولہم ان
 علیہم فذلک عوۃ واحدة لکل بنی البشر علی اللطف
 الادی منہ کانت بعثہ واما نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
 فقد استشعر من بقسہ ان اللہ تعالیٰ لم یفصد بعثہ
 اللطف بہم فی الدنیا فقط بل ارادہم فی الاخرۃ
 معذلک الرحمة عامۃ یوم المعاد وقلذ کفانا صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم شہید فی الاخرۃ والشیئۃ من خواصہ فنفث
 فی روحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یخبرنا ذلک اللطف
 اللہ انما انشا من اللطف للذی ہو مشاہد النور الیوم
 المعاد نذیر فی هذا السراج التہذیب **مشہد**
آخر وحقائق فاض علیہ علم
 الخلق ولا یجاد عموما والخاص فی النشاء الخیا الخ
 وانہ یکن اجتماع النقیضین والصدیقین فی نفس الامر
 لکن بان یكون احدا للنقیضین فی حضرة ولس فی
 الامر بان هذا ہکذا او یكون او غیر فی حضرة لیس
 نہما او الحیرم بان هذا لیس ہکذا وحق بنین اللہ
 ہذا العلوم دایہ لیسر ہیا نہ الخلق جم اجزاء فحقاقتہ
 وافاضۃ صورتہ مناسبتہ علی ہذا الخجزاء حتی یضین
 شأوا حدنا او الخلق یكون تارة لما هو من انصاف الخکم
 اجزاء انصافہا یفایض علیہا صورتہ مناسبتہ بالصورة
 العنصریۃ فی الکبفیات ذالک بیان وسائر الودعان
 فیصیر الخلق انسانا او فرسا او تارة لما هو من الصور
 الخیالیۃ فحقہم خیاالت کانت منشئتہ الخیال الذکر
 فیہ من الخیال الصور الواقعتہ فی الخیال من خارج

المشاہدۃ الخلیقۃ والاشیاء

افاضۃ الصور
۵۶۸۵

تو یہ انکے حق میں افاضتہ بركات کا ہوا یا ایمان لکنا سیر
 تو وہ ہر مانی درجہ تہذیب ہوگا انہی لوہ وادع جن جنون
 میں بنی کے دل میں یہ بتا دلی جاتی ہے کہ نہ کے واسطے دعا
 خیر کرے یا دعائے بیکرے تو وہ دعا واحد ہے واسطے
 ہر بنی کے جو اللہ کے لطف سے پیدا ہوتی ہے جس کے
 واسطے اسے بھیجا تھا لیکن جو پاک بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ جان لیا اپنے نفس اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں بلکہ
 انکے بھینچے سے فقط دنیا میں انہی ہر مانی کرنا بلکہ ارادہ کیا
 اس کے ساتھ قیامت کے دن ہم رحمت کرنا اور ہم بیان
 بیان کر چکے ہیں کہ پاک بنی صلی اللہ علیہ وسلم شہید بن
 آخرت میں اور شہادت آپ کی خواص کے پس اپنے قلب
 میں اس امر کی گواہی اس کے عا کو رکھ جو وہ بن واسطے قیامت
 تہذیب خور کر لیا اس کو جو خور کر کا حق **مشہد آخر و**
حقایق افاضتہ جو میری دلہ خلق دنیا کے علوم کا
 اور خلق کے علوم عالم خیا ل میں خصوصاً اور کلاجماع
 نقیضین اور اجتماع صدیقین نفس الامر میں لیکن اسطر سے
 کہ احدا النقیضین ایک گاہ میں ہو اور اس میں ہو لکھتین
 کہ یہ اولیٰ بن ہی گیارہ دوسری نقیضین دوسری دگاہ میں اور
 اس میں ہو لکھتین امر کیوں نہیں ہے اور ہم بیان کرتے ہیں
 جسے یہ علوم جس قدر انکیا بیان سان کے خلق جمع کرنا اور مختلف
 ہے اور افاضتہ صورت مناسبتہ ان اجزاء پر بیان ترک
 کہ وہ اجزاء ہوا میں ایک واحد اور خلق کبھی ہوتی ہے
 عناصر سے جمع ہو جاتے ہیں اجزاء اور افاضتہ ہوتی ہے لکھ
 وہ صورت جو مناسبتہ سے کبھی کبھی اور کبھی میں اجزاء نہیں
 تو وہ مخلوق انسان ہو جائے یا فرس یا دھنل کبھی بنی ہو جاتا کہ
 تو جمع ہو جائی ہر خیالات کہ کبھی ہو لکھتین خیا ل میں یا ناکت

خیال میں اجزاء کے صورت دانی سے جمع ہوا

فیفاض علیہا صوریۃ تناسلہا صور الحیالۃ فی
 التجرد من وجہ والتلخیر بالمادۃ من حیث کل خلق فی
 ای نشأۃ کان فاما لا یدخل فی تالیف النشأۃ شیء من
 خارج تلك النشأۃ لان ذلك محال الی قبلہ العفل
 ضروریۃ فمما نشأۃ تعد نشأۃ اخرى ووجودیۃ نشأۃ
 بعد لموجود فی نشأۃ اخرى ذلک لانها هما کما
 فی الطبیعۃ الکلیۃ وصورانہا فی النشأت علی السواء
 فینبغی ان تجرد ذلک الی النشأۃ الحیالۃ فہذا الذی
 بناء وھذا و احیاء و اماتۃ و تفریقہا و تفریقہا الذی
 کل یوم ہونی شأن فوہا یعلق الازادۃ الالہیۃ فیکون
 شخص خیالی فیبعث لہ تقریر فی حجم لاجزائہ الخیالۃ
 و من عجیب الامور خلق اللہ علیہ عالم یکون فیکون
 الرجل شریفا فی نفس الامر ویکون لیس مثریفا فی
 نفس الامر فی زمان واحد ذلک انہ بالمیکن الرجل
 مثریفا فی الاصل و لکنہ و لکنہ و لکنہ و لکنہ و لکنہ
 الفلکیۃ یومئذ سابعۃ نسب وای ان ذلک یومئذ یخرج
 زحل مع الشمس و المشتري بحيث یكون الزحل مرآۃ
 و نور الشمس المشتري منعا کافہ فیمتد یثون
 والله اعلم و ھذا المولد براعۃ النسب و الباعۃ
 من اجزاء فیکون ذلک الاتصال عجیب یمحط فی صوف
 المقاضۃ حکم ھذا الصالح کما یحفظ فی المولدات
 اشکال المولودین و یحاط بہ ما ھذا الرجل لیس لہ
 شرف مولود فیض لولہ فی الملاء الا علی فیلویۃ
 شرفا ثم لا یرال فیہم ثم ھذا المعنی کما یروى الانسا
 فلو فیما یحتمل من شرف منہا لہا مات الی الملاء و السافل
 و منہ ھما الا قریبا من غنی اعم غنی کل افعالہ الانسا

سے تو فاضل ہوتی ہے ان پر و حضرت جو مناسب کہ ہو
 خیالہ کو یقین بخبر و کے ایک جہ سے اور اولوہ ہونی سے اذاکہ
 ساتھ ایک جہ سے ہر خلق کسی عالم میں ہوا اس عالم خارج
 سے علی علم من داخل زمین فی اس واسطے کہ ہر حال میں ہو
 عقل قبول نہیں کرتی ضروریات یہ بات کہ ایک عالم بعد
 واسطے دوسرے عالم کے اور ہر سبب کا واسطہ ام کو طبیعت
 کلیہ میں دروزت کفی طبیعت کلیہ کی سبب عالم میں بریں
 چاہیے کہ قری نظر مجرب ہو عالم خالیہ میں کو بیان نہایت
 اور پکا نہایت کہ تلبے اور ماڈل التا و تقریرات ہے
 والذکر وہاں ایک ذرا لادن ہے تو سادقات الارادۃ الیہ
 متعلق ہوتا ہے واسطے یہ ایک شخص خیالی کے تو
 برانگیختہ ہونی ہے واسطے اس کے تقریر اس کے واسطے از خالیہ
 جمع ہوتے ہیں اور عجائبا اس کے ایک خلق سے اس کے کثرت
 پس ہوتا ہے ایک واسطے میں شریف و شریف نہیں ہوتا
 میں ایک نہایت میں اور اس واسطے کہ اگر تو ایک مرد اس میں
 شریف نہیں ہوتا لیکن یہ میرا ایسے ناز میں کہ انصاف الیہ
 مقصی ہیں اس کی بزرگی نہ کہ بزرگی ایمن یہ ایک قیاس ہوتا ہے
 زحل کا شمس اور مشتري اس میں شریف کہ زحل آئینہ ہوتا ہے شمس کا
 اس میں منعکس ہوتا اس وقت ہوگی اور فخر ہوگا تا ہی اس میں ہو
 بزرگی نہ ہوتا ہے اس کے سبب کہ وہ واسطہ ایسی جنت
 کہ غنیمت ہو اس کی حقیقت خاصہ میں حکم اس اتصال کلیہ سے محفوظ ہے
 بچھون شکل الدیر انہ ان الیقین کا میں زمین شرافت فی
 نہیں ہے تو حکم کیا ہوا یہ ملہ ملا علی میں اس کے شریف ہوا نہ
 بچھون میں ہمیشہ یہ بتا رہی جاتی ہے جیسا کہ بیت کرنا ہوتا
 اپنے بچہ کو چھوڑ کر ہوا تھا کہ اس سے ترشح ہو چھون الہام
 طرف ملا اسفل کے اور انھیں عجائبا ہوتا ہے تو قیاسی آدم کو

۴ مولود ہے ایک عالم میں کہ وہ اس واسطے اور سبب عالم کے

فی الارواح و بعض تمهید المقلد من قولهم انما
 علی نفوسهم هو الذی یصیب من اهل من طرائق سوان
 فی الوجه سبب قبل للبعثنا الیه من صبیغ الایمان
 علی نفوسهم هو الذی یصیر سدا و ضارۃ فی
 الوجه سبب غیابنا للبعثنا الیه من ذلک رؤیة
 روحانیة و فی سبب المبدء ان کما یتلوه و یطبع
 من الاشیاء فی الحق من جهة من جهة صمدیه من الذات
 الالهیة و جهة ظهور فی حق فی حق حیات حاکم
 فی حق بان الوجود المنسوط هو الله فلهذا
 لکن النظر الدقیح یحکمان الذات الالهیة صمدیه
 فیها الشیون بمانی فی المبدء الاول و صمدیه الوجود
 المنسوط هو الفعلیة و الخارج ثم ظهر هذا فی
 الخارج شأن بعد شأن علی الترتیب لکن **مشکل**
 اخرون علی سبب الخبیثة فی طرق ظهور الکلمات
 اعلم ان الکلمات لا یتبعها الا من قوی النفس
 الناطقة فاذا عادت من المبدء الالهیة و صمدیه
 بالقوة العازمة من الشخص الاکبر صارت بمنزلة
 الاستحسان بالنسبة الی ذلک العازمة فتتقارب
 المطلوبة هذا الی غیرها و اما الاول لیس هذا الحد
 احدهما لیکون هذا الی اولی خطی و ادنی
 استحسان منضوبا بالعازمة و تانبها لیکون
 القوة القویة للبعثة من صلب النفس المستقر علی
 النفس فی اوقات کثیرة و هو المنضوب بها من الطرفين
 مراتب کثیرة و الاوقات و الاجوال و الاسباب و اخر
 نور الاول لیس فی ذلک عین من من یكون همة
 النفس مشغولة عند ذلک من الازمان و صمدیه و انهم

الاشیاء الثانیة و الارواح

ازواج بین اعداء التمدد و نون مقدون کم کم کتب من کفر
 رنگ فردن کے نقوس پرده کی کتبے روح فطرانک و جانی
 اور و یہاں ہی سبب فی معرفت الہی کے اور ایمان کا رنگ بل جنت
 نقوس پرده ہی طیف شعی کہو و جانی کے رنگ و زاری کے
 جہنم کی سبب نیت الہی کہو و جانی کے رنگ و جانی کے
 اسرار صمدیہ کی کتبے دیکھا و و منسوط و تسلطی حقیق
 دوہ و نون کی کتبے جنت کے صمدیہ کی ذات الہی اور ان
 اسین ظهور علی الہی کی الہی حیات کے کتبے جانی کا حاکم کر لیا
 و جانی ہوا اس کے کتبے و منسوط و تسلطی تو ہی اسکی
 غفلت کے لیکن نظر قوی حکم کرتی ہے انکسرت صمد
 ہوئے شئون ساتھ اس کے کتبے و اول میں بھی صمد ہوا
 و و منسوط و فعلیت او خارج ہے و جانی ہوا و جانی
 ایک شان کے بعد شان و پرتش کے جو پر شیدہ تھی
 مشتمل آخر یہاں فاضلہ کے طریق ظهور کلمات کے سبب
 جانتا ہے کہ کلمات نہیں برنگتھی ہوتی مگر اس قوت
 سے جو نفس الخبیثہ میں اس صفت سازگاری ہوتی ہے و جانی
 اور اسکی ہمت الخبیثہ ہوتی ہے و جانی کی قوت عازمہ سے تو جانی
 بمنزلہ استحسان کے نسبت قوت عازمہ کے تو متعجب
 ہو جاتی ہے و منسوط و ہوا و جانی کے اولیا کے یہاں و
 حیدر میں ان رو میں سے ایک صمدی خطروہ اور ادنی
 استحسان ہے متصل ساتھ عازمہ کے اور دوسری حیدر ہمت
 ایمان قویہ منبثہ ہے صاحب نفس کہ وہ صمدیہ نفس پر و جانی
 میں جو اس سے متصل کہ اور ایمان نون طرف کے بہت مراتب میں
 اور و جانی اسباب کے وسطے خاص میں پھیل لیا اس میں و جانی
 ایک میں کہ انکی ہمت نفس کے نزدیک مشتمل ہے اور دیکھتے ہیں
 کہ ان اس سے صمدیہ ہوا و جانی میں جانی ہمت مشتمل

من یكون حمت غیہ من قبل من یحلم فی خفا
 خیال اولیقا فلیجد لذات بالوحد بالوحد
 بتدبیر الحق ورحمتہ فیضہا لہا الاول
 اکثر فی الہند وخراسان وایلیمہا لہا اکثر فی الخا
 والین وایلیمہا تم الاولیاء اوقات منہا ما یكون فیہ
 الادارۃ الصوفیہ من غیر من اجرة استبعاد وخالقہ
 سنۃ اللہ انجم فی مقصود فاذا اخطر فی طایفہ استبعا
 او مخالفت سنۃ اللہ لکن کما تری عندہ من الخیا
 والنحل وھذا سر قولہ صلا اللہ علیہ وسلم لابی رافع
 لما طلب منہ الذراع فی الملقا التالۃ فقال یا رسول اللہ
 انما لشدۃ ذراع ان امانک لو سکت لتاوت ذراعا
 فذراعا ما سکت ومنہا ما لا تنید فی الخافۃ والادۃ
 وانکا والقوم الاستدۃ فی العزۃ کما تری عند المناسۃ
 وعلاکۃ الاجال محاریبۃ الاقران ثم الاولیاء فی بدعۃ
 الداعیۃ علی طبقین منہم من یكون الداعیۃ فی منفعۃ
 من الہام الحق تعالیٰ وذلک ان ارادۃ نظام الخیر
 تنفیذ حمتہ وواعی وذلک ان یكون داعیۃ حاجۃ
 لاسباب مقتضیۃ لہا اللہۃ حضوا ما ان یكون داعیۃ
 مستمرۃ کادارۃ اقامۃ الامۃ النوحا العیاء وبعثہ سیدنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہا مستقر الانزال
 سرچۃ من شمل جہا متصلۃ بقلبہ المقدس فی صلیۃ
 لافاعیل خاصۃ واوزاع جزئیۃ لکسۃ فیضہا لملقا
 والوقت وھذا ھو الطیفۃ العلیا المحضۃ بالکمال الطلق
 فی صلیۃ التل فلو استیجاب تہجاء و نکثیر طہام تہجاء
 بحسب مقتضیات وطلعات ساعتہ و قس
 علی خلقہ منہ جہۃ العلم منہ مستہم وناہم من المنعقد

جو تو ہے بلکہ فضل ہو تو ہے عظیم خیال میں یا لفظ میں تو
 ہوا لفظ میں باقی اس کے واسطے توجہ اور مایل ہوتی ہے کس وقت
 ساتھ تہجرت کے اور اس کی رحمت کے تو صادر ہوتی ہیں انہی
 آثار اور اول قسم کے اولیا کثر ہندو و طہسان اور کے قریب میں
 ہیں اول و دوسری قسم کے ہیں چنانچہ میں اور اس کے لواحق میں پھر
 اولیا اور کیا سطوت ہیں میں سے وہ کہ کہیں اور ہر ذہن
 کہ اس کو زراعت ہو یہی جاننا یا مخالف چھنا سنت لہذا کہ قصہ
 میں پہلے تاثیر ہو کیونکہ جب خطرہ آیا اس کو دل میں استبعا کا یا
 مخالف علوت لہذا کہ تو قلب کا یہی حصہ جگہ کے اجال سے اور شرف
 ہوئے اور یہ سر جلی تہجرت علیہ وسلم اس کے واسطے لوانع کے
 جگہ سے علیک تھا ذرا عتسیر می تہجرت انھوں عرض کیا تھا کیا
 رسول اللہ کی ذرا عتسیر ہی ہو میں تو آپ نے فرمایا تھا کہ تم اس میں
 تو ذرا عتسیر ہی ہو میں تو آپ نے فرمایا تھا کہ تم اس میں
 اور استبعاد اور محاریم سے تہجرت میں جہم و کینہ نہ ہو بلکہ
 سر کر میں ان خیر اور بدیوں کے اور ان میں ان کے بھلائی اور بیکار
 ہو میں و طیفہ میں یہ طیفہ جہم و کینہ نہ ہو بلکہ ہوا ہی الہام حق
 اور اس کے لادہ طیفہ کو کسے اس کی ہمت میں داعی اور تہجرت
 یا تو داعی خاص و سبب قصا کے جیسا قصہ نصر علیہ السلام اور تہجرت
 داعیہ سرقرہ جیسا کہ سیدھا کہ انکاست شری اللہ کے ساتھ تہجرت
 سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہیں نہ متروک ہے ہمیشہ
 کوئی گوشہ اس کے گوشہ میں متصل ہے ان کے قلب مقدس سے
 پس تو یہ ہمارا وہ طوق خاص امداد و صلح جزئیہ کاموافی قصا
 رفت اور مقام کے ادبہ طیفہ اعلیٰ ہے مختصر ساتھ کمال
 مطلق کے پس ہوا ہے اختلاف اور قریب دعا اور بدیہی نظام
 واجب موافق مقتضیات اور دعائے کس سے حاجت لہا نہیں
 سرور چشمہ کا جو جیسا خاص سے اور مقتضیات لہا اعلیٰ میں

موسیٰ الاول

فی الملاء ان علی اراۃ الخیر لاهل الارض فی
 بقلیہ المقدس حائما الا انہ متصور بطور شہد
 الاوقات والادضاع وھیات النفس فیخرج بصورة
 النقت والوعم مئة وتمثل ملک انحر واقلمتہ
 بکرتی الرویۃ تارة ومنها اخری عنہم من کون
 السفلیۃ هو الباعثۃ فیہ وکیس ذلک ہذا ان کل
 الالہم الا تامل معن کجامعیۃ والیہ لا تشارۃ فی
 مقالۃ ہم المشرکۃ ان العارف لا یتم ان اولی الخلق
 هذا السبع من القوة العارۃ تخلق علی خلقہ الطبیۃ
 فی مشہد سواد القلب من الشخص الماکبر فصل
 ملائک الناس ما بالہم جامعۃ الشہد لہم کست امر
 وجوب تفرۃ شخص بہذا الاصل بل ہما یصل الیہ
 اتیان وتلت فوق ذلک ایضا والحفۃ ہم کل واحد
 المتفرج بہا متفرج الخ مثل الانسان کل فرج من البشر
 متفرجہ من غلیس من لاجۃ وان کلوا الوفا من رحم
 انفسہ شخص بذلک فاما یشر الی سغیر ما اثر
 الیہ ویخرج علی هذا التقراء الذی ذکرہ ویمحله
 علی غلیس جمل والحمل للذی سقلی کاسلا حاقا
 من کل هذه الاقامان لا تشر الیہا **مشہل**
آخر رأینہ فی المنام قائم الزمان اعنہ اللہ
 اذ لا ادشیئامن نظام الخیر جملۃ کل حاجۃ لا تمام
 صلۃ ومرتبت ان ملک الکفار قد استوی علی بلاد
 المسلمین وغیرہم سیدہ ریائہم فاکثر بلکہ امین
 شعائر الکفر واطل شعائر الاسلام والعیاذ باللہ
 فعنہ اللہ تعالی علی اهل الارض عنہما شہد اوریت
 صورۃ هذا الخضر فقمۃ فی الملک الاربعۃ تشریف

سیدہ ریائہم
 فاکثر بلکہ امین

اہل زمین کی طرف سے کہہ رہے ہیں کہ ہر شخص کے قلب میں
 سے ہمیشہ ایسی صورتیں متفرق ہیں جو بوقت اوجاس
 کے اور ہدیت نفس کے اور کبھی خارج ہوتا ہے اجرتہ القلم
 کے اور کبھی متحمل ہوتا ہے فرشتہ اور کبھی خواب میں فاضلہ بکرت
 اور کبھی قیام میں اور بعض ایسے ہیں کہ وہ اپنے سقلیہ
 یا عشت ہوتے ہیں اور یہ مقامات کا ملین نہیں ہے کسی
 یون کہہ جائے کہ واسطے تمام معنی جامعیت کے اور
 اسکی طرف اشارہ ہے کہ اس قول مشہور میں کہ اس کا
 لہجہ تہ کہ پھر حیرت کی پہنچتے قوت عارضہ کی اس کو ہونا
 جائے اسکو خلعت طہیت کا شہد میں سواد قلبیہ شخص
 اکثر طریقہ جاتا ہے کہ اس کے سقلیہ کی آواز کو گونج کر جامع
 لکھتے ہیں کہ اور میری کہ میں نہیں ہے جب تک اس کے شخص کے
 مرتبہ کا ملکہ اکثر اس کے لئے کہ کبھی ہر دو تین دن اس کے سقلیہ اور
 حضرت ہر واحد کیساتھ ایسی ہوتی ہے گویا کہ وہ سینہ تفرج
 مثال اسکی ایسی ہے جیسا انسان کہ ہر فرد بشر متفرج ہے انسان
 ہر شخص متفرج ہوتا ہے اگرچہ میں ہر دون اھم شخص کے گن کیا
 متفرج ہوا اس تہ کا اشارہ کیا اس سر کثیر وغیرہ اور کبھی
 اپنے اشارہ کیا یا وہ سیدہ علیہ السلام انفرجین اور اسکو جمل
 کیا کہ غیر محل پر اور محو شد کے ان سے تمام منہ جو میں
 کے ہیں محکم جام بہرہ یاکہ مشہد آخرینہ دیکھو ہیں
 کہ قائم الزمان ہوں اس سر میری اور یہ ہو کہ اللہ تعالی نے جبریل علیہ
 کسے کا نظام چھپے ہوئے تھا کہ انہما انکس اسطے تمام امین اور
 کے اور میں نے دیکھا کہ محو کا بادشاہ عالم گیا مسلمان کے شہر میں
 اور انکا مال شایا اور انکی توبہ کا غلام بنایا اور شہر جمیر میں عدا
 کفر ظاہر ہو اور غلام اسلام کو نے العیاذ باللہ اسطے کہ بعض
 ان میں ہر دو تین دن کبھی اس غیب سے متحمل ہوا اعلیٰ میں پھر

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

الی فل یلین غضباناً من جهة ثالثة من تالک الحرف فی
 از من جهة مایرجع الی هذا العالم وانا ساعتی زحمت
 عقیر من لدن من هم دروم منم الا زابک و من هم
 العرب بعضی من کبار الابل و بعضهم فرسان و
 بعضهم مستاء اعلا قد هم واقرب مارابت شبها
 بهو لزا الحجاز يوم عرفة وایتهم غضبوا بعضی
 و سالونی ماذا حکم الله فی هذه الساعة قلت ذاک
 کل نظام قالو الی مئة قلت الی ان ترونی قد سکت
 غصیه فعملوا بقائلاً من منیم و فی یوم ورجو الیهم
 فقتل من هم کثیر و انکسرت رؤس الیهم و شفاهاها
 ثم انی قد صمت الی بلدة اخو بها و اقل الحجاز فبتی
 فی ذاک و کذاک خوفاً بلدة بعد بلدة فحلت الی
 و قلنا هذا الکفار و استحلوا من هم و سبنا ما
 الکفار ثم رأیت ملک الکفار یأتمهم ملک الاسلام
 فی نفر من المسلمین فامر ملک الاسلام فی انما ذاک
 بذبحه فبطش بالقوم و صرعه و ذبحه بسکین
 فلما رأیت الدم یخرج من اوداجه متدفقا قلت
 الآن نزلت الرحمة و رأیت الرحمة و السکينة ثم قلت
 من باشر القتال من المسلمین و صاروا من حرمین نقلاً
 الی ساحل و سالت عن المسلمین و قتلوا فیما بینهم فقتل
 عن الحوائط لم اصرح رأیت ذاک لبلدة الجمعة
 الحادیة و العشرین من ذی القعدة سنة **مستهل**
آخر لاشبهة فان حقیقة الحقائق و حدة لا کثرة
 فیها و انه لا بد لها من تنزلات لظهور الکثرات و تبیین
 المراتب بالاحکام و احوالها و ان حرکتها من صفة و
 الی آخر المراتب تدل علی ربحية و ان لغایة لها الاقصی ظهور

من اس جهت کوه برقع بطرف من عالم که درین است
 لو گونک چغیر من یون که انین قوم اورا ذیک اور عرب سب
 بین بعضی از نوین سوارین اور بعضی گنور و نیز اور بعضی باده
 بین اور قریب سکے جوین کے دیکھا سنا بانی کے برنجی لوگوں
 عرف کے اور میں دیکھا کہ وہ سب غننا کہ میں میر غننا کہ
 غننا اور مجھے کہ میں کہ کیا حکم ہے اللہ کا اس وقت میں نے
 کہا ہر نظام کے در کینکا انھوں نے کہا کہ تکتے کہ اچیت کے تم
 دیکھو میرا نصیب کہتے دیکھا وہ اسپین قتال کرینگے اور وٹینگے
 منھ پر بارینگے تو قتل ہوئے امین بیت اور ان کے بیت اور نوین کے
 پھر میں بڑھالگے ایک شہر کطرف جو اسکے دیان کرنے اور اسکے
 لوگوں کو قتل کرینگے اور انھوں نے پیروی اور نادانیا کی میری
 اس میں اور اسطرح خراب کیا ہے ایک شہر کے بعد ایک شہر
 یہاں تک ہم پہنچے جمیر اور ہاں کفار کو قتل کیا اور کشتہ چڑایا
 یعنی اسکو اور غلام بنالینتے کفار کے بادشاہ کو پھرنے دیکھا کہ
 بادشاہ کفار جبار ہے بادشاہ اسلام کہ کھسما نوین کے اور میں
 پھر حکم دیا بادشاہ اسلام اسی شاہ میں اسکے در کینکا نوین
 اسکو لوگوں اور گرا دیا اسکو اور فرج کرڈالا پھر پھر چرکینا
 میرے خون اچھل رہا ہے اسکی رگ سے میرے کہا یہ رحمت نازل
 ہوئی اور میں نے رحمت سے سیکھنے کو دیکھا کہ سال ہوا ان مسلمانوں سے
 جنھوں نے جملہ کیا اور وہ کئے رحمت کئے گئے پھر کھڑا ہوا ایک مرد
 اور مجھے سوال کیا ان مسلمانوں کا جنھوں نے اسپین قتال کیا تو
 میں نے تو قہ کی جواب میں اذہن بیان کیا یہ میں نے دیکھا شہر کو
 اکیسویں ماہ ذی قعدة ۸۳۲ کو **مستهل** آخر اسپین کے
 اسپین کے حقیقت الحقائق و حد ہے اسپین کثرت نہیں ہے اور
 اسکے واسطے قرات ضرور میں کہ کثرت ظاہر ہوا اسکے احکام
 و خواص کے مراتب تبیین ہوں اور اس حدت کی حرکت اسکی

نصفہ الحقائق و حدة
 لا یحده

حرف و درت سنا و درت سنا

السلامة الى مسة و الاربعون ۸۶

کمال ثلاث الوجودات وان لها عند حركتها لنفسها الى
مراتب الكثرات حسب مقدس على من الازاداة
الاختياريه التي يقول بها قوم والايجاب الطبيعي
الذي يقول به آخرون فان هذا السبب بسيط في اول
امره ثم انه يتقسم دائره الى شقين فاما الشق الاول فانه
اذ لكل مرتبة خاصة حجب من كان سببا لغيرها
فانه في بساطة الاولى لم يكن خاليا عن جميع الحجب
لانه ظهرت من بعد لكنها كانت مندوحة قطعت
وكامنت فبرزت فلهذا اصول لا ينبغي ان يشك
فيها من لادنى بالذات اذ هذه مشهورة اخر
فشا ههنا ان اندماج جميع المراتب في تلك البساطه
ليس على حد واحد بل هناك حجب خاص مندرج
في ذلك الحجب البسيط هو بمنزلة الظاهر البازر
الموجود بالفعل وحيث اخر هو كاشف بالقوة القوي
او البعدي وهذا الحجب الظاهر من حجب يتعلق
بظهور نشأة كلية او بالذات وليس هنالك
ذكر لافراد تلك النشأة ثم اذا جاء وقت ظهور افراد
تلك النشأة صار حجب ظهور الافراد بقا صلبا ياد
ظاهرا ومن حجب يتعلق بظهور فرد من نشأة يكون
فردا متخفا في المثال وفردا مقتصر بصدق على
كثيرين على سبيل البدل في الماسوت بان يكون
في ذلك المركز شخص ثم بعد ذلك شخص آخر وهما جوار
الحجب متعلق بظهور فرد في هذا المعنى فان يقصد
به ظهور فرد بمرأله متعلق بتلك النشأة او الذات
اذ انعلق الحجب بظهور نشأة كلية ثم انفس ذلك
الحجب عند ظهورها لافراد او اشخاص فاما ان يقصرا

اور اسکی کچھ نہایت نہیں مگر نفس فلور کمال اس حدت کا
اور اس حدت کا بسط وقت سے کہتے ہیں کہ نفس ہا کے طرف مت
کثرات کے مقدر علی ہے جس پر اردو اختیار کیا گیا کہ اس سے
ایجاب طبیعی کہتے ہیں اور حجب بسیط ہے اپنا دل اور من پھر اس کا
دائرہ وسیع ہوتا گیا تہمتہ کے بعد مقابلا سے کثرات کے اسطرح کہ
ہر تہ کی بسط ایک خاصہ حجب خاص کا کردہ ہے اس کے بعد ظہور
اور تحقیق بساطت اولیٰ بین نہیں غالی ان جمیع محبت جو بعد میں
ہو میں لیکن وہ اس میں مندرج ہیں پھر ظاہر ہو گئے اور نشید
پھر ظاہر ہو گئے پس ایسے اصول ہیں کہ اس میں کچھ شک نہ
چاہیے جس شخص کو ادنیٰ بھی سمجھ ہو اور ہمارے اسطرح کے
ایک اور شہد ہے کہ شاہد کیا ہے ہم نے کہ اندماج جمیع مراتب کا
اس بساطت میں محدود نہیں بلکہ بیان حجب خاص ہے مندرج
حجب بسیط میں ہر تہ ظاہر باز و موزوں بالفعل ہے اور اس حدت
دوسری کے مانتہ وقت قریب بعد کے اور یہ حجب ظاہر اس سے
ایسی حجب کہ متعلق ظہور نشأة کلیہ کے اول اور بالذات
اور یہاں اس نشأة کے افراد کا کچھ نہیں پھر حجب یا وقت
ظہور افراد اس نشأة کا ہوئی حجب ظہور افراد اپنی تفصیل
سمیت باز ظاہر اور اس سے ہے جو علاقہ رکھتی ہے ظہور فرد
سے اس نشأة کے کہ وہ فرد شخص اشغال ایک منتشر کہ
صادق انی نہیں یہ علی سبیل البدل عالم ماسوت میں اسطرح
کہ جو ہے قائم اس مرکز میں ایک شخص پھر بعد اس کے دوسرا
شخص اور بسط اور پھر متعلق ظہور فرد کے ساتھ اس معنی
یا یہ کہ قصہ کیا جاوے اس تدبیر آگے ظہور متعلق ہے اس
نشأة کے یا نہ اور مانند اس کے متعلق ہے حجب بسط ظہور نشأة کلیہ کے
پھر قصہ سوئی چلیاں ظہور کہ وقت ظہور افراد اشخاص کے
پھر یا یہ کہ مندرجہ کو ساتھ قصہ ظہور تدبیر آگے کے یا نہ مقصود

بقصد ظهور تابدیر الہی والیکون المقصد الرقش
 وجود هذا النوع من الکمال شاهدنا ذلك شاهدنا
 ان النشأة الانسانية ليست تابعة للنشأة الحيوانية
 فقط بل بانها لها خاص ظهور في اول الامر وكذلك
 النشأة الحيوانية ليست تابعة للنشأة الانسانية
 وشاهدنا ان الحيوان المعلق بظهور فرد اذا كان في
 اول الامر يكون هذا الامر في جماع الجمیع النشآت
 الالهية والكونية فان كان قصده تابدیر نشأة فهو
 الفرح النبوة كالحقيقة النبوية التي كانت متمثلة في
 عالم المثال وهو النبوة بالاصالة وما زال في عالم
 الناسوت يظهر لها مثال بعد مثال حتى رجع
 سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فكملة بالحکام
 تلك المرتبة وان لم يقصد تابدیر نشأة بل انما قصد
 نفس تحقق هذا الحیض الکمال فهو الفرح الذي ليس
 يتبعه واذ انعلق الحب بظهور نشأة كيفية لملا جاء
 وقت ظهور افرادها انعلق الحب بانها تظهر وفرد
 فان كان قصده حينئذ تابدیر نشأة فهو نبی من
 الانبياء وليس في لفرح الجماع وان لم يقصد تابدیر نشأة
 ذلك بل محض ظهور کمالات تغلبها القوى الالهية
 على القوى الكونية فهو الولی العالی الباقی بما لا يتعلق
 الحب في اول الامر لا عند ظهور افراد النشأة
 الالهية بظهور فرد بل انما يتعلق عند ظهور افراد
 في الناسوت حينئذ ان كان قصده تابدیر نبوة فهو
 وارث الانبياء او غير ذلك فهو وارث الملائكة
 او لم يقصد الركن واستند فقط فهو وارث الاولیاء
 فهل معرفة عامضة عن علم بانول حیدر انتم

مگر قصد جو داس فرغ کا کمال سے یہ تہنہ شاہ کیا اور غی
 مشاہدہ کیا کہ نشاء انسانیت تابع نہیں نشاء حیوانیت کے فقط بلکہ
 اس کے مقابل خاص ہے کہ اول امر میں ظاہر ہوئی اور سیدنا
 حیوانیت تابع نہیں نشاء انسانیہ کے اور تہنہ شاہ کیا کہ حب
 ظهور فرد کے اگر پہلے اول امر میں تو ہوگی تہنہ لاجمیع جمیع نشآت
 ایسے اور کو تہنہ کس کے اگر پہلے اس سے قصد تابدیر
 نشاء کا تو وہ فرد ہی ہے مانتہ حقیقت نبویہ کے
 جو متمثل تھے عالم مثال میں اور وہی نبی بالاصالت
 ہے اور ہمیشہ عالم الناسوت میں اس کے مثال ظاہر ہوتی
 ہے ایک بعد دوسرے کے یہاں تک کہ ایک کے سیدنا
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں پورے ہو گئے ان سے
 احکام اس مرتبہ کے اور اگر قصد کی جاوے اس سے
 تابدیر نشاء کی بلکہ قصد کیا جائے نفس تحقق
 اس وجہ کا کمال سے تو وہ ایسا فرح ہے کہ نبی نہیں
 اور جب وقت متعلق ہوئے حب ظهور نشاء کی تہنہ پھر آئے
 وقت ظهور اس کے افراد کا متعلق ہوئی حب ثانی ظہور فرد
 پس اگر قصد کیا جائے اس سے تابدیر نشاء کا تو وہ ایک
 نبی ہی انبیاء میں اور نہیں فرد جمیع اور جو قصد کیا جائے
 اس وقت بلکہ محض ظهور کمالات کا نہیں عالم الناسوت کے
 تہنہ کو تہنہ پر تو وہ ولی فانی باقی ہے اور سادہ واجب
 اول امر میں متعلق نہیں ہوتے اور نہ وقت ظهور افراد نشاء
 کی بلکہ ساتھ ظهور فرد کے بلکہ وہ جب متعلق ہے وقت ظهور
 افراد کی ہے عالم الناسوت کے اور اس وقت اگر اس سے قصد کیا
 جائے تابدیر نبوت وہ وارث الانبیاء ہے یا اس کے سوا کسی وارث
 ملائکہ کی ہے یا نہ قصد کیا جائے مگر اس کا ارشاد ہوا فقط تو وارث
 اولیاء ہیں معرفت بہت محض اس کو جو تہنہ ہوا اور تہنہ

اعلم ان الفرد اسما لا توجب له فيه شيئا ليس له
مستقر من اربابا سافرت النقطة الحكيمة لان
فوق لما منه سافرت انما كالتأنيده المستوعر وسبق
فيها السرع من غير السهم اذا نفذ من القوس حتى
يلتزم الى منتهاه فلا يتعلق ببديل شئ من قدر الشاة
تجلى عن غير الاسم الا ما كان في حكمة الله ان الشاة
الناخرة تستمد من الشاة المتقدمة خضره ومنها
ان يرزق الحية الذئبة حقيقته بها النقطة الحكيمة
عائدة الى ومن هذا السير علما والوحال واستلحا
اما غيره فليس له في هذا القسم نصيب ومنها ان
لا يكون السبب الحقيقي لان قال الفرد من شاة الى
لشاة الحية الذاتية تفصيل ذلك ان الفرد
اذا ورد في مستودع فلا بد ان يلتزم ما الى احكام
ذلك الشاة فيحصل الى خذوة سنامها وبقيد
غاربه او يظهر منه والا يظهر من غيره ثم يعيد
ذلك البدل ان ينفض ذلك الشاة عن نفسه كالجبن
يخرج من بطن امه وينفض عنه الشاة الجنيبة
فلا احان النفض تدكر النقطة الحكيمة فيمقر
الفرد حين البسامة وتشتق اليه اسد التشتاق
فيهما ماها لنفسها له الحبة الذاتية ومن خاصيتها
ان ينقطع عنه عروق ذلك الشاة فيمنع شيفك
لسمه عن جسد الكشيف العمو واذا كان النفاك
روحه عن شمة الهلالية عاد اليه ذاك اليمان
ولنفذ واذا كان انقفاء روحه عاد اليه ايضا
هلم جرا حتى يصل النقطة الى حينها فمزم بساطتها
ومصرعها واقعداد عارب لشاة الحبيبة في

پھر دیکھ یہ جان کر خود کے واسطے احکام میں اس کے نہیں
 نہیں پا جاتے بعض میں یہ کہ اس کے واسطے کوئی حکم نہیں
 اول سے ہے سہرا نقطہ حبیب نے جتنا کہ خود کے واسطے
 اس کے کہ کے واسطے سہرا کیا تھا بیشک ہر نشا کیلئے بنا
 ہے اور سہرا کے بیچ اس کے تیز تر ہے تیرے حبیب کو ہر حکم
 یہاں تک پہنچے اپنی منہا کو پس اس کے دامن میں کوئی سے نہ جاتا
 مالاودگی نشا کے نہیں لگتی بخلاف اس کے غیر کے الی علیہ بات
 کہ اللہ کی حکمت میں ہو کہ نشا و منہا پر دو چاہے نشا ہر مقدم
 اندر ضرورت کے اور بعض میں یہ کہ اس کو نصیب تیری رحمت
 ذاتیہ اور اس کی حقیقت نقطہ حبیب خود کرنا لکھا اس کے جس
 یہ سہرا و علما یا حالاً یا نشا اور اس کے غیر کو واسطے اس میں نصیب
 نہیں اور بعض میں یہ کہ نہیں ہوتا سبب اس کے اس
 خود کے ایک نشا اسے دوسرے نشا کی طرح محبت ذاتیہ اس کی فصاحت
 کہ حقیق نزدیک ہوتا ہے مستعد میں تصور ہر اس کو لفظ
 کروا کر یا نہ اس نشا کے احکام کی طرف پس اصل ہو علی علیہ
 اور غم و دہان اور اس واسطے مابین ظاہر ہونے اس کے غیر سے ظاہر ہوں
 پھر بعد اس کے غم کہ نشا اس کو اپنی میں کمال ہے جو اپنی کے
 شکم میں نکلتا ہے اور ہر جاتا ہے اس نشا پر بن کر وقت
 دور ہو جائے گا تو یاد آ نکلتا حبیب میں غم غم از خیر سلطنت
 اور شاق ہو اس کا نہایت شوق ہے پس اس کا جوش اس کے نفس
 واسطے ہر محبت ذاتیہ اور اس کی خاصیت ہے کہ اس سے منتقل
 ہو جائے ہر حق اس نشا کے پس ہر جا اور ہر جا اس کے
 جسم کشف خالی ہو کر وقت ہو اس کی روح کے انکا کا نہ ہو
 سے خود کر واسطے ہر ہر گشت کی محبت اور بے تعلقی اور وقت
 ہو و خیر ہونے اس کی روح کا وہی اس کی طرف خود کر اور اس طرح خود
 ہوتی چلی جائیں بیشک پہنچے نقطہ غم کو ہر اپنی جان

تنفسية يحذو وحذوها الغلبة والظهور على الكل مقص
 واستحقاقا وحفظا لجميع الخلق بالله تحت الحكم الواحد
 ورقية موحية يحذو وحذوها من كل الملائكة
 والسلافة والرسوخ ولولها كان كل شيء مهلهلا
 ضعيف النسيم ورقية مشردية يحذو وحذوها
 قطبية وإمامة وهلاية وكونه مثابة للناس فيما
 يقر بان إلى ربهم ورقية زحلية يحذو وحذوها من كل
 رقيقة بقاؤا أصل وتفود ملى الارزفة وايضا
 تجرد إلى الطبيعة الكلية ورقية من الملائكة الاعلى
 يحذو وحذوها همة عجيطة تجميعها يصن به في
 شبه لنظر الله وعصمة له ورقية من الملائكة السفلى
 يحذو وحذوها نور يدخل في يدي روحانية عينية
 وجسم اعضائه ورقية من التدلى الى الله المندلى
 الى عباد الله ينشعب من شعبتان نور النبوة
 وشعبه الولاية وبعد ذلك كل جعلت نفسه نفسا
 قد سمع الاشياء شان عن شان ولا يلقى عليها
 من الاحوال الى التجرد الى النقطة الكلية الالهية
 نجس بها الآن وانما الاق تفصيل لجمال وشرح
 نقطته ودلالة وليس صمد الكرامات من الفرح
 كصدا وها عن غير فأن غير يصيد رمنا لا
 والخراف بغلبة حالة فيه حيث تحكمت على طيف
 وجوده وتسلمت ولم يكن العمد الالهية الفرح
 بكل جزء منه مستقل على شاكلته وذلك ان
 قد علمت في ذاتها كلية جمالية ومجاهدات من
 قبل الاسماء الالهية ورواقو جاءت من قبل
 نفس الاملاك وطبايعها ورواقو جاءت من

اس حیثیت سے کہ دونوں کو معلوم نہیں اور ایک قیقتہ
شمسیہ ہے وہ مقابل ہے غلیبہ اور طور سب پر معنا
استحقاقاً و حفظاً ساتھ تمام خلقت اللہ کے تحت ہیں
حکم و حدائی کی ہیں اور ایک قیقتہ مزجریہ ہے کہ اسکے مقابل ہے
ہر کمال سے حاصل اور سختی و رسیخ اگر وہ نہوتا تو ہرنے
ہوتی بودی اور بناوٹ کی مکرور اور ایک قیقتہ ہے مشترکہ
مقابل ہے اسکے قطبیت و امامت اور ہدایت اور ہونا اسکا
لوگوں کا مرجع جس میں لوگ اللہ کا قربے صونڈیں اور ایک
رقیقہ ہے رحلیہ کے مقابل ہے ہر رقیقہ کی بقا اور حاصل اور
ناقد ہونا اور اسی زمانہ تک تیر بخود ظرف طبعیت کیلئے اور ایک
رقیقہ ملا اعلیٰ سے اور اسکے مقابل ہے ہمت جو محیط ان سب
چیزوں کو اس کی ہوتی ہیں وہ لب ہے اللہ کی نظر اور اسکی
عصمت کا اسکے واسطے اور ایک قیقتہ ہے ملا اسافل کا مقابل
ہے اسکے نو وجود داخل ہوتا ہے اسکے ہاتھوں اور ہاؤن اور
آنکھوں میں اور تمام اعضا میں اور ایک قیقتہ ہے تدلی الہی کا
جو تدلی ہے اللہ کے بندوں کی طرف اس سے دوشنبے کلے ہیں ایک
شعبہ اور نبوت کا اور ایک شعبہ ولایت کا اور بعد اسکے اسکا نفس
بالکل نفس قدسیہ پیدا ہوئی کہ نہیں دکتی اسکو کوئی شان کی
شان کا اور اسپر کوئی حال نہیں آتا احوال سے وقت تجر و کے
طرف نقطہ کلیہ کے گردہ آگاہ ہوتا ہے اس اس کی ان اور تحقیق
آبوالافضیل ہے اجمال کی یا شرح ہے نقطہ کی ساتھ درو کے
اور فرد سے ایسی کرامتیں صادر نہیں ہوتیں جیسے اسکے غیر سے
کیونکہ اسکے غیر سے آثار اور کرامتیں صادر ہوتی ہیں غلیبہ سے
اس حالت کے جو اسمیں ہے جب کم کرتی ہے وہ حالت اسکے طبقات وجود
بماد و سلا ہوتی ہے اور نہیں ہوتی عمدہ مگر وہ ہے لیکن فرد کا
مردہ انبیاء و ائمه صورت مستقر ہوتا ہے اور سراسر اس پر

۳۔ ہم جان چاہتے ہیں کہ اس قانون کی وجہ سے کیا ہوگا؟ کیا اس سے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے حقوق اور آزادیوں کو نقصان پہنچے گا؟ کیا اس سے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے حقوق اور آزادیوں کو نقصان پہنچے گا؟

قبل العاصم وفاق جاعت من قبل تصف
الکمال الحاصل له اصنافاً فلا يتسلط جزء على
جزء آخر قط ولا تغزل البهيمة عن مقتضاها
ابد استسلط الملكية عليها ولا تغزل الملكية عن
عن مقتضاها ابد استسلط البهيمة عليها ولا يكون
مخرج الشئ من الکمال بحيث يخرج اثره الا يخرج كل
عنده بمقدار فاعاد لظهور من خارج عادة فبالحمد
وجبهين احدهما ان يكون المدين الحق ارادة لبعاده
الصالح تقع دينوى او اخروى ارفع ضرر كذا
او اراد تغذيههم على افعالهم فيجبر على يد
ونفس الحق اليه وهو في الحقيقة كالميت
فبذل ليعمل الاحتياط له في ذلك وثانيهم ان
هذا الفرد الى عقله حكمته فمرسته فادراى
شئاً فيه نفع له او غيره بسطريقة من رقائقه
الى ما يناسب هذا الشئ فقطه مخرج عادة في
الناس مثله اراد ان يخرج الناس بما سببى من افعال
فبسطريقة من رقائقه وهى القمريه فتلق
علماء الفقه اليهم اراد فسلطهم قوم فبسطة
من رقائقه وهى الشمسية فتخرجت وهلم جرا
من خواص المخرج في الحيوة الدنيا انى يتلقى
له ان يعبد ربهم بجميع اخلاقهم جميع طائفة
ذلائك ان الانسان في مجرى العادة يفعل افعال
الشهامة للداعية ترجع الى جلب نفع او دفع
ضرر يتوهم فاذا كان العبد فرح انفق في الملأ
الو على حكمه امن احكام الحق فتنشع منه اثر الى
الانفس اتباع الداعية وخذها مخرج من اخلاق

مر رقائق بين كائى بين جانب خاص من رقائق بين
كائى بين طرف حكمه كالموتى كالموتى بين
اياته وسرير كيهى توهم من رقائق بين كيهى
مقتضاها من ملكية كالموتى كالموتى بين كيهى
موتى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
كالموتى كالموتى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
يكلمه كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
ظاهر موتى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
نفع يتوهم كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
يا كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
اراد كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
عقال كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
يهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
ويكلمه كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
كوهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
لو كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
خير كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
او لو كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
بسطة كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
او اسبط كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
دنيا كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
او كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
واسط كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
بند كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
كالموتى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى
داعية كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى كيهى

نفسه

فجرت الافعال ہوتی کل لک فان ان عن اردہ
 باق ہرہ الحق فہذا معنی عبادتہ یا خلاقہ والادنا
 لسطیا تم وکل طبیعت فنا وبقا وکمال تو تلامہن
 رب وافعال یجری منہ یا فناء ہائی الحق و تجلیات
 معنویہ حاصلہ من ترکیب الکمال بالطبیعت
 البشریہ بحسب لک الکوکب کما ان الطبیعت
 الزہریہ بحسب النسمیۃ تقضان یلتذکل حسن
 بالجمال الذی خصہ اللہ تعالیٰ بہ ویری فی کل
 لذہ و بھجتہ انقیاد الی اللہ و اخباتا لہ فیکون
 الحساش بلذاتہ لوالا انقیاد الی اللہ یلتذ بہ کلھا
 تذکر اللہ تعالیٰ فیحصل لہ حالت عجیبہ سبقر فیہا
 ویسکو حیوان الدھر و سر شہ ذاک کل طبیعت
 و ان شدت الحق فعبادۃ ربہ فی حقہ جویان منہ
 علی مقتضی طبیعتہ و اللہ حافظہ اذا اتاہ خبر
 علی فعل فسمیہ مخالفتہ فی ذلک المباسر المیسر
 اللہ دتالی و من خواصہ فی البرزخ انما اذا انتقل
 عن ہذا البدن عام الی الا طبیعتہ العانیۃ لہ تم
 کل موجودہما ان النفس المناطقۃ الی بدنہا ان
 ہیما نہا عیان تلمیذہ ہما نہ عیان عشق فحیث
 لیس فی اجزاء العالم بہمتہ ففی الحق جس فی الشر شہو
 و فی الفلک فافشا و فی الملائک لاش لا صمدہ طورہن
 طور کھیتہ الطبیعتہ المطلقہ و حیدرہما کان
 من ہذا الفروا تا را عجیبہ و حکام غریبہ فتنہا نہ
 یعلم بالعلم الخسوس انہ القیم بالطبیعتہ الاولی کما
 ان النفس یعلم انہ قائمہ و لیس بقائمہ الا الحسول
 و لا یعلم بہذا العلم انہ فلان بن فلان بل یعلم اللہ

تو جاری ہوتے ہیں فعل اردہ فرد بالکل فانی ہے اپنی راہ
 البشر کی مراد میں آتی ہے تو یہ معنی ہیں اسکی عبادت کے مجموع
 اخلاقہ اور انسا بکلوست عیال میں اور ہر طبع کیوسطہ فناء
 اور ہر طبیعت کو ایک کمال تک کھڑک دیا گیا اور افعال
 میں جو اس طبیعت سے جاری ہوتے ہیں جب سکون کرے خدا
 میں اور تجلیات معنوی ہیں جو ترکیب کمال سے حق طبیعت
 بشر کے حاصل ہوتی ہیں موافق اسکی کہ جسے طبیعت بشر
 نسبیہ قضی ہے لکن انھما حسن اس حال کی جس کے اللہ نے
 اسے خاص کیا اور بھی ہر لذت اور خمر شہ میں تبارکی عبادت
 اور فرستی اسکی کہ جس میں ہر عین اسے لذت و توفیق
 جس کے لذت اٹھا لے جس کے سنا بن واسطہ یاد لہ اللہ تعالیٰ
 کے تو حاصل ہو سکوا یکے عیال کے کہ میں متفرق ہو جاؤں
 میں جائے کچھ عہدہ اور اسی پر قیاس کے لے طبیعت کو اور تو
 پر پوچھ تو اسکی عبادت پسند کے لئے اسکی حق میں مقصد
 طبیعت کا اسکی جاری نہ ہے اور اللہ اسکا حافظ ہے اور
 جسوقت کسی فعل پر اسکو زجائے تو اسکا سبب اسکی حق
 اس میں سبب اس سبب کے ہو جو اللہ نے پہنایا ہے اور
 اس کے خواص کے ہر عالم برزخ میں یہ کہ وہ جیتے قال کے اس
 بدن میں کہ ہے طرف طبیعت عامہ کہ جو عام ہے ہر موجود کو
 جیسا ہیماں نفس ناطقہ بدن ہے و مگر نفس ناطقہ کا ہیماں ہیماں
 تدریس ہے اور اس فرد کا ہیماں ہیماں عشق ہے تو اسوقت سر آ
 کرنا ہوتی ہمت اجزا عالم میں تو حرمین حرم ہے اور حرمین
 اور فلک میں فلک ہماں ملک میں ملک نہیں ہو کہ اسے
 ایک طور و سر طور سے مانند ہیبت طبیعت طلقہ کے اور وقت
 اکثر اوقات اس کے کہ تا را عجیبہ اور احکام غریبہ ہوتے ہیں میں
 ان میں سے یہ کہ جانتا ہی علم حضور سے کہ وہ طبیعت اولی کو

فانہم رخصۃ اللہ جیسا کہ نفس کا جانا ہے فاقولہ

فما بينا ان له صلى الله عليه وسلم ثلاث نشات كلية في
ثلاثة اصناف من التوسيط بحسب تلك النشآت فاما
مرتبة تسمى عند الطائفة بالحقيقة المحمدية
فهي كل في الخارج لاحكام الاسماء الكلية وثابتها
مرتبة عندهم بالروح المحمدية وهي النشأة المحمدية
للحقيقة المحمدية عند انفسا الانسان الكلي ^{هنا} فاما
وتقدير تسميتها لثلاث النشآت التاسوتية المنوطة بها
لكما ان الطائفة بعد بعثته الى الخلق على اس
اربعين سنة من عمره من اقامة الزمان العوالم وفتح
السماء في اذان صوته طوبى غلب حتى يشهدوا
بالوحانية موبته بواو يعلم احكام الله المتعلقة
بافعال المكلفين وغير ذلك من لمعا والجليلة
واكمل الاولياء من كل قلب خاتم الانبياء صلى
الله عليه وسلم في تلك النشآت الثلاث كن الحقائق
الجبرية المستقلة كما ان الحجة المحمدية ^{هنا} ايضا
لا يتعين الابدل نحيانا الانسان الكلي بحاله فاول
تعيينها في الخارج بها هو قيامت التعيين الرحي
من الحقائق الكلية فلا يظهر له حقيقة المحمدية
الواصل الى الحقائق الجبرية عند تعيينه وتكون
الجمعية من ثنائياتها ونفقات الاستعدادات
هنا ^{هنا} من اعرار الروح المحمدية فيكون مرتبة العطاء والحمد
واسر وجوده اصعدته فاذا القهدها فنقول
الشيخ قدس سره يتجهل الى ربه تبارك وتعالى با
بلسان استعداده ان يجعله من مرتبة سيدنا ^{هنا} والحمد
محمد صلى الله عليه وسلم بحسب النشآت الثلاث
كما ان الحقيقة بكل عظماء فمع عن سواه ملته

اور اس صورت کی زبان سے بیان ہے ستار اور احکام
واسطہ سے درمیان جھلے اور اسکی مخلوق کے اور عیب مخلوق
قریبانی اور ظاہر ہو اس جو غیبی بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے تین عالم میں کلیہ تین قسم کے ہیں پہلا ملوق
میں شریعت کے قواعد و ترتیب جو قوم حقیقت محمدیہ کہتی ہے
اور وہ ایک تعین کی بنا پر خارج ہیں اسطہ احکام اسماء کیلئے
اور دوسرا عالم میں مرتبہ ہر جہ کا نام ان کے نزدیک صحیح اور وہ
تیسرے مجاہد ہی حقیقت محمدیہ کو قوت منفرد پر انسان کی کسوف
اپنے نظاہر و تہذیب کی اور دیگر زمین شاہ ناستیہ جس سے
والبتہ ہیں کائنات بری بعدی ہونیکہ خلقت کسوف جب عمر
میدار کا پلٹیں پس کی جاتی کہ گرا ہوں گوارا پر لائے اور اندر
بکینیائی اور بہر و نکو کان اور دونوں بدایت بخشے گی واسطہ
تا کہ وہ وحدانیت الہی پر گواہی دین اور تہذیب پائین
اور حائین اللہ کے حکم جو متعلق افعال مکلفین کے تھے اور اسکا
اور معارض جلیلا اور اکمل الاولیاء وہ شخص جو خالق الانبیاء
صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان تینوں عالم میں لیکن حقائق
جزئیہ مستعدہ اسطہ کائنات محبت و محبویت اور جوان و
رے مانند ہیں نہیں تعین ہوتی مگر بعد چیز اختیار کرنے
انسان کلی کے اسکے مقابل میں ہیں ان تعین احوال جزئیہ کا
خارج ہیں شاہد اور ہم و شہ ہے تعین و حی کے جو حقائق کلیہ سے
ہے پس نہیں ظاہر ہوتی مگر حقیقت محمدیہ کے جو اصل یہ صرف
حقائق جزئیہ کے مگر وقت اسکے تعین کے اور جامعیت کی کثرت
حقیقت محمدیہ کے اور متفقہ ہونا مستعد کا بہان یا اعتبار
میراث روح محمدیہ سے تو ہر مرتبہ عطا یا کا داع اور اسرا ان کے
وجود کے مستعد حقیقت بات بیان ہوتی تو اب ہم کہتے ہیں کہ شیخ
قدس سرہ تعز و زار کے کلمہ سے تارک و تعالیٰ سے سزاوار

چنی استقداد کے لکھنا سکھ کر سہارا دینے بہار احمد علی محمد علی اللہ علیہ وسلم کہ جسے شاہ شمس الدین نے لکھا کہ ملاقات محض بہرہ پور نہ

من الکمالات الناسوتیة وقوله اللهم اجعل الحجاب
الاعظم حیوة روحی عنہا الروح المنفوخة
فی البدن المدبورة المریدة للحس والحركة وهی فی
الافراد والجزئیة المستعدة لکمال الخیئة التي
اشرفنا الیها بازاء الصورة الناسوتیة فی الافراد
الکلیة المستعدة لکمال الجمعية ولا یخفى من
تشبیه الممد والواصل منه صلی الله علیه وسلم
الی روح هذا المستفید بالحویة التي حکم الال للروح
وعبر عن سواله بآیة من الکمالات الروحیة بقوله
وهو حسر حقیقہ وذلك لان الحقایق الجزئیة انما
تتشاء من حیث تتعین الازداد الحکیة ولا یخفا ما
فی التعبير عن الممد والواصل منه صلی الله علیه وسلم
الی حقیقة هذا المستفید بالسر الذي یفهم منه
الحقارة والمصدیة للثبات والکمالات وتعین
الاستعدادات مستمر اذ انما علی قسط واحد من
الحسن والبراعة وعبر عنه سواله بآیة بحسب
الکمالات التي وثقتها الحقیقة الحکمیة وان لم تطهر
الایقما دون تلك الموقیة بقوله وحقیقة جامع عوا
وذلك لان الکیمة بهذا الوجه تلاحم ظهور
رفاق کثیرة یازاء الشان الخارجیة کل رقیقة
اجمال نشأة وعرفه لاهوالها فلهذا الممد والواصل منه
صلی الله علیه وسلم فی هذه المرتبة الی حقیقة
المستفید صورته جم العوا لیهذا المعنی اجعل
ذلك کذا لک تحقیقک والتحقیق جعل الی تحقیق
الخارج والملازمة الصغر المقدس لا یخفا فی
وضع المظهر مکان المضم من اشعاع والی تحقیق

ایک عین بین پس تفریق کیا ہے سوال سیرت کو اس کے کمالاں سے
کے قول کے ساتھ کہ اللہ جل الجباب اعظم حیوة روحی کہ مراد
اس سے روح جو بدن میں بھونکی گئی ہے جو بدن کی مدد ہے
اور اس کی جس حرکت کے ارادہ کرنا ہوا ہے اور وہی افروشیہ
میں مستعد ہو واسطے کمالاں جزئیہ کے جب کہ اپنے اشارہ کیا ہے
بمقابل صورت ناسوتیہ کے ہر افراد کی کے جو مستعد کمالاں جمعیت
ہو اور کچھ چھپا ہوا نہیں جس تشبیہ میں دیکھو وہاں اسے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف روح اس مستفید کے ساتھ ہوتا
کے ایسی جیسا کہ وہ کمال اول ہے واسطے روح کے اور تفریق کیا ہے
اپنے سوال سیرت اسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاں جزئیہ
ساتھ فرقی کے کہ وہ روح حقیقی اور یہ اس کے کہ عاقل جزئیہ
بیشک ظہور کرتے ہیں اس جگہ سے کہ جہاں تعین ہوتی ہے
ارواح کلیہ اور پوشیدہ نہیں ہے شے کہ یہ تعبیر مدد ہے ایسی مدد جو
وصل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف حقیقت اس مستفید کے
ساتھ اس سر کے جس سے خفا سمجھا جاتا اور مستعد واسطے کمالاں
و کمالاں تعین استعداد مستمر و اعظم و اعلیٰ جس میں عزت ہے
اور تفریق کیا اس کے سوال اس کا میرا اس کے ملوثی ان کمالاں
کے جسکی عبارت ہوئی ہے حقیقت محمدیہ اگرچہ نہیں ظاہر ہوئی
مگر یہ سچ سوا اس مرتبہ کے جو اس کا قول ہے حقیقت جامع
عوا لہم آریہ امر اس ہے کہ الکیلیت ساتھ اس میں کے لازم ہوئی ہے
ظہور قایم کثیر کے بقا بلا نشان خارجہ کے ہر قسط اجمال ہے
ایک نشأة کا اور اسکے طول کی معرفت تو مدد جو وصل ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرتبہ میں طرف مستفید کے صورت
جمع عوا لہم ہے ساتھ اس معنی کے کہ ملوثی کذا لک تحقیقک کہ
تحقیق کو نشان کے تحقیق ہے علی جہاں اور اس سے
فیض مقدس ہے اور تحقیق نہیں وضع نظر سے مکان جہاں میں

سوال

و ما بقالا التفصیل فترقیات الکمل غیر متناهیة
 بهذا المعنی **تحقیق** اعلم ان الاول حل محله
 بعلم الاشیاء ووجوبها احد هما الوجه الاجلی سہا
 انما علم خاتہ علم افضلہ واداة لنظام الوجود
 العلم بالعلۃ الدامۃ کیفی فی العلم بالمعلول وھذا الای
 ھنا لاک موجودہ بوجود الیہ لوجود امکاف
 لان کل شے انما تحقق بتحقق الواجب الیہ انما وجد
 باليجاد الواجب یاہ فبازاء کل شے کمال الواجب
 واقضاء وھذہ الکمالات مبداء عصر وھذہ
 الاشیاء وکن حقائقھا فکل کمال یقتضی شیا اخر
 وکل شے یتماجر الی کمال یخص بہ کان ھذا الکمال
 ولاشیاء املاحد غیر ھذہ من لادم الواجب
 واعتبارانہ اللاتیۃ بمنزلۃ العلم بالقدرة والحیاء
 وبناف معلولات لحدادۃ منہ وثانیہما الوجه التفصیل
 بیانہ ان کل موجود فانما لغو معلول الواجب فال
 یكون معلولا لا یکن ان یحقق و لیست حاجۃ
 ھذہ المعلومات الیہ تعالیٰ مثل حاجۃ بنا الی
 البناء بل حاجتھا اصل تقرر وھا وجوہا و تحقیقھا
 وتقومہا مستقم ما طمت موجودۃ وایجادہا لھا
 و تحقیقہا یاھا وکنہ وجوہا و تحقیقہا لاغیر
 وانما منشا امتیازا لھا ہما بعضھا من بعض امتیاز
 بعض الخاء الایجاد والحقیق والتقوم من بعض
 فھذا الامتیاز قوی من ارتباط الصورہ بھا لھا
 یقتضی حصول الاشیاء لھا علمہا بعلم الذل تعالیٰ
 الاشیاء بتلك الاشیاء وھما المترتبات فی الوجود
 وھذا علم الواجب لھا وجودھا الامکنی سواء

وصولہ بین اور نہیں باقی ہی تفصیل میں کمالوں کی
 ترقیات کو انتہا نہیں اس معنی سے **تحقیق** اسے جاننا ہے
 کہ تحقیق اللہ جل مجدہ کو اقل علم اشیا ہر دو وجوہوں پر ایک
 تو اجمالی ہے اسکا بیان یہ کہ جس سے اپنی ذات کا جانا تو
 کی اقتضا کہ جانا واسطے نظام وجود کے واسطے کہ علم کا
 معلول علم کو اور اشیا اور ہر دو وجوہوں پر ایک ہی ہے سہا جو کمال
 کے واسطے کہ شے تحقق ہوتی ہے اور جب کے باقی جاتی ہے و ایجاد
 واجب کے مقابل شے کے کمال ہے جو اور جب کے اور اقتضا اور کمال
 میں ہیں اشیا کے صد کا کہ میں ان کے حقایق کا تر کمال
 مقتضی ہے کسی کا بخصوہ اور شے محض ہے ہر کسی کمال کی
 بخصوہ گو یا یہ کمال اور اشیا اور واد میں ملو سکے کہ یہ لازم
 واجب ہے میں ان اعتبار اسکی ذاتہ فیہ علم ہے میں اور قدرت
 اور حیات اور معلولات میں واسطے کہ صادر ہوتی ہیں اس سے
 اور دوسری جامع میں وجہ فیسی بیان اسکا یہ کہ ہر موجود
 معلول ہے اور ہر موجود نہیں معلول نہیں مکن ہی سہا تحقق
 اور نہیں ہر حاجت میں معلول کی طرف اللہ کو شل حاجت
 سہا کی طرف کمالی بلکہ حاجت معلول کی اور اصل کی تقرر
 اور ہر اور تحقق اور تقوم کی مستمر ہے جب تک وجود میں
 اور ایجاد واجب کے واسطے کہ اور تحقق کرنا اسکا کو کثرت
 انکے وجود کا اور انکے تحقق کا نہ کہ اور ہر اس نیست کہ منشا
 امتیازا ہما کا بعض سے بعض کو امتیاز ہی بعض اقسام بجا کا
 اور تحقق اور تقوم بعض میں ارتباط ہی ہے ارتباط صورت کا
 اپنے محل سے مقتضی ہر صوہ اشیا کے واسطے ہی ہر کمال کے ہر
 اول اللہ اشیا کو ساتھ ان اشیا کے انکی صورت میں الواجب
 اور علم واجب کے واسطے کہ انکے وجود مکانی ہے ہر ہر ہے
 اس میں دیات اور حرات پس حق یہ امر ہے کہ کچھ

اشیاء ہر دو وجوہوں پر ایک ہی ہے
 سہا جو کمال کے واسطے کہ شے تحقق ہوتی ہے اور جب کے باقی جاتی ہے و ایجاد واجب کے مقابل شے کے کمال ہے جو اور جب کے اور اقتضا اور کمال میں ہیں اشیا کے صد کا کہ میں ان کے حقایق کا تر کمال مقتضی ہے کسی کا بخصوہ اور شے محض ہے ہر کسی کمال کی بخصوہ گو یا یہ کمال اور اشیا اور واد میں ملو سکے کہ یہ لازم واجب ہے میں ان اعتبار اسکی ذاتہ فیہ علم ہے میں اور قدرت اور حیات اور معلولات میں واسطے کہ صادر ہوتی ہیں اس سے اور دوسری جامع میں وجہ فیسی بیان اسکا یہ کہ ہر موجود معلول ہے اور ہر موجود نہیں معلول نہیں مکن ہی سہا تحقق اور نہیں ہر حاجت میں معلول کی طرف اللہ کو شل حاجت سہا کی طرف کمالی بلکہ حاجت معلول کی اور اصل کی تقرر اور ہر اور تحقق اور تقوم کی مستمر ہے جب تک وجود میں اور ایجاد واجب کے واسطے کہ اور تحقق کرنا اسکا کو کثرت انکے وجود کا اور انکے تحقق کا نہ کہ اور ہر اس نیست کہ منشا امتیازا ہما کا بعض سے بعض کو امتیاز ہی بعض اقسام بجا کا اور تحقق اور تقوم بعض میں ارتباط ہی ہے ارتباط صورت کا اپنے محل سے مقتضی ہر صوہ اشیا کے واسطے ہی ہر کمال کے ہر اول اللہ اشیا کو ساتھ ان اشیا کے انکی صورت میں الواجب اور علم واجب کے واسطے کہ انکے وجود مکانی ہے ہر ہر ہے اس میں دیات اور حرات پس حق یہ امر ہے کہ کچھ

فی ذلک المادیات والمجردات فالحق انه لا حاجة
 الى توفيد الجواهر العقلية المستمرة في الاشياء
 الانی المفروض ان لا تتحقق لها الا في فرض
 الفارض كانيك اغول فتدبر الكيفية التي تدبر
مشهد آخر علم ان الملل المذاهب
 بالحقيقة يقال انه حق ومذهب حق وينظر التاخر
 في وصف احد مبادئك الى مطابقة الواقع له
 فتأمل حقيقة هذا الواقع الذي وافقة الشيء
 كان حقاً ولا كان بالحق فوجدنا مذهبين احدهما على
 والآخر دقيق بين من بعد ما العجلى فان يكون
 كل مسألة من الاعتقالات مطابقة لما عليه
 المعتقد في الخارج مثلاً يحكم بان الله لا يفتقر الى
 ويكون الامر كذلك وبان الحشر الحشر كما نرى
 كذلك وكل مسألة مما يحكم فيها بوجوب حرمة
 مطابقة لما عليه الامر المعتقد في الماد والاعتقالات
 يحكم بان الصالح واجبة ويكون في الماد والاعتقالات
 مثلاً من قضاء ضمن في تحسين من تدين بها في
 مستلزم ترقية تشيئت بتدليل فتمت في الدنيا
 والاخرة وتكفيروها في ظلماتية عن شتمه جهلته
 من قبل الاستغراق في الاحكام البهيمية كالمستلزم
 اكل الزنجبيل تسخين المدن واذا الابرقة فتمت
 فهذا المثال هناك مطابق للحكمه في جوبها وكل
 مسألة فيها توقيت او تحديد مطابقة لقواعد
 الملائكة كنقبة الصلوة بالاقان الحسن في تحديد
 الزكوة بما يحسن درهم وبلحوان يكون محسناً يثبت
 بان الاصل بين هذه الاشياء وجود تشييد

حاجت نہیں وسط میں لایا جو عقلیہ کے جوہر میں
 اشیا کی صورتوں میں مگر مفروضات میں جو تحقق نہیں ہوتے
 مگر فرض کرنے والے کے نزدیک جیسے دیو کے وائے پس
 غور کر اس کلام کو حسیاً حق ہے اس کے غور کرنے کا۔
 مشہد آخر جاتا چلیے کہ ملتین اور مذہب
 کی جاتی ہیں ساتھ حقیقت کے کہ مارتے ہیں کہ ملت حق اور
 مذہب حق اور باطل نظر کرتا ہے وصف میں ایک ان دونوں کے
 پس بحث تامل کیا حقیقت کو اس واقع کی اگر کوئی ہو وہ اس
 کے حق ہو اور نہیں تو باطل ہے ہم نے دہشتہ پانچ ایک لکھا اور
 روشن اور دوسرے حق جبار ایک بعد میں معلوم ہو گئے تو ظاہر
 روشن تو یہ نہیں کہ اگر دوسرے مسئلہ تفقادات مطابق وسط
 اس کے جیسے حشر احق اور کیا باوجود ہیں مثلاً حکم کیا کا اللہ شتم
 کرتا ہے اور غرض حق ہے اور ہے امر تو نہیں اور یہ کہا جاتے
 کہ شتر جمانی ہو تو لا اور یہ نہیں ہو اور جو مسئلہ ہو کہ
 کہ اس میں حکم جو حرمت تحریر ہو مطابق وسط اس
 چیز کے کہ جیسے منفق ہو امر ملا علی میں مثلاً کہا کہ نہ ضرر
 اور بیوی بیچ ملا علی کے نازل شالی اور مضمون اس شخص
 اس شخص کو تلبیس ہو اس سے اور اسکا نہ مستلزم ہو شالی
 ترقی کا چیل کرنے سے اس کے دامن تسمیع میں بیچ دیا و آخر
 کا اور تلبیس بدین ظلماتیہ کے شتم سے کہ بدین ظلماتیہ حال
 ہوئی ہے استغراق سے احکام بہیمہ میں جیسا مستلزم ہے
 زنجبیل کا کھانا تسخیم بدن کو اور دور کرنے ضرورت
 کو انسان کو یہ نازل ہاں مطابق وسط علم کے فرصت کے
 اور جو مسئلہ اس میں توقيت ہو یا تحدید مطابق وسط قواعد
 ملت جیسے نماز کے اچ وقت اور کو کو دو سو درہم اور بر
 بھر گزنا اور ہوا اس صفت کے کہ ثابت ہو دو سال اجل اور میان

فی ملایک الملائع اعلیٰ کون هذا ذالک و ذالک
 هذا بهد الاعتبار فاذا كانت الملة کذا قبل
 انها حق و کذا لک معنی حقیت المذهب ان یكون
 احکام مطابقة لما قاله رسول الله صلی الله علیه
 وسلم فی نفس الامر لما کان علی القرون المشهورة
 لها بالخیار کان کانت مسئلة لا یض فیها ولا رد ایتة
 تحقیقها ان تكون محفوفة بقول من تورث غالب
 الظن بان النبی صلی الله علیه وسلم لو تکلم فی المسئلة
 لما نطق بغير هذا القول وان یکن جارا لاستخراج
 والاستنباط طاهر لا یریب فی المحیط بالاسالیح الکلام
 ومقاصد الشارح فی شریع الاحکام فلهذا معنی
 حقیقة المذهب ما لا یریب فی الدقیق الذی یریب من بعد
 فان یكون الحق علم جمیع شملاته من الایمان یا لهم
 محیط من عبادة یا قامة ملته من الملائع فیصیر
 خادما لادارة الحق منصبه لیلو رد بدین و کلا
 لفیض مدده الغیبه فیقال فیہ من طاع هذا العبد
 فقد طاع الله ومن عصاه فقد عصاه الله ههنا
 الرضیة مقصود فی موافقة هذا التذیین والسفوط
 فی محالفة ومناقاة و اذا کان کذا صار احکام
 الملة جمیعاً حقاً والمنطوق فی وصفها بالحقیتة
 حیث یثبذ طهور التذیل لاهی فی هذا التبیح لا یغیر
 و کذا لک المذهب بما یكون العناية المتوجهة
 الی حفظ ملته حق متوجهة بحسب معادات
 الی حفظ مذهب خاص یا ان یكون حفظه
 المذهب یومئذ هم القائمین بالذنب عن الملة
 او یكون شعاع عظمی قطر من الاقطار هو الفاسق

مدار کماله اعلیٰ من تویر وی اورده یہ ہے اس اعتبار سے
 پس جب ہو ملت ایسی تو کہا جائیگا کہ ملت حق ہے اور
 طرح معنی حقیت مذہب کے ہیں کہ ہوئے احکام مطابقة
 واسطے اس چیز کے کہ کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل
 میں اور مطابق ہوں واسطے اس چیز کے اس میں ہر قرون کے
 واسطے نہ تبادلتی ہو گی اور اگر ہو مسئلہ ایسا جس میں نص اور
 رد تو اس کی حقیت محتاج قرائن کی ہو چوتھوں غائب ملک کے
 واسطے حکم اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس مسئلہ میں تو یہی فرماتے
 اور یہ وہی مسئلہ استخراج کی اور استنباط کی ظاہر ہو گی شرک نہ کرے
 وہ شخص کہ محیط ہو اس الی کلام کا اور مقاصد شریعہ کا یہ شرع احکام
 کے پس یہ معنی ہیں حقیت مذہب کے اور وہ جو حق و بار یک
 معنی ہیں کہ بعد میں معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہوا اللہ نے
 جانا کسی امت کی چھوٹی ہوئی کو ملانا اور جمع کرنا اس طرح سے
 کہ الہام کے کسی برگزیدہ کو اپنے بند و عین کے واسطے اقامت
 کسی ملت کے کہ وہ برگزیدہ خادم ہوا اللہ ہی کا اور نصیر ہو
 اسکے طور و تدبیر کا اور اشیان ہو سکے فیض مدد غیبی کجیا کو کہا
 جائے کہ میں نے اس کی طاعت کی اس نے اللہ کی طاعت کی اور جس
 اس کی نافرمانی کی اور ہو رضا موقوف اس تدبیر کی موافقت برادر
 غضب اس کی مخالفت اور مناقات پلاوے اس طرح ہو تو ہونگے
 احکام ملت کے سب سب حق اور اشیان اسکے حق کہ میں منظور
 طور تدبیر الہی ہے بیچ اس جسم و قالب کے
 نہ سوا اس کے اور اسی طرح مذہب ہے کہ اکثر
 اوقات عنایت الہی توجہ ہوتی ہے حفظ ملت
 حق کی متوجہ بحسب معادات کے طرف حفظ مذہب
 خاص کے اس طرح سے کہ گمسان مذہب اس دن ہوتی
 ہیں قائم واسطے برائی دور کرنے یا انکا شمار ہوتا ہے

ببین الحق والباطل فی حینئذ ینعقد وجود شیعہ
 اطراف کے کیسٹرف بین فاروق در بیان حق و باطل کے توازن متقد
 فی المدا ولا علی السافل بان حلت ہے هذا المذهب
 ہوتا وجود شیعہ علی الاعلیٰ بین باطل و حق کے توازن متقد

دیگر تصنیفات خاندان فی اللہ جو شیعہ سے مل سکتی ہیں اور جن کا حق طبع فقر کی ملکیت ہو کوئی تاجر کتب یا صاحب کتب
 بلا اجازت تحریری کتب فیل کے چھاپنے کے مجاز نہیں تھوڑے لکھے کو زیادہ تصور فرمائیں اور کجا فائدہ کے نقصان نہ اٹھائیں
 ہاں جس قدر جلدیں مطلوب ہوں فقیر سے طلب فرمائیں تا جرات کتب کے ساتھ خاص رعایت کیا ایسی **فقیہ** سید علی الغفر
 حفصی دلی اللہ نواسہ و جانشین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دوا سے وسیع النشین حضرت
 خواجہ شیخ حکیم اللہ صاحب شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ و مالک مطبع احمدی متعلق مدرسہ غفری - دہلی کلان محل

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|
| ۱۳ | ۱۲ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ | ۱۰۱ | ۱۰۲ | ۱۰۳ | ۱۰۴ | ۱۰۵ | ۱۰۶ | ۱۰۷ | ۱۰۸ | ۱۰۹ | ۱۱۰ | ۱۱۱ | ۱۱۲ | ۱۱۳ | ۱۱۴ | ۱۱۵ | ۱۱۶ | ۱۱۷ | ۱۱۸ | ۱۱۹ | ۱۲۰ | ۱۲۱ | ۱۲۲ | ۱۲۳ | ۱۲۴ | ۱۲۵ | ۱۲۶ | ۱۲۷ | ۱۲۸ | ۱۲۹ | ۱۳۰ | ۱۳۱ | ۱۳۲ | ۱۳۳ | ۱۳۴ | ۱۳۵ | ۱۳۶ | ۱۳۷ | ۱۳۸ | ۱۳۹ | ۱۴۰ | ۱۴۱ | ۱۴۲ | ۱۴۳ | ۱۴۴ | ۱۴۵ | ۱۴۶ | ۱۴۷ | ۱۴۸ | ۱۴۹ | ۱۵۰ | ۱۵۱ | ۱۵۲ | ۱۵۳ | ۱۵۴ | ۱۵۵ | ۱۵۶ | ۱۵۷ | ۱۵۸ | ۱۵۹ | ۱۶۰ | ۱۶۱ | ۱۶۲ | ۱۶۳ | ۱۶۴ | ۱۶۵ | ۱۶۶ | ۱۶۷ | ۱۶۸ | ۱۶۹ | ۱۷۰ | ۱۷۱ | ۱۷۲ | ۱۷۳ | ۱۷۴ | ۱۷۵ | ۱۷۶ | ۱۷۷ | ۱۷۸ | ۱۷۹ | ۱۸۰ | ۱۸۱ | ۱۸۲ | ۱۸۳ | ۱۸۴ | ۱۸۵ | ۱۸۶ | ۱۸۷ | ۱۸۸ | ۱۸۹ | ۱۹۰ | ۱۹۱ | ۱۹۲ | ۱۹۳ | ۱۹۴ | ۱۹۵ | ۱۹۶ | ۱۹۷ | ۱۹۸ | ۱۹۹ | ۲۰۰ | ۲۰۱ | ۲۰۲ | ۲۰۳ | ۲۰۴ | ۲۰۵ | ۲۰۶ | ۲۰۷ | ۲۰۸ | ۲۰۹ | ۲۱۰ | ۲۱۱ | ۲۱۲ | ۲۱۳ | ۲۱۴ | ۲۱۵ | ۲۱۶ | ۲۱۷ | ۲۱۸ | ۲۱۹ | ۲۲۰ | ۲۲۱ | ۲۲۲ | ۲۲۳ | ۲۲۴ | ۲۲۵ | ۲۲۶ | ۲۲۷ | ۲۲۸ | ۲۲۹ | ۲۳۰ | ۲۳۱ | ۲۳۲ | ۲۳۳ | ۲۳۴ | ۲۳۵ | ۲۳۶ | ۲۳۷ | ۲۳۸ | ۲۳۹ | ۲۴۰ | ۲۴۱ | ۲۴۲ | ۲۴۳ | ۲۴۴ | ۲۴۵ | ۲۴۶ | ۲۴۷ | ۲۴۸ | ۲۴۹ | ۲۵۰ | ۲۵۱ | ۲۵۲ | ۲۵۳ | ۲۵۴ | ۲۵۵ | ۲۵۶ | ۲۵۷ | ۲۵۸ | ۲۵۹ | ۲۶۰ | ۲۶۱ | ۲۶۲ | ۲۶۳ | ۲۶۴ | ۲۶۵ | ۲۶۶ | ۲۶۷ | ۲۶۸ | ۲۶۹ | ۲۷۰ | ۲۷۱ | ۲۷۲ | ۲۷۳ | ۲۷۴ | ۲۷۵ | ۲۷۶ | ۲۷۷ | ۲۷۸ | ۲۷۹ | ۲۸۰ | ۲۸۱ | ۲۸۲ | ۲۸۳ | ۲۸۴ | ۲۸۵ | ۲۸۶ | ۲۸۷ | ۲۸۸ | ۲۸۹ | ۲۹۰ | ۲۹۱ | ۲۹۲ | ۲۹۳ | ۲۹۴ | ۲۹۵ | ۲۹۶ | ۲۹۷ | ۲۹۸ | ۲۹۹ | ۳۰۰ | ۳۰۱ | ۳۰۲ | ۳۰۳ | ۳۰۴ | ۳۰۵ | ۳۰۶ | ۳۰۷ | ۳۰۸ | ۳۰۹ | ۳۱۰ | ۳۱۱ | ۳۱۲ | ۳۱۳ | ۳۱۴ | ۳۱۵ | ۳۱۶ | ۳۱۷ | ۳۱۸ | ۳۱۹ | ۳۲۰ | ۳۲۱ | ۳۲۲ | ۳۲۳ | ۳۲۴ | ۳۲۵ | ۳۲۶ | ۳۲۷ | ۳۲۸ | ۳۲۹ | ۳۳۰ | ۳۳۱ | ۳۳۲ | ۳۳۳ | ۳۳۴ | ۳۳۵ | ۳۳۶ | ۳۳۷ | ۳۳۸ | ۳۳۹ | ۳۴۰ | ۳۴۱ | ۳۴۲ | ۳۴۳ | ۳۴۴ | ۳۴۵ | ۳۴۶ | ۳۴۷ | ۳۴۸ | ۳۴۹ | ۳۵۰ | ۳۵۱ | ۳۵۲ | ۳۵۳ | ۳۵۴ | ۳۵۵ | ۳۵۶ | ۳۵۷ | ۳۵۸ | ۳۵۹ | ۳۶۰ | ۳۶۱ | ۳۶۲ | ۳۶۳ | ۳۶۴ | ۳۶۵ | ۳۶۶ | ۳۶۷ | ۳۶۸ | ۳۶۹ | ۳۷۰ | ۳۷۱ | ۳۷۲ | ۳۷۳ | ۳۷۴ | ۳۷۵ | ۳۷۶ | ۳۷۷ | ۳۷۸ | ۳۷۹ | ۳۸۰ | ۳۸۱ | ۳۸۲ | ۳۸۳ | ۳۸۴ | ۳۸۵ | ۳۸۶ | ۳۸۷ | ۳۸۸ | ۳۸۹ | ۳۹۰ | ۳۹۱ | ۳۹۲ | ۳۹۳ | ۳۹۴ | ۳۹۵ | ۳۹۶ | ۳۹۷ | ۳۹۸ | ۳۹۹ | ۴۰۰ | ۴۰۱ | ۴۰۲ | ۴۰۳ | ۴۰۴ | ۴۰۵ | ۴۰۶ | ۴۰۷ | ۴۰۸ | ۴۰۹ | ۴۱۰ | ۴۱۱ | ۴۱۲ | ۴۱۳ | ۴۱۴ | ۴۱۵ | ۴۱۶ | ۴۱۷ | ۴۱۸ | ۴۱۹ | ۴۲۰ | ۴۲۱ | ۴۲۲ | ۴۲۳ | ۴۲۴ | ۴۲۵ | ۴۲۶ | ۴۲۷ | ۴۲۸ | ۴۲۹ | ۴۳۰ | ۴۳۱ | ۴۳۲ | ۴۳۳ | ۴۳۴ | ۴۳۵ | ۴۳۶ | ۴۳۷ | ۴۳۸ | ۴۳۹ | ۴۴۰ | ۴۴۱ | ۴۴۲ | ۴۴۳ | ۴۴۴ | ۴۴۵ | ۴۴۶ | ۴۴۷ | ۴۴۸ | ۴۴۹ | ۴۵۰ | ۴۵۱ | ۴۵۲ | ۴۵۳ | ۴۵۴ | ۴۵۵ | ۴۵۶ | ۴۵۷ | ۴۵۸ | ۴۵۹ | ۴۶۰ | ۴۶۱ | ۴۶۲ | ۴۶۳ | ۴۶۴ | ۴۶۵ | ۴۶۶ | ۴۶۷ | ۴۶۸ | ۴۶۹ | ۴۷۰ | ۴۷۱ | ۴۷۲ | ۴۷۳ | ۴۷۴ | ۴۷۵ | ۴۷۶ | ۴۷۷ | ۴۷۸ | ۴۷۹ | ۴۸۰ | ۴۸۱ | ۴۸۲ | ۴۸۳ | ۴۸۴ | ۴۸۵ | ۴۸۶ | ۴۸۷ | ۴۸۸ | ۴۸۹ | ۴۹۰ | ۴۹۱ | ۴۹۲ | ۴۹۳ | ۴۹۴ | ۴۹۵ | ۴۹۶ | ۴۹۷ | ۴۹۸ | ۴۹۹ | ۵۰۰ | ۵۰۱ | ۵۰۲ | ۵۰۳ | ۵۰۴ | ۵۰۵ | ۵۰۶ | ۵۰۷ | ۵۰۸ | ۵۰۹ | ۵۱۰ | ۵۱۱ | ۵۱۲ | ۵۱۳ | ۵۱۴ | ۵۱۵ | ۵۱۶ | ۵۱۷ | ۵۱۸ | ۵۱۹ | ۵۲۰ | ۵۲۱ | ۵۲۲ | ۵۲۳ | ۵۲۴ | ۵۲۵ | ۵۲۶ | ۵۲۷ | ۵۲۸ | ۵۲۹ | ۵۳۰ | ۵۳۱ | ۵۳۲ | ۵۳۳ | ۵۳۴ | ۵۳۵ | ۵۳۶ | ۵۳۷ | ۵۳۸ | ۵۳۹ | ۵۴۰ | ۵۴۱ | ۵۴۲ | ۵۴۳ | ۵۴۴ | ۵۴۵ | ۵۴۶ | ۵۴۷ | ۵۴۸ | ۵۴۹ | ۵۵۰ | ۵۵۱ | ۵۵۲ | ۵۵۳ | ۵۵۴ | ۵۵۵ | ۵۵۶ | ۵۵۷ | ۵۵۸ | ۵۵۹ | ۵۶۰ | ۵۶۱ | ۵۶۲ | ۵۶۳ | ۵۶۴ | ۵۶۵ | ۵۶۶ | ۵۶۷ | ۵۶۸ | ۵۶۹ | ۵۷۰ | ۵۷۱ | ۵۷۲ | ۵۷۳ | ۵۷۴ | ۵۷۵ | ۵۷۶ | ۵۷۷ | ۵۷۸ | ۵۷۹ | ۵۸۰ | ۵۸۱ | ۵۸۲ | ۵۸۳ | ۵۸۴ | ۵۸۵ | ۵۸۶ | ۵۸۷ | ۵۸۸ | ۵۸۹ | ۵۹۰ | ۵۹۱ | ۵۹۲ | ۵۹۳ | ۵۹۴ | ۵۹۵ | ۵۹۶ | ۵۹۷ | ۵۹۸ | ۵۹۹ | ۶۰۰ | ۶۰۱ | ۶۰۲ | ۶۰۳ | ۶۰۴ | ۶۰۵ | ۶۰۶ | ۶۰۷ | ۶۰۸ | ۶۰۹ | ۶۱۰ | ۶۱۱ | ۶۱۲ | ۶۱۳ | ۶۱۴ | ۶۱۵ | ۶۱۶ | ۶۱۷ | ۶۱۸ | ۶۱۹ | ۶۲۰ | ۶۲۱ | ۶۲۲ | ۶۲۳ | ۶۲۴ | ۶۲۵ | ۶۲۶ | ۶۲۷ | ۶۲۸ | ۶۲۹ | ۶۳۰ | ۶۳۱ | ۶۳۲ | ۶۳۳ | ۶۳۴ | ۶۳۵ | ۶۳۶ | ۶۳۷ | ۶۳۸ | ۶۳۹ | ۶۴۰ | ۶۴۱ | ۶۴۲ | ۶۴۳ | ۶۴۴ | ۶۴۵ | ۶۴۶ | ۶۴۷ | ۶۴۸ | ۶۴۹ | ۶۵۰ | ۶۵۱ | ۶۵۲ | ۶۵۳ | ۶۵۴ | ۶۵۵ | ۶۵۶ | ۶۵۷ | ۶۵۸ | ۶۵۹ | ۶۶۰ | ۶۶۱ | ۶۶۲ | ۶۶۳ | ۶۶۴ | ۶۶۵ | ۶۶۶ | ۶۶۷ | ۶۶۸ | ۶۶۹ | ۶۷۰ | ۶۷۱ | ۶۷۲ | ۶۷۳ | ۶۷۴ | ۶۷۵ | ۶۷۶ | ۶۷۷ | ۶۷۸ | ۶۷۹ | ۶۸۰ | ۶۸۱ | ۶۸۲ | ۶۸۳ | ۶۸۴ | ۶۸۵ | ۶۸۶ | ۶۸۷ | ۶۸۸ | ۶۸۹ | ۶۹۰ | ۶۹۱ | ۶۹۲ | ۶۹۳ | ۶۹۴ | ۶۹۵ | ۶۹۶ | ۶۹۷ | ۶۹۸ | ۶۹۹ | ۷۰۰ | ۷۰۱ | ۷۰۲ | ۷۰۳ | ۷۰۴ | ۷۰۵ | ۷۰۶ | ۷۰۷ | ۷۰۸ | ۷۰۹ | ۷۱۰ | ۷۱۱ | ۷۱۲ | ۷۱۳ | ۷۱۴ | ۷۱۵ | ۷۱۶ | ۷۱۷ | ۷۱۸ | ۷۱۹ | ۷۲۰ | ۷۲۱ | ۷۲۲ | ۷۲۳ | ۷۲۴ | ۷۲۵ | ۷۲۶ | ۷۲۷ | ۷۲۸ | ۷۲۹ | ۷۳۰ | ۷۳۱ | ۷۳۲ | ۷۳۳ | ۷۳۴ | ۷۳۵ | ۷۳۶ | ۷۳۷ | ۷۳۸ | ۷۳۹ | ۷۴۰ | ۷۴۱ | ۷۴۲ | ۷۴۳ | ۷۴۴ | ۷۴۵ | ۷۴۶ | ۷۴۷ | ۷۴۸ | ۷۴۹ | ۷۵۰ | ۷۵۱ | ۷۵۲ | ۷۵۳ | ۷۵۴ | ۷۵۵ | ۷۵۶ | ۷۵۷ | ۷۵۸ | ۷۵۹ | ۷۶۰ | ۷۶۱ | ۷۶۲ | ۷۶۳ | ۷۶۴ | ۷۶۵ | ۷۶۶ | ۷۶۷ | ۷۶۸ | ۷۶۹ | ۷۷۰ | ۷۷۱ | ۷۷۲ | ۷۷۳ | ۷۷۴ | ۷۷۵ | ۷۷۶ | ۷۷۷ | ۷۷۸ | ۷۷۹ | ۷۸۰ | ۷۸۱ | ۷۸۲ | ۷۸۳ | ۷۸۴ | ۷۸۵ | ۷۸۶ | ۷۸۷ | ۷۸۸ | ۷۸۹ | ۷۹۰ | ۷۹۱ | ۷۹۲ | ۷۹۳ | ۷۹۴ | ۷۹۵ | ۷۹۶ | ۷۹۷ | ۷۹۸ | ۷۹۹ | ۸۰۰ | ۸۰۱ | ۸۰۲ | ۸۰۳ | ۸۰۴ | ۸۰۵ | ۸۰۶ | ۸۰۷ | ۸۰۸ | ۸۰۹ | ۸۱۰ | ۸۱۱ | ۸۱۲ | ۸۱۳ | ۸۱۴ | ۸۱۵ | ۸۱۶ | ۸۱۷ | ۸۱۸ | ۸۱۹ | ۸۲۰ | ۸۲۱ | ۸۲۲ | ۸۲۳ | ۸۲۴ | ۸۲۵ | ۸۲۶ | ۸۲۷ | ۸۲۸ | ۸۲۹ | ۸۳۰ | ۸۳۱ | ۸۳۲ | ۸۳۳ | ۸۳۴ | ۸۳۵ | ۸۳۶ | ۸۳۷ | ۸۳۸ | ۸۳۹ | ۸۴۰ | ۸۴۱ | ۸۴۲ | ۸۴۳ | ۸۴۴ | ۸۴۵ | ۸۴۶ | ۸۴۷ | ۸۴۸ | ۸۴۹ | ۸۵۰ | ۸۵۱ | ۸۵۲ | ۸۵۳ | ۸۵۴ | ۸۵۵ | ۸۵۶ | ۸۵۷ | ۸۵۸ | ۸۵۹ | ۸۶۰ | ۸۶۱ | ۸۶۲ | ۸۶۳ | ۸۶۴ | ۸۶۵ | ۸۶۶ | ۸۶۷ | ۸۶۸ | ۸۶۹ | ۸۷۰ | ۸۷۱ | ۸۷۲ | ۸۷۳ | ۸۷۴ | ۸۷۵ | ۸۷۶ | ۸۷۷ | ۸۷۸ | ۸۷۹ | ۸۸۰ | ۸۸۱ | ۸۸۲ | ۸۸۳ | ۸۸۴ | ۸۸۵ | ۸۸۶ | ۸۸۷ | ۸۸۸ | ۸۸۹ | ۸۹۰ | ۸۹۱ | ۸۹۲ | ۸۹۳ | ۸۹۴ | ۸۹۵ | ۸۹۶ | ۸۹۷ | ۸۹۸ | ۸۹۹ | ۹۰۰ | ۹۰۱ | ۹۰۲ | ۹۰۳ | ۹۰۴ | ۹۰۵ | ۹۰۶ | ۹۰۷ | ۹۰۸ | ۹۰۹ | ۹۱۰ | ۹۱۱ | ۹۱۲ | ۹۱۳ | ۹۱۴ | ۹۱۵ | ۹۱۶ | ۹۱۷ | ۹۱۸ | ۹۱۹ | ۹۲۰ | ۹۲۱ | ۹۲۲ | ۹۲۳ | ۹۲۴ | ۹۲۵ | ۹۲۶ | ۹۲۷ | ۹۲۸ | ۹۲۹ | ۹۳۰ | ۹۳۱ | ۹۳۲ | ۹۳۳ | ۹۳۴ | ۹۳۵ | ۹۳۶ | ۹۳۷ | ۹۳۸ | ۹۳۹ | ۹۴۰ | ۹۴۱ | ۹۴۲ | ۹۴۳ | ۹۴۴ | ۹۴۵ | ۹۴۶ | ۹۴۷ | ۹۴۸ | ۹۴۹ | ۹۵۰ | ۹۵۱ | ۹۵۲ | ۹۵۳ | ۹۵۴ | ۹۵۵ | ۹۵۶ | ۹۵۷ | ۹۵۸ | ۹۵۹ | ۹۶۰ | ۹۶۱ | ۹۶۲ | ۹۶۳ | ۹۶۴ | ۹۶۵ | ۹۶۶ | ۹۶۷ | ۹۶۸ | ۹۶۹ | ۹۷۰ | ۹۷۱ | ۹۷۲ | ۹۷۳ | ۹۷۴ | ۹۷۵ | ۹۷۶ | ۹۷۷ | ۹۷۸ | ۹۷۹ | ۹۸۰ | ۹۸۱ | ۹۸۲ | ۹۸۳ | ۹۸۴ | ۹۸۵ | ۹۸۶ | ۹۸۷ | ۹۸۸ | ۹۸۹ | ۹۹۰ | ۹۹۱ | ۹۹۲ | ۹۹۳ | ۹۹۴ | ۹۹۵ | ۹۹۶ | ۹۹۷ | ۹۹۸ | ۹۹۹ | ۱۰۰۰ | ۱۰۰۱ | ۱۰۰۲ | ۱۰۰۳ | ۱۰۰۴ | ۱۰۰۵ | ۱۰۰۶ | ۱۰۰۷ | ۱۰۰۸ | ۱۰۰۹ | ۱۰۱۰ | ۱۰۱۱ | ۱۰۱۲ | ۱۰۱۳ | ۱۰۱۴ | ۱۰۱۵ | ۱۰۱۶ | ۱۰۱۷ | ۱۰۱۸ | ۱۰۱۹ | ۱۰۲۰ | ۱۰۲۱ | ۱۰۲۲ | ۱۰۲۳ | ۱۰۲۴ | ۱۰۲۵ | ۱۰۲۶ | ۱۰۲۷ | ۱۰۲۸ | ۱۰۲۹ | ۱۰۳۰ | ۱۰۳۱ | ۱۰۳۲ | ۱۰۳۳ | ۱۰۳۴ | ۱۰۳۵ | ۱۰۳۶ | ۱۰۳۷ | ۱۰۳۸ | ۱۰۳۹ | ۱۰۴۰ | ۱۰۴۱ | ۱۰۴۲ | ۱۰۴۳ | ۱۰۴۴ | ۱۰۴۵ | ۱۰۴۶ | ۱۰۴۷ | ۱۰۴۸ | ۱۰۴۹ | ۱۰۵۰ | ۱۰۵۱ | ۱۰۵۲ | ۱۰۵۳ | ۱۰۵۴ | ۱۰۵۵ | ۱۰۵۶ | ۱۰۵۷ | ۱۰۵۸ | ۱۰۵۹ | ۱۰۶۰ | ۱۰۶۱ | ۱۰۶۲ | ۱۰۶۳ | ۱۰۶۴ | ۱۰۶۵ | ۱۰۶۶ | ۱۰۶۷ | ۱۰۶۸ | ۱۰۶۹ | ۱۰۷۰ | ۱۰۷۱ | ۱۰۷۲ | ۱۰۷۳ | ۱۰۷۴ |
|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|

10309

Handwritten notes:
10/15
10/16
10/17
10/18
10/19
10/20
10/21
10/22
10/23
10/24
10/25
10/26
10/27
10/28
10/29
10/30
10/31
11/1
11/2
11/3
11/4
11/5
11/6
11/7
11/8
11/9
11/10
11/11
11/12
11/13
11/14
11/15
11/16
11/17
11/18
11/19
11/20
11/21
11/22
11/23
11/24
11/25
11/26
11/27
11/28
11/29
11/30
12/1
12/2
12/3
12/4
12/5
12/6
12/7
12/8
12/9
12/10
12/11
12/12
12/13
12/14
12/15
12/16
12/17
12/18
12/19
12/20
12/21
12/22
12/23
12/24
12/25
12/26
12/27
12/28
12/29
12/30
12/31

